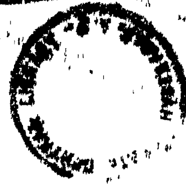
قال رسول الله صلعم الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة

در بیولا بفضل خالق عالم

ع بنی آدم

مجلس ماتم





تالیف ذاکر عالیمقام شیفتہ تولای اہلبیت کرام مقبول الکلام

حاج البیت الحرام و طائف المشعر و المقام میرزا

جعفر علی فصیح احاطہ اللہ دار السلام

حسب فرمائش مومنین

در مطبع جعفری واقع نخاس جدید لکھنؤ باہتمام مرزا محمد علی مالک مطبع طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے قلم کھینچ تو بسم اللہ | ہے سر حمد خدا بسم اللہ
استعانت ضرور ہے اول | وہ نستعین کہکر جل
کر رقم حمد حامد محمود | جسنے معدوم کو کیا موجود
وصف اوسکا رحیم و رحمان ہے | حق ہی ہم منبع پہ اوسکا احسان ہے
عزیزو پنجتن پاک حق کے پیارے ہیں | یہ ایک نور سے مخلوق پانچ تارے ہیں
نبی تو نخل ہیں زہرا ہیں شاخ گل [illegible] | حسن حسین علی رطب ہیں محب ہیں برگ شجر
محب کے واسطے جنت کا در کشادہ ہے | جو پنجتن سے پھرا وہ حرامزادہ ہے
مودت آل عبا کی بخوبی واجب ہے | جو شیعہ پنجتنی اونکو یہ مناسب ہے
[illegible] روز شادی آل عبا میں شاد رہیں | اور اونکے روز مصیبت میں نامراد رہیں
[illegible] | [illegible]
[illegible] ماتم شبیر ہے [illegible] | [illegible] کے ذرا قدر منزلت جانو
ادب سے آتے ہیں [illegible] | [illegible] تک گریبان

رطب پہلا نخل ماتم کا بیان فضیلت پنجتن پاک اور شیعہ کی اور
حکایت حجاج کہ ایک سید کا قتل چاہتا تھا سید نے اثبات حق کرکے قتل

[illegible]

سے نجات پائی ہے پھر بیان کرکے ذکر قتل حسینؑ ✤ خوب رو یا لشور شیون شین ✤ تب لعین اوسکے خون سے باز آیا ✤ بیچا تھا ولیک شہ رایا

آغاز و شروع مجلس اے محبان حیدر کرار تعزیہ داران عترت اطہار

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ خوشا حال اونکا جنکی سینے محبت اہلبیت سے لبریز ہین اور آنکھین بزم عزاے حسین مین گہر ریز ہین فضائل عترت اطہار سُنکر شاد ہوتے ہین اور مصیبت فرزند صاحب لولاک کے دھیان مین لاکر با نالہ و فریاد روتے ہین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم جناب رسولخدا صلعم نے یون فرمایا ہے اَنَا الشَّجَرَةُ وَفَاطِمَةُ فَرْعُھَا وَعَلِیٌّ لِقَاحُھَا یعنی مین ایک درخت ہون سرسبز اور فاطمہ زہرا اوسکی شاخ تر و تازہ ہے اور علی مرتضیٰؑ اوسکا پھول ہے شگفتہ و شاداب وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ثَمَرَتُھَا اور میرے نواسے حسنؑ اور حسینؑ اوس نخل کے رطب ہین وَشِیْعَتُنَا اَھْلَ الْبَیْتِ اَوْرَاقُھَا اور شیعہ و موالی ہم اہلبیت کے اوس درخت کے پتے ہین فَمَنْ تَمَسَّکَ بِھَا جو کوئی اوس درخت کے سایہ مین پناہ لایا آتش آفتاب محشر سے اللہ نے اوسکو بچایا

نظم

جنیو فاطمہ مجلس مین روتی آتی ہین
تمھارے نامۂ اعمال دھونے آتی ہین

جو کوئی گریہ کرتا ہے شبیر کے لیے زاری
تو اوسکے حق مین دعا کرتی ہے وہ دکھیاری

غضب ہے فاطمہ سرگرم آہ و زاری ہو
تمھاری چشم نہ تر ہو نہ اشک جاری ہو

ستم ہے کہ شبیر کو شہید و تشنہ
عزا کے بزم مین رو کے چھپا [illegible]

سپہر و خنجر بران سے کرے گلا شبیر
تمھارے [illegible] کرتے رہے دعا [illegible]

سر حسینؑ کٹا بخشش امم کے لیے
ستم ہے رو دین نہ ہم شاہ محترم کے لیے

حُکِیَ عَنِ الشَّعبِیِ الحَافِظِ لِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالیٰ قَالَ دَعَانِی الحَجَّاجُ ابنُ
یُوسُفَ فِی یَومِ عِیدِ الاَضحیٰ حکایت کی ہے حافظ شعبی سے کہ
اپنے وقت کا عالم حافظ قرآن تھا کہا اوسنے کہ حجاج ابن یوسف جو
نائب خلیفہ بنی اُمیہ تھا اوسنے مجھے عید قربان کے دن طلب کیا فَقَالَ
اَیُّھَا الشَّیخُ اَیُّ یَومٍ ھٰذا فَقُلتُ ھٰذا یَومُ الاَضحیٰ مجھسے پوچھا کہ اے شیخ آج کونسا
روز ہے مین نے کہا آج عید قربان ہی حاجی سفر مین مشغول طاعات وعبادات
ہین قَالَ فَبِمَا یَتَقَرَّبُ النَّاسُ فِیہِ وَفِی مِثلِہٖ پھر مجھسے پوچھنے لگا کہ
آج کے دن کیا اعمال وافعال بجالانے مناسب ہین اور مثل اس روز کے
جو عیدین ہین کیا چاہیے کرنا فَقُلتُ بِالاُضحِیَّۃِ وَالصَّدَقَۃِ وَاَفعَالِ البِرِّ
وَالتَّقویٰ مین نے جواب دیا آجکے دن قربانی سنت موکدہ ہی شتر ہو یا گاو یا
گوسفند اور مسلمان محتاجون کو صدقہ دینا نیک کام تقوی و پرہیزگاری بجالانا چاہیے
فَقَالَ اِعلَم اَنِّی قَد عَزَمتُ اَن اُضَحِّیَ الیَومَ بِرَجُلٍ حُسَینِیٍّ
اوسوقت ظالم ناپاک نے کہا کہ آگاہ ہو اے شیخ مین نے ارادہ کیا ہی کہ آجکی عید مین
ایک مرد سید حسینی کو قربانی کرون حسین عید عاشوری کو قتل ہوا ہی سنت جانتا ہون
آجکے دن ایک سید حسینی کو ذبح کرون تا ثواب عظیم ہو قَالَ الشَّعبِیُّ فَبَینَمَا ھُوَ
یُخَاطِبُنِی اِذ سَمِعتُ مِن خَلفِی صَوتَ سِلسِلَۃٍ تو حافظ شعبی کہتا ہے
کہ وہ ظالم مجھسے مخاطب تھا یہ باتین کر رہا تھا ناگاہ جسطرف میری پیٹھ تھی
اودھر سے آواز زنجیر کی آئی ایسا معلوم ہوا کہ کوئی لوہے کا طوق و زنجیر پہنے
چلا آتا ہی فَخَشِیتُ اَن اَلتَفِتَ فَیَستَخِفَّنِی مین نے ظالم کے خوف سے پھر کر
نہ دیکھا ڈرا کہ یہ میری طرف مخاطب ہی مین اگر اور طرف متوجہ ہون تو یہ بدبخت

مجلو ذلت دیگا واذا قد مثل بین یدیہ رجل علوی وفی یدیہ سلاسل و
فی رجلیہ قیود من حدید ناگاہ سامنے حجاج کے آکر کھڑا ہوا ایک مرد سید
کہ اوسکی گلی مین زنجیر بندھی تھی دونو پاؤن مین بھاری بیڑی تھی بال
سر وریش کے بڑھے ہوئے ناخن دراز تھے رنگ چہرے کا زرد ظالم کے سامنے
شیر سا کھڑا تھا آثار شرافت و نجابت ظاہر تھے نظم محجوب پہنے ہوے طوق بیڑیان سجاد
اسطرح سے کھڑا تھا حضور ابن زیاد + نشان پیٹھ کے اوپر تھے تازیانون کے
لہو مین تر نظر آتے تھے زخم شانون کے + نہ بیم قتل نہ رعب لعین کے تھے آثار
کھڑا تھا شیر سا زنجیر مین بندھا بیمار + لعین کی بات کا ہر دم جواب کہتا تھا
نہ وہان بھی کلمہ حق سے خموش رہتا تھا + کئی امام نے ایسے کلام مردانہ
کہ آکے رعب مین ساکت تھا ابن مرجانہ + فقال لہ الحجاج الست فلان
بن فلان قال نعم انا ذالک الرجل حجاج نے اوس سے پوچھا کہ آیا
تو فلان شخص فلان سید کا بیٹا نہین ہے سید نے کہا ہان مین وہی ہون
فقال لہ انت القائل ان الحسن والحسین من ذریۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ حجاج نے کہا اسے کاذب آیا تو نے یہ بات کہی تھی لوگون کے سامنے
کہ حسن و حسین پیغمبر کی ذریت مین سے ہین قال ما قلت ولا اقول سید نے کہا
ہرگز مین نے یہ سخن نہین کہا حاشا اور کبھی یہ کلمہ نکہونگا ولکنی اقول ان الحسن
والحسین علیہما ولدا رسول اللہ دخلا فی ظہرہ وخرجا من صلبہ
علی ارغم انفک یا حجاج ولیکن میرا یہ قول ہے تو کان دھر کر سن کہ
حسن و حسین دونون بیٹے ہین رسولخدا کے داخل ہوے یہ دونون پشت نبی مین
اور نکلے صلب نبی سے یہ سخن میرا ہے اسے حجاج ناک تیری خاک پر رگڑتا ہو

تو کیا سمجھتا ہے کہ حسنؑ و حسینؑ کو کہ وہ رسول مقبول کے فرزند دلبند کلیجے کے پیوند
ہیں اور امام ہیں سردار جوانان جنت شافع امت ہیں قَالَ وَکَانَ مُتَّکِئًا عَلٰی
مَسْنَدِہٖ فَاسْتَوٰی جَالِسًا وَقَدِ اشْتَدَّ غَضَبُہٗ شعبی کہتا ہے کہ حجاج تکیہ
لگائے مسند پر بیٹھا تھا یہ کلمہ سنتے ہی بیقرار ہوگیا سیدھا ہوکر بیٹھا مارے غصے
کے چہرہ اسکا تمتما کر آگ کے مانند لال ہوگیا وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُہٗ
حَتّٰی تَقَطَّعَتْ اَزْرَارُ بُرْدَتِہٖ فَدَعَا بِبُرْدَۃٍ غَیْرِہَا فَلَبِسَہَا یعنی ایسا غضبناک
ہوا کہ گردن کی رگیں پھول آئیں اور ایسا ایاب النخالق گراں قیمت گلے میں پہنے ہوئے
تھا اسکی ساری گھنڈیاں ٹوٹ گئیں اوسے اوتار کے اور منگا کر پہنا
ثُمَّ قَالَ یَا ابْنَ اللَّخْنَاءِ اِنَّکَ اِنْ لَمْ تَاْتِنِیْ بِدَلِیْلٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْحَسَنَ
وَالْحُسَیْنَ ابْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ دَخَلَا فِیْ ظَہْرِہٖ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِہٖ
لَاَقْتُلَنَّکَ فِیْ ہٰذَا الْمَجْلِسِ اَشَرَّ قِتْلَۃٍ بعد ازاں دشمن سادات نے کہا
سنیہ ہے کہ اگر تو قرآن سے دلیل نہ لایا کہ حسنینؑ فرزند ہیں نبی کی اور پشت میں
داخل ہوئے صلب سے حضرت کے نکلے تو لابد تجھے میں قتل کرونگا بلکہ اس مجلس کی
مکافات میں بری طرح سے مارونگا وَاِنْ اَتَیْتَنِیْ بِدَلِیْلٍ یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ
اَعْطَیْتُکَ ہٰذِہِ الْبُرْدَۃَ وَخَلَّیْتُ سَبِیْلَکَ اور اگر دلیل محکم آیات محکمات کلام اللہ سے
تو لایا کہ حسنینؑ فرزند نبی ہیں تو یہ النخالق تجھے خلعت دونگا اور قید قتل سے
آزاد کرونگا قَالَ الشَّعْبِیُّ وَکُنْتُ حَافِظًا کِتَابَ اللّٰہِ کُلَّہٗ وَاَعْرِفُ وَعْدَہٗ
وَوَعِیْدَہٗ وَنَاسِخَہٗ وَمَنْسُوْخَہٗ فَلَمْ تَخْطُرْ بِبَالِیْ اٰیَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ
شعبی کہتا ہے میں حافظ قرآن تھا بلکہ حافظ تفسیر آیات وعدہ وعید ناسخ و منسوخ سے
بھی ماہر تھا اوس دم میں نے جو خیال کیا کوئی آیت دھیان میں نہ آئی

کہ دلیل ہووے دعوای سعید کی فحزنت وقلت فی نفسہ بعزؔ واللہ علیؔ

ذھاب ھذا الرجل العلوی یا یس میں غمگین ہو گیا اپنے دلمیں کہا و

بُرا ستم ہوا ایسے سیّد علوی فاطمی شجاع جلیل القدر کا ارجا احمدی قال

فابتدأ الرجل یقرئ الایۃ بسم اللہ الرحمان الرحیم شعبی کہتا ہے میں تو

اس سوچمیں تھا اور اوس سعید بہادر نے بسم اللہ کہا چاہتا تھا کہ آیہ پڑھے ناگاہ

فقطع علیہ الحجاج قراتہ وقال لعلک ترید تحتج علی بایۃ المباھلۃ

ناگاہ حجاج نے اوسکے کلام کو قطع کرکے کہا شاید تو چاہتا ہے کہ دلیل لاوے آیۃ

مباہلہ وہ یہ ہے وھے قولہ تعالٰی فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا

ونساءکم وانفسنا وانفسکم یعنی جناب رسالتؐ فرزندوں کی جگہہ

حسنینؑ کو لائے اور بیبیوں کی جگہ جناب فاطمہ زہرا کو اور جان نفس کی جگہہ

علی ابن ابیطالب علیہم السلام کو فقال العلوی ھی واللہ حجۃ موکدۃ

معتمدۃ یس سید نے کہا ... حجاج تو اپنی زبان سے آپ قائل ہوا اور آیۃ

مباہلہ دلیل محکم و مضبوط ہے کہ اللہ تعالٰی نے حسنینؑ کو رسول اللہ کی بیٹی کہا اور

پیغمبر بیٹوں کی جگہہ اونکو لائے ولکنی اتیک بغیرھا ولیکن سے حجت

دوسری بھی دلیل میرے پاس ہے پھر اوسنے ابتدا سے قراءت کی اور کہا

بسم اللہ الرحمان الرحیم ووھبنا لہ اسحاق ویعقوب وایوب کلا

ھدینا ونوحا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب

وموسٰی وھارون وکذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیٰی وسکت

یعنی نوح کی ذریت میں سے ہیں داؤد وسلیمان وایوب وموسی وہارون و زکریا

و یحیی آگے جب رہ گیا آیت ناتمام چھوڑ دی فقال الحجاج فلم لا تقول

وعلیٰ ابنیت عیسٰی حجاج بولا تو جب کیون ہوا کیا آیت تمام کیون نہ پڑھی
فقال نعم وصدقت یا حجاج فبای شئ دخل عیسٰی فی صلب نوح
لیس له اب اسوقت سعید بولا ہان مین بھولا سچ کہا تو نے اے حجاج تو اپنی زبان
سے آپ قائل ہوا اب یہ مجھکو بتا کہ عیسٰی روح اللہ بن باپ کے پیدا ہوے تھے
کس راہ سے نوح کی صلب مین داخل ہوے فقال الحجاج انه دخل فی
صلب نوح من جنب امه حجاج نے کہا عیسٰی صلب مین نوح کے
داخل ہوا ہو ماں کی طرف سے مریم بنت عمران اسکی ماں ہی عمران نسل سے
نوح کے ہی فقال العلوی وکذالک الحسن والحسین دخلا فی صلب
رسول اللہ بامهما فاطمة الزهراء سعید نے کہا اسیطرح حسنین بھی داخل
ہوے صلب پیغمبر مین زہرا اپنی والدہ کی طرف سے فقال فبقی الحجاج
کانه القم حجر شعبی کہتا ہے حجاج ملعون ملزم ہوکر ایسا ساکت
ہو گیا کہ گویا پتھر زہر مار کیا تھا اور وہ گلے مین پھنس گیا تھا الغرض جب
خجالت زدہ ہو کر رہ گیا فقال الحجاج ما الدلیل علی ان الحسن و
الحسین امامان پھر حجاج نے سعید سے پوچھا کہ امامت پر حسنین کے
کیا دلیل ہے فقال العلوی لقد ثبت لهما الامامة بشهادة
النبی فی حقهما سعید نے کہا دلیل امامت کی حدیث ہی بدرستیکہ بمناسبت
حسنین کی گواہی سے پیغمبر کی ثابت ہوئی ہے کہ نبی نے فرمایا ولدای
هذان امامان فاضلان ان قاما وان قعدا ایمیل علیهم الاعداء
فیسفکون دمهما ویسبون حریمهما یعنی دونون یہ فرزند میرے ہین حسنین
امام ہین فاضل و افضل ہین اگر کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یعنی خواہ لشکر کشی کرین

اور اپنی بادشاہی وریاست کے طالب ہوں خواہ اپنے حق سے دست بردار
و تارک ہو کر خانہ نشین ہو ویں دونوں صورت میں دشمن اونپر ظلم وستم
کرینگے اونکو زہر پلاوینگے خون بہاوینگے اونکے فرزند کو اسیر کرینگے قیدی
بناوینگے شہر بشہر دیار بدیار پھراوینگے وَقَالَ اَیْضاً اِبْنِی ھٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنُ
اِمَامٌ اِبْنُ اِمَامٍ اَخُو اِمَامٍ اَبُو اَئِمَّۃٍ تِسْعَۃٍ اور پھر نبی نے فرمایا ہے کہ پھر اپنا
فرزند یعنی حسینؑ خود امام ہے بیٹا امام کا ہے بھائی امام کا ہے باپ نو اماموں
کا ہے فَقَالَ الْحَجَّاجُ یَا عَلَوِیُّ وَکَمْ عُمْرُ الْحُسَیْنِ فِی دَارِ الدُّنْیَا قَالَ سِتًّا وَّ
خَمْسِیْنَ پھر حجاج نے پوچھا کہ اے سید حسینؑ کی عمر دنیا میں کتنی ہوئی ہے
کہا چھپن برس کا سن مبارک تھا فَقَالَ لَہٗ وَفِی اَیِّ یَوْمٍ قُتِلَ قَالَ یَوْمَ الْعَاشِرِ
مِنْ شَہْرِ عَاشُوْرَا بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ پھر حجاج نے پوچھا حسینؑ کو کس روز قتل کیا
سید نے کہا دسویں کو محرم کی عاشورے کے دن مابین ظہر وعصر حسینؑ ابن علیؑ
فرزند نبی تشنہ وگرسنہ نہر علقمہ کے کنارے شہید ہوئے فَقَالَ لَہٗ وَمَنْ قَتَلَہٗ
پھر ظالم نے پوچھا کسنے حسینؑ کو قتل کیا قاتل کون تھا سید بزرگوار یہ بات سنکر
زار زار رویا اور کہا اے حجاج نہ پوچھ مجھ سے قصہ شہادت حسینؑ کا واللہ کلیجہ
ٹکڑے ہوتا ہے فَقَالَ لَہٗ یَا حَجَّاجُ لَقَدْ جَنَّدَ عَلَیْہِ الْجُنُوْدَ اِبْنُ زِیَادٍ اللَّعِیْنُ
بِاَمْرِ یَزِیْدَ پھر سید نے داستان جگر سوز شروع کی اور کہا سن اے حجاج مختصر اس
طرح سے ہے کہ لشکر کشی کی حسینؑ پر ابن زیاد لعین نے حکم سے یزید پلید کے لاکھ
سوار و پیادہ جمع کرکے عمر ابن سعد کو سردار کیا ابن سعد نے آکر کربلا میں فرزند پیغمبر
گھیر لیا آب و دانہ بند کیا نہر کے کنارے سے حضرت کا خیمہ اوٹھا دیا فَلَمَّا اصْطَفَّتِ
الْعَسَاکِرُ لِقِتَالِہٖ بَعْدَ مَا قُتِلَ حُمَاتُہٗ وَاَنْصَارُہٗ وَاَطْفَالُہٗ فَبَقِیَ الْحُسَیْنُ

عَلَيهِ السَّلَامُ وَحِيداً وَفَرِيداً مَعَ نِسَائِهِ وَعِيَالِهِ آدھے وقت لشکر شام
و کوفہ کی آراستہ ہو کر صف آرا ہوئے حضرت کے لشکر مین اکاسی سوار و پیادہ کچھ تو
یار و دوستدار تھے کچھ خویش و فرزند و برادران و عمزاد تھے کچھ غلامان حق شعار
تھے سب جھگڑ کر پیاسے شہید ہوئے حسین مظلوم یکہ و تنہا باقی رہے عیال و اطفال
خیمہ مین فریاد و زاری کرتے تھے زینب و ام کلثوم نے خاک بر سر کرکے واہ محمداہ
وا علیاہ کا شور بلند کیا تھا عجب طرح کا ماتم تھا اور حسین پر یہ عالم تنہائی و بیکسی تھا
کہ يَسْتَغِيثُ فَلَا يُغَاثُ وَيَسْتَجِيرُ فَلَا يُجَارُ فریاد و استغاثہ کرتا تھا کوئی فریادرس نظر
نہ آتا تھا يَطْلُبُ جُرْعَةً مِنَ الْمَاءِ لِيُطْفِئَ بِهَا حَرَّ الظَّمَاءِ ہر کسی سے
ایک گھونٹ پانی کا مانگتا تھا کوئی رحم نہ کھاتا تھا پیاس کی حرارت نہ بجھاتا تھا
اور سب کلمہ گو اور حافظ قرآن اور مسلمان تھے فرزند پیغمبر پر تلوارین
لگاتے تھے پانی نہ پلاتے تھے نیزے پر نیزے لگاتے تھے عمامہ رسول خدا
خون مین ڈوبا تھا فَبَيْنَمَا هُوَ وَاقِفٌ يَسْتَغِيثُ إِلَى رَبِّهِ إِذْ جَاءَهُ
سِنَانٌ وَقَطَعَتْهُ بِسِنَانِهِ اے محتاج درحالیکہ حسین کھڑا میدان مین اپنے خالق
سے مناجات و استغاثہ کر رہا تھا مشغول دعا و بکا تھا آہ سنان ابن انس
لعین نے برابر آکر ایسا ایک نیزہ سینہ مبارک پر مارا کہ نوک نیزہ پشت مبارک کے
باہر نکل آئی حسین مظلوم نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ
اوسوقت فاطمہ کی روح بیقرار قتلگاہ مین حاضر تھی

نظم

اسطرح کرتی تھی زہرا شور و شین | نیزہ مارا تجھکو ہی ہی اے حسین
سینے سے دریائے خون بہنے لگا | یہ ستم امت کے تو سہنے لگا
مین نے اس دن کے لیے پالا تھا ہائے | جو سنان ابن انس نیزہ لگائے

[illegible]

وائے میرے گود کے پالی حسین
تجھ پہ اب چلنے لگی بھالی حسین

مین نے اس امت کی کیا تقصیر کی
جان جاتی ہے میرے شبیر کی

نیزہ یہ کاری لگا مظلوم کو
غش لگا آنے میرے معصوم کو

یا رسول اللہ کیا بیداد ہے
ظلم امت نے کیا فریاد ہے

لٹتی ہے میری کمائی یا رسول
کوکھ جلتی ہے دو ہائی یا رسول

قتل ہوتا ہے میرا جایا حسین
نیزہ کھا کر گل سا کمھلا یا حسین

پھوٹ نکلی پیٹھ کے باہر انی
جان پر جانی کے میرے آ بنی

وَرَمَاهُ خُوْلِی بِسَہْمٍ مَسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِی لَبَّتِہٖ آہ واویلا امام مظلوم نیزہ کھا کر سنبھلنے نہ پایا تھا کہ سامنے آکر خولی اصبحی نے ایک تیر مارا وہ تیر حضرت کے گلے پر آ کاری لگا خون گلے سے جاری ہو کر غش طاری ہوا آنکھیں ضعف سے بند ہو گئیں سر مبارک خم ہو گیا وَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ جَوَادِهٖ اِلَی الْاَرْضِ یَجُوْدُ بِدَمِہٖ ناگاہ نڈھال ہو کر حسین مظلوم پشت ذو الجناح سے زمین پر گرا خاک پر اپنے دست و پا مارنے لگا لہو مین ڈوبا ہوا مثل بسمل زمین پر تڑپنے لگا فَجَاءَ الشِّمْرُ لَعَنَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ایس شمر لعین آ پہنچا امام کو تڑپتا پایا زانوے ناپاک سے سینہ مطہر کو دبایا خنجر نکال گردن سے ملایا نظم

رسول زادے نے اوسوقت آنکھ کو کھولا
لعین کو دیکھ کے سینہ پہ اسطرح بولا

تو کون شخص ہے کیا قصد ہے بتا دے شتاب
یہ کیا نشست ہے زانو سے میرا سینہ دبا

یہ سینہ زخمی ہے دکھتا ہے نیزہ کھایا ہے
یاد ہے سر کہ مجھے زانو سے کیون دبایا ہے

کہا لعین نے کہ مین شمر ہون تیرا دشمن
یہ قصد ہے کہ کرون تیغ سے جدا گردن

کہا امام نے مین کون ہون تجھے ہے خبر
کہا حسین ہے تو ابن بنت پیغمبر

رسول نانا ہے تیرا حسن برادر ہے
پدر ہی شیر خدا اور بتول مادر ہے

کہا امام نے واقف ہی تو سب سے میرے
چھری گلے پہ چلاتا ہی کس سبب سے میرے

مجھے جو ذبح یہان بیگناہ کرتا ہے
مگر عذاب خدا سے نہین تو ڈرتا ہے

مین تشنہ کام ہون زخمی ہون نیم بسمل ہون
نبی کا لخت جگر ہون بتول کا دل ہون

کہا لعین نے نہین دل مین میرے خوف خدا
کرونگا سر تیرا اسوقت مین بدن سے جدا

نہ تیرے جد کی شفاعت کی ہے طمع غالب
نہ ہون پدر سے تیرے جام آب کا طالب

غرض نہ دین سے اسدم نہ کام ایمان سے
نہ آج مجھکو سروکار آل عمران سے

یزید و ابن زیاد و ابن سعد سے ہے امید
طلا و نقرہ سے کر دینگے مجھکو سرخ و سفید

یہ آرزو ہی کہ میرا ہو اس سپاہ مین نام
خطاب ہووی میرا قاتل حسین امام

کہا امام نے گر اسقدر شقاوت ہے
تو دیر کیا ہے ہمین خود بخود حلاوت ہے

نبی کی امت مرحومہ پر فدا ہی یہ جان
یہ سر نثار امم بلکہ خانمان قربان

یہ کہکے شاہ نے منھ پھیر سمت بیت اللہ
اشارہ شمر لعین کو کیا کہ بسم اللہ

دعائے امت احمد مین مشتغل تھے حسین
کہ شمر دشمن فرزند سید الثقلین

پکڑکے ریش مبارک کو ہاتھ مین محکم
گلے پہ شہ کے لگا تیغ پھیرنے پیہم

گلوے خشک نہ کٹتا تھا شاہ کا زنہار
لعین نے تیغ چلائی بزور بارہ بار

نبی کی روح نواسے پہ صدقے ہوتی تھی
لپٹ لپٹ کے گلے سے بتول روتی تھی

فَاجْتَزَّ رَاْسَہُ الْحُسَامِ آخر ظالم نے سر امام مظلوم کا تیغ سے جدا کیا وَدُفِعَ فَوْقَ قَنَاۃٍ طَوِیْلَۃٍ اور ایک بلند نیزہ کی نوک پر وہ سر مبارک چڑھایا او سیقت لوٹنے والے چارون طرف سے دوڑے وَاَخَذَ قَمِیْصَہُ اِسْحَاقُ الْحَضْرَمِیُّ اسحاق حضرمی نے حضرت کا پیراہن بدن سے اوتار لیا

وَاَخَذَ سَیْفَہٗ قَیْسُ النَّھْشَلِیُّ اور قیس نہشلی نے تلوار کمر سے کھینچ لی وَ
اَخَذَ بَغْلَہٗ حَارِثُ الْکِنْدِیُّ اور حارث کندی نے مرکب تیز رفتار پکڑ لیا
وَاَخَذَ خَاتَمَہٗ زَیْدُ بْنُ نَاجِیَۃَ الشُّعْبِیُّ اور زید بن ناجیہ نے انگوٹھی
انگشت مبارک سے اوتار لی وَاَحَاطَ الْقَوْمُ بِخِیَامِہٖ پھر ظالمون نے حضرت کے
خیمون کو جا کر گھیر لیا قناتون مین آگ لگا دی طنابین کاٹ ڈالین وَعَاثُوْا
فِیْ بَاقِیْ اٰثَاثِہٖ مال و اسباب خاندان نبوت کا لوٹنے لگے وَسَبُوْا حَرِیْمَہٗ
وَنِسَائَہٗ اور بیبیون کے سر پر سے چادرین چھینتے تھے زیور اوتارتے تھے
جب غارت سے فارغ ہوے تو اہلبیت رسالت کو اسیر کیا حضرت امام زین العابدینؑ
کے نیچے سے فرش کھینچ لیا تکئے آگ مین ڈالے عمامہ و ردا چھینے طوق و زنجیر منگایا
لہا کو بُلا یا بیمار کربلا کی گلے اور پاؤن مین طوق و بیڑیان پہنائین اور زینب خاتون
کے پاؤن سے پازیب اوتار لی اور سکینہ کے کان سے بندے کھینچ لئے طمانچے
مارے پردہ نشینون کو سر ننگے خیمون سے باہر یا برہنہ نکالا بیبیان ننھے ننھے
بچے گود مین لئے میدان مین سراسیمہ پھرتی تھین اور روتی تھین ظالم تیغین
چمکاتے تھے نیزون سے ڈراتے تھے سب جمع ہو کر واحسیناہ و اشہیداہ کہہ کہہ کر روتے
تھے اور حضرت زینبؑ ام کلثوم سب بیبیان یہ بین کرتی تھین - نوحہ قطعہ

تم سدہارے اے نبی کے نورعین
لٹ گئے ہم اے امام مشرقین
خیمے اعدا نے جلائے آپ کے
ہم کھلے سر ہین نہین زہرا کو چین
طوق پہنا عابد بیمار نے

وا اماما واحسینا واحسینؑ
وا اماما واحسینا واحسین
اہل کوفہ گھر مین آئے آپکے
وا اماما واحسینا واحسینؑ
تازیانے کھائے اوس ناداد نے

ہاے بابا کہکے یون کرتا ہو بین	وا اماما وا حسینا وا حسینؑ
سر سنان پہ ہے چڑھا مظلوم کا	منہ کھلا ہے زینب و کلثومؑ کا
خلد میں ابا نانا کو کیونکہ چین	وا اماما وا حسینا وا حسینؑ

فَقَالَ الْحَجَّاجُ هٰكَذَا جَرٰى عَلَيْهِمْ يَا عَلَوِيُّ حجاج نے متعجب ہو کر کہا اللہ ایسے ظلم ہوے آل پیغمبر پر اے علوی مین نے یہ ماجرا آج تک مفصل نہ سنا تھا وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَأْتِنِيْ بِهٰذَا الدَّلِيْلِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَبِصِحَّةِ اِمَامَتِهِمَا لَاَخَذْتُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْكَ قسم ہے خدا کی اگر تو قرآن دلیل اپنی دعوی کی حدیث امامت حسنین کی ثابت نکرتا تو مین تیری آنکھیں کور کرتا عذاب شدید سے تجھے مارتا وَلَقَدْ نَجَّاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّا عَزَمْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَتْلِكَ جا اللہ تعالی نے تجھے نجات دی میرا تو یہی عزم تھا کہ تجھے آج قتل کرون وَلٰكِنْ خُذْ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ لَا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا یہ میرا ملبوس گران قیمت مین نے تجھے وعدہ کیا تھا لیکن خدا تجھکو مبارک نکرے یہ لباس شاہانہ فَاَخَذَهَا الْعَلَوِيُّ وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا مِنْ عَطَاءِ اللّٰهِ وَفَضْلِهٖ لَا مِنْ عَطَائِكَ يَا حَجَّاجُ اوسوقت سید نے وہ ملبوس اوسکے ہاتھ سے لیلیا اور کہا یہ عطاے خدا ہے فضل الٰہی سے مجھے ملی اے حجاج یہ تیری عطا و بخشش نہین ہے فَبَكٰى وَجَعَلَ يَقُوْلُ یہ کہکر روتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا صَلَّى الْاِلٰهُ وَمَنْ يَحُفُّ بِعَرْشِهٖ وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى النَّبِيِّ النَّاصِحِ درود بھیجتا ہے اللہ اور حاملان عرش اور ارواح پاک سب صلواۃ بھیجتے ہین پیغمبر پاک و خالص و مطہر و مقدس پر وَعَلٰى قَرَابَتِهِ الَّذِيْنَ تَهَضَّمُوْا بِالنَّائِبَاتِ وَكُلِّ خَطْبٍ فَادِحٍ اور درود و سلام بھیجتے ہین اوس نبی کے آل پر کہ جنھون نے گوارا کیا دنیا کی سختیون کو اور قبول کیا

[illegible] ذا اصبح

ہر حال دشواری کو بلا مین ہمیشہ مبتلا رہے راضی بر خداے کبریا رہے طلبوا
الحقوق فابعدوا عن دارهم وعودے علیهم اونہون نے
جب اپنا حق طلب کیا امت سے تو نکالے گئے اپنے شہر و دیار سے غربت مین مبتلا
ہوے پردیس مین اونکو دیکھ دیکھ کر حملے کرتے تھے بھونکتے تھے کتے ہر چہار طرف سے
فریاد عو عو کی شور مچانے والے رطب دوسرا نخل ماتم کا کہ فضیلت سے
بیلے شہ کے بیان اور عید کی شب خلد سے رضوان خیاط بنکے آیا اور لباس حسنین
کا جناب فاطمہ علیہا السلام کو دگیا اور شہادت کے دن مذکور جامہ کہنہ اور قتل ہونا
حضرت کا پھر لباس اوتار لیگئے پھر ہے مذکور نوحہ زہرا اے محبان آل عبا
متوجہ ہو کر فضائل حسین مظلوم سنو بعد ازان کلہای داغ غم باغ ماتم سے چنو
فی الخبر عن ابی عبد الله علیه السلام حدیث مین وارد ہے حضرت
ابا عبد الله الحسین علیه السلام سے قال اتیت یوما الی جدی رسول
الله صلی الله علیه و آله فرایت ابی بن کعب جالسا عنده فرماتے ہین کہ ایک دن
مین اپنے جد نامدار رسولخدا کے پاس آیا دیکھا مین نے کہ ایک شخص ابی ابن کعب
حضرت کی خدمت مین بیٹھا ہے فقال لی جدی مرحبا بک یا زین السموات
والارض فرمایا مجھے دیکھکر میرے جد نے فرمایا مرحبا آو اے حسین زینت
آسمانون اور زمین کی فقال ابی یا رسول الله صلی الله علیه و آله هل احد
سواک یکون زین السموات والارض پس ابی ابن کعب نے تعجب کر کے پوچھا
اے رسولخدا آیا آپکے سوا اور بھی کوئی زینت آسمان و زمین کی ہے فقال رسول الله
یا ابی بن کعب والذی بعثنی بالحق نبیا ان الحسین بن علی فی السموات
اکبر منه فی الارض جواب دیا رسولخدا نے اے ابی ابن کعب قسم ہے

[illegible]

مجھے اوس خدا کی جسنے مجھے نبی برحق مبعوث کیا ہی حقا کہ حسین ابن علی کا مرتبہ
آسمانون مین زیادہ ہی زمین سے جو اہل آسمان حسینؑ کی قدر و منزلت جانتے ہین
اہل زمین نہین پہچانتے ہین واسمہٗ مکتوبٌ علی یمین العرش انّ
الحسین مصباح الهدی وسفینة النجاة اسم گرامی حسینؑ کا لکھا ہوا ہی داہنی طرف عرش
کے تحقیق کہ حسین چراغ ہدایت ہی قندیل امامت سفینۂ نجات ہی وقال ثمّ انّ
النبی اخذ بید الحسین وقال ایها الناس هذا الحسین بن علی لا تعرفوه
وفضلوه کما فضله الله تعالیٰ راوی کہتا ہے بعد اوسکے نبی نے ہاتھ حسین کا پکڑ کر
لوگون کو دکھلایا اور فرمایا ایها الناس وہ حسین صاحب مرتبہ یہ ہی دیکھو اسکو
پہچانو تم جیسا کہ پروردگار نے اسکو فضل و اشرف سب سے بنایا ہی تم بھی افضل و
اشرف جانو فواللہ لجدّہٗ علی اللہ اکرم من جد یوسف ابن یعقوب
قسم ہے خدا کی کہ حسینؑ کا نانا خدا کے نزدیک بہتر ہے یوسف کے دادا سے یعنی
اسحق و ابراہیم خلیل اللہ سے ومحبوهم فی الجنة ومحبوا محبیهم فی الجنة
اقربا اور دوست حسین کے سب جنت مین ہین

نظم

کیا فضیلت ہی حسین ابن علی کی دوستو ۔۔۔ جزو ایمان ہی محبت اوس ولی کی دوستو
حیف ایسے پیشوا سے کوفیون نے کی دغا ۔۔۔ کربلا مین تشنہ لب مارا اوسے روز وغا
امت بے رحم نے پانی رکھا اوسنے تیغ ۔۔۔ آہ سوکھے حلق پر چلتی تھی کس مشکل سے تیغ
قاتل اوسکی کلمہ پڑھتے تھے رسول اللہ کا ۔۔۔ کاٹتے تھے حلق سوکھا شاہ عالیجاہ کا
لاکھ سوار و پیادہ جمع تھا سر چار سو ۔۔۔ ایک حُر نکلا محب آل اور سب تھے عدو
باغ زہرا کاٹ ڈالا کربلا کے کھیت مین ۔۔۔ سر سنان کی نوک پر تھا تن پڑا تھا ریت مین
ساقی کوثر کا پیارا تشنہ لب مارا گیا ۔۔۔ دوستو مولا تمہارا تشنہ لب مارا گیا

دیدۂ دل واکرو دیکھو سوے بزم عزا | سو پریشان رو رہین ہین حضرت خیر النسا
مصطفے کی چشم تر ہے مرتضی بیہوش ہین | کیون محبان حسین ابن علی خاموش ہین
کیا تمھین خیر النسا کا لاڈلا پیارا نہین | یا ستمگارون نے اوسکو تشنہ لب مارا نہین
دھوپ مین عریان پڑی تھی لاش شاہ مشرقین | کہتی تھی رو رو کے زینب وا حسینا وا حسین
یا محمد یا علی یا فاطمہ فریاد ہے | آپکی عترت پہ جور و ظلم اور بیداد ہے
یہ صدا زینب کی گر آتی تمھارے کان مین | کیا نکرتے اشکباری قتل کے میدان مین
رونق بزم عزا ہے نالہ و فریاد و آہ | اے محبو مرگیا ہے مومنون کا بادشاہ
ہو اگر الفت مین کامل شاہ کا ماتم کرو | دل کرو اپنے گداز اور چشم کو پرنم کرو

رَوَی اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ الْمُفِیدُ النَّیشَابُورِیُّ فِی سَنَدِہٖ قَالَ قَالَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ عَرَی الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ وَقَدْ اَدْرَکَہُمَا الْعِیدُ روایت کی ہے ابو عبد اللہ مفید نیشاپوری نے کہ حضرت امام رضا نے فرمایا کہ ایک برس حسنین کے پاس لباس نہ تھا اور عید نزدیک تھی فَقَالَا لِاُمِّہِمَا فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ یَا اُمَّاہُ قَدْ تَزَیَّنُوا اَوْلَادُ الْمَدِیْنَۃِ اِلَّا نَحْنُ فَمَا لَکِ لَا تُزَیِّنِیْنَا بِشَیْءٍ مِنَ الثِّیَابِ فَنَحْنُ عَرَایَا کَمَا تَرَیْنَ

دونون شاہزادون نے اپنی مادر مہربان جناب فاطمہ زہرا سے عرض کی اے اماجان کل عید ہے اور آج سب اہل مدینہ کے بچون نے زینت کی اچھے اچھے کپڑے پہنے مگر ہم دونو بھائی بلا زینت ہین کیا سبب ہے کہ تم ہمین عید کی پوشاک نہین پہناتی ہو ہمارے پاس میلے کرتے ہین پرانے جامے بھی نہین ہین بدن ہمارے برہنہ ہین کیا عید کے دن بھی ہم ننگے گھر مین بیٹھے رہین باہر نہ نکلین حضرت فاطمہ علیہا السلام یہ بات سنکر بیقرار ہوئین آنسو آنکھون مین بھر آئے

انکا ن مرادہ [illegible] بقصل [illegible] الفتی [illegible] دل مین [illegible] دیکھا [illegible] حضرت امام [illegible] زینب [illegible] سے لاش مین [illegible] وقف علی [illegible] الشمس [illegible] تھا اوس لاش کو

حسنین کی تسلی فرمانے لگیں فقالت یا قرۃ عینی ان ثیابکما عند الخیاط
کہا اے نور چشموں میرے کپڑے تمہارے درزی کے پاس ہیں اذا خاطہا و
اتانی الیکما الثیاب جب درزی سیکر لائیگا مجکو دیگا تو میں تمکو
پہناؤنگی ترید بذلک تطییب قلوبہما مراد جناب فاطمہ کی اس کلام سے
یہ تھی کہ حسنینؑ کے دلکو تسلی ہو غم نہ کہاویں بچے ہیں بہل جاویں لیکن جوں
جوں دن گذرتا تھا جناب فاطمہؑ روتی تھیں کہ عید کے دن حسنینؑ کسو میں شرمندہ ہونگی

نظم

میرے پیارے ہیں ننگے کیا نہاؤں — کہاں سے عید کے جوڑے میں لاؤں
جہاں میں سب آسائش کرینگے — سبھوں کے بچے آرائش کرینگے
نہ پا میں نعل نہ سر پر عمامہ — نہ انکے پاس پیراہن نہ جامہ
نہ ہونے پائے پیراہن میں پنہاں — یہ انکے گورے گورے تن ہیں عریاں
کہ ہیں درزی کے گھر کپڑے سہانے — کیئے ہیں میں نے انسے یہ بہانے
نہ پاوینگے جو کپڑے یہ دل افروز — مجھے ہوگی خجالت عید کے روز
مجھے پیاروں سے میرے سرخرو کر — خداوندا ترحم مجھ پہ تو کر
فقط تیری کریمی پر نظر ہے — نہ میرے پاس زیور ہے نہ زر ہے
کہ زہرا احمد مرسل کے پیارے — عزیزو ہے مقام آہ و زاری
کہ یہ لاڈلے عریاں ہیں ہیہات — فغاں کرتی تھی روز عید کی رات
کٹی تیغ جفا سے گردن شاہ — اگر وہ دیکھتی عریاں تن شاہ
بچھاڑیں تب تڑپ ہو ہو کے کھاتی — تو کیسے پیٹتی اور خاک اڑاتی
اوسے اکیلا ہم میں کیسا مار ڈالا — جسے سو ناز سے زہرا نے پالا
یہاں تک شاہ کو اعدا نے لوٹا

کہ کہنہ پیرہن تن پر نہ چھوٹا	پڑا تھا وہ بپا میں زہر کا جا بجا
بچھونا تھا نہ تکیہ تھا نہ سایا	محمد کا نواسا نور دیدہ
پڑا تھا خاک و خون میں سر بریدہ	فلما كان ليلة العيد اعادا القول على

امهما فبكت فاطمة الزهراء رحمة لهما جب عید کی رات آئی پھر حسنین نے
التماس لباس کا اپنی مادر مہربان سے کیا اوس وقت جناب فاطمہ علیہا السلام
روئیں رحم آیا اونکی بے سروسامانی پر بیقرار ہو ہو کے خوب روئیں وقالت
لهما يا قرتا عيني طيبا نفسا اذا اتاني الخياط زينتكما ان شاء الله
تعالى تب پھر رو رو کر فرمانے لگیں اے میرے نور چشم پیارو تم خوشدل رہو اگر
درزی تمہارے کپڑے لاتا ہے تو انشاء اللہ تعالے تمکو پہنا کر آراستہ مزین کرونگی
یوں یہ سنکر حسنین نے آرام فرمایا جناب فاطمہ اسی فکر میں بیقرار رہیں
فلما مضى من الليل وكانت ليلة العيد اذ قرع الباب قارع
جب آدھی رات گذری یکایک کسی نے آکر دروازہ کو ہلایا فقالت فاطمة
من هذا جناب فاطمہ نے پوچھا کہ دروازے پر کون ہے فنادى يا بنت
رسول الله افتحي الباب انا الخياط قد جئت بثياب الحسن
والحسين آواز آئی کہ اے بنت رسول خدا دروازہ کھولیں میں درزی ہوں
کپڑے حسنین کے سیکر لایا ہوں قالت فاطمة ففتحت الباب اور
جناب فاطمہ نے دروازہ کھولا قالت فاذا هو رجل لم ار اهيب منه
شيمة واطيب منه رائحة فاطمہ زہرا فرماتی ہیں کہ ناگاہ میں نے
ایک مرد کو دیکھا کہ کبھی نہ دیکھا تھا ایسا شخص صاحب وقار خوشبو و شیریں گفتار کہ
دماغ میرا اوسکی بو سے معطر ہو گیا فناولني منديلا مشدودا ثم انصرف لشانه

وہ شخص مجھے ایک رومال کا بقچہ بندھا ہوا دیکر جلدی سے روانہ ہوا فَدَخَلَت
فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ وَ فَتَحَتِ المِنْدِیلَ پس راوی کہتا ہے
جناب فاطمہ وہ بقچہ لیکر گھر کے اندر آئین اور اوس رومال کو کھولا فَاِذَا فِیْہِ
قَمِیْصَانِ وَدُرَّعَتَانِ وَسِروَالَانِ وَرِدَاآنِ وَعِمَامَتَانِ وَخُفَّانِ دیکھا تو دو کرتے
اوسمین نفیس ہین دو قبائین صوف کی ہین دو پائجامے دو عبائین پاکیزہ ہین
دو پگڑیان دو جوڑے کفش سوزن کے عمدہ ہین فَسُرَّتْ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ
عَلَیْہَا السَّلَامُ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِیْمًا دیکھکر فاطمہ زہرا جیسے روحِ تحسین
شاد ہوئین اور سجدہ شکر بجالائین فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ الْحَسَنَانِ اَلْبَسَتْہُمَا
الثِّیَابَ وَزَیَّنَتْہُمَا بِاَحْسَنِ زِیْنَۃٍ جب صبح روز عید ہوئی حسنینؑ خواب راحت سے
بیدار ہوے ماں نے آکر بلائین لین نہلا دھلا کر کپڑے پہنائے عمامے باندھے
سرمہ لگایا زلفون مین کنگھی کی آراستہ و پیراستہ کرکے نہایت شاد ہوئین دونو
شاہزادے خوش و خرم گھر سے باہر سدھارے فَدَخَلَ النَّبِیُّ اِلَیْہِمَا یَوْمَ الْعِیْدِ
وَھُمَا مُزَیَّنَانِ وَقَبَّلَہُمَا وَعَانَقَہُمَا وَھَنَّاھُمَا بِالْعِیْدِ
پس جناب پیغمبر خدا سے راہ مین ملاقات ہوئی حضرت نے عید کے دن اپنے
نواسون کو لباس فاخرہ پہنے آراستہ و پیراستہ جو دیکھا شاد ہوئے دونو کو گلے سے
لگا کر رخسار پر بوسے دیئے عید کے مبارکباد دی وَھَنَّاھُمَا اللہُ کہا وَحَمَلَہُمَا
عَلٰی کَتِفِہٖ وَمَشٰی بِہِمَا اِلٰی اُمِّہِمَا پھر دونون جگر گوشون کو اپنے دونون کاندھے
پر پیار سے سوار کیا اور فاطمہ زہرا کے پاس تشریف لائے فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ رَاَیْتِ الْخَیَّاطَ
الَّذِیْ اَعْطَاكِ الثِّیَابَ ھَلْ تَعْرِفِیْنَہٗ پھر فرمایا اے فاطمہ تو نے دیکھا
اوس درزی کو کہ جسنے تجھے کپڑے لاکر دیئے آیا پہچانا وہ کون تھا

[illegible]

قالت لا واللہ لست اعرفہ ولست اعلم ان لی ثیابا عند الخیاط فاللہ ورسولہ اعلم بذلك جناب فاطمہ نے کہا واللہ مین نہین پہچانتی ہون اور نہ مجھے خبر ہے کہ خیاط کو کتنے کپڑے سینے کو دیئے ہین اللہ و رسول کو خبر ہے قال یا فاطمة لیس هو خیاط وانما هو رضوان خازن الجنان واللباس من حلل الجنة پیغمبر خدا نے فرمایا اے فاطمہ وہ درزی نتھا بلکہ رضوان بہشت کا کلیددار تھا اللہ جنت کا دربان تھا اور کپڑے جنت کے حلے تھے اخبرنی بذلك جبرئیل امین رب العالمین مجھے آکر خبر دی جبرئیل امین نے رب العالمین کیطرف سے مبارک ہو اے فاطمہ تجکو یہ عید اگر یہ خیاط رب ذی العرش المجید

نظم

فاطمہ تونے جو رو کر کی دعا — حق تعالے نے کئے حلّے عطا
عید کی شب تو جو روتی ای بتول — ہو گیا باران رحمت کا نزول
آہ نے تیرے کیا ایسا اثر — آیا درزی بنکے رضوان تیرے گھر
ہی تو سردار نساء عالمین — تجھسے راضی ہے خدای عالمین
اور تیری بیٹی یہ ای نیکو سرشت — ہینگے سردار جوانان بہشت
پر ستم ہونگے تجھپر بیشمار — تجھکو لازم ہی کرے صبر اختیار
ایک پی کر زہر ہوویگا شہید — دوسرے پر ظلم ہوویگا شدید
تشنہ لب غربت مین مارا جایگا — تن سے ناحق سر اوتارا جایگا
کربلا مین اسپہ آوینگے بلا — ظلم امت مین وہ ہوگا مبتلا
سر سنان پر ہوگا لاشا خاک پر — گھوڑے دوڑاوینگے جسم پاک پر
آج ہی اسکے بدن مین رخت عید — آہ جسدن ہوگا یہ پیارا شہید

دھوپ مین ہوگا برہنہ اسکا تن	لوٹ لیوینگے پرانا پیرہن

اتنے بیان اہلبیت پہ جا گریہ و زاری ہی مقام فریاد و بیقراری ہے کہ یا تو عید کے دن حسین جنت کے حلے پہنے خوشحال تھا یا عاشورے کے روز اپنے لہو مین لال تھا تن مبارک پارہ پارہ جلتی ریت پر دھوپ مین برہنہ پڑا تھا گردن کی کٹی ہوئی رگون سے خون پڑا ٹپکتا تھا کسی نے پرانی چادر بھی لاش پر نہ اوڑھائی کسی نے ایک پھٹی توشک بھی لاکر نہ بچھائی مگر ہوا خاک سر پر اوڑاتی تھی غبار مین اوس ماہ انور کو چھپاتی تھی زخمون مین ریت سماتی تھی صرصر گرد باد بنکر لاش کے قربان جاتی تھی زینب و کلثوم سب اہلبیت اطہار واحسینا وااماما کہکر چلاتے تھے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو کچھ تدبیر تجہیز و تکفین بن نہ آتی تھی سکینہ لاش سے باپ کے لپٹی جاتی تھی چنانچہ جب ظالمون نے آکر شور و ہنگامہ کیا ناچار ہوکر اہلبیت نے لاشۂ امام مظلوم تنہا کربلا پر برہنہ چھوڑ دیا سر پیٹتے اونٹون پر سوار ہوئے حضرت امام زین العابدین کو مہار ہات مین لیکر شتر سوار ہوئے سکینہ بیکس لاش پدر سے چھوڑایا روانہ کوفی کیطرف ہونی لگی او سدم بیمار کربلا ڈہاڑین مار کر رونے لگی سکینہ ہائے بابا ہای بابا کہکر چلاتی تھی مڑ مڑ کر لاش کو دور تک دیکھتی جاتی تھی درد فراق سے بلبلاتی تھی گود سے پھوپھی کے گری جاتی تھی کہتی تھی اے میرے بابا کی لاش چھوٹ گئی اب زندگانی کی آس ٹوٹ گئی خدا کے لئے اونٹ پر سے اوتارو میرے باپ کے پاس مجھے لیجا کر تلوار سے مارو

نظم

خدا کے واسطے بابا سے مت چھڑاؤ مجھے	خدا کے واسطے قتل ہین چھوڑ جاؤ مجھے
مین اپنے بابا کی لاش کے قدمون سے لپٹ جاؤنگی	مین اپنی آنکہ سے اونکے قدم لگاؤنگی

کٹے گلے کی بلائین مین لیکے روؤنگی ۔ پدر کے سینے سے شب کو لپیٹ کر سوؤنگی

نہ دن کو دھوپ مین چھوڑونگی لاشۂ شبیر ۔ کرونگی سایہ بچاور رہونگی مین دلگیر

پکاری رو رو کے زینب کدھر گئے جبرئیل ۔ حسین خاک پہ عریان پڑا ہے [illegible]

ہمیشہ حلہ جنت تھے اسکو پہناتے ۔ کفن شہید کو کیون خلد سے نہین لاتے

زمین گرم کے اوپر حسین لیٹا ہے ۔ نبی کا ہے یہ نواسا علی کا بیٹا ہے

سنان کی نوک پہ سر ہے زمین پر تن ہے ۔ نہ غسل ہے نہ کفن ہے نہ قبر مدفن ہے

زمین پہ ٹکڑے پڑا ہے نہال زہرا کا ۔ ہوا ہے خون مین آلودہ لال زہرا کا

غریب و بیکس و مظلوم ہے امام حسینؑ ۔ اسیر و بیکس و مغموم ہے امام حسینؑ

قَدْ جَاءَ فِی بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّہٗ لَمَّا قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ مِنْهُمْ وَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ فَاَتٰی نَحْوَ الْخَیْمَۃِ اخبار مین وارد ہے کہ جب اصحاب اقربای امام مارے گئے ایک بھی مددگار باقی نرہا حضرت کو اپنی شہادت کا یقین ہوا آمادہ مرگ ہوکر میدان سے خیمہ مین تشریف لائے کمر کھولی گلے کے کپڑے اوتارے عمامہ جناب رسولخدا اوتار کر مسند پر رکھا اوسوقت اہلبیت رسالت حیران کھڑے تکتے تھے کچھ نہ سمجھتے تھے کہ حضرت لباس کیون اوتارتے ہین کیا ارادہ ہے ناگاہ امام مظلوم کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے وَقَالَ یَا اُخْتَاہُ یَا اُخْتَاہُ اِیْتِیْنِیْ بِثَوْبٍ عَتِیْقٍ اور فرمایا کہ اے بہن زینب ایک پرانا پیراہن میرے واسطے لادو یہہ سنکے حضرت زینب بیقرار ہوکر رونے لگین پوچھا کہ اے زینت آسمان و زمین وے پادشاہ دنیا و دین پرانا پیرہن کیوا طلب کرتے ہو حضرت نے رو کر فرمایا اے زینب اے ہمشیر لَا یَرْغَبُ فِیْہَا اَحَدٌ [illegible] کپڑے کی خواہش کسیکو نہین ہوتی کوئی غارتگر اسکا طالب نہین ہوتا [illegible]

اَجْعَلُ تَحْتَ ثِيَابِي لِئَلَّا اُجَرِّدَ مِنْهُ بَعْدَ قَتْلِي چاہتا ہون کہ اپنے کپڑون کے نیچے پہنون تاجوقت مجکو قتل کرین اور میرا لباس و سلاح لوٹین اس پیراہن کو پرانا پارہ پارہ دیکھکر چھوڑ دین نہ اوتارین کہ میرا بدن برہنہ ہووے جامہ کہنہ بیکسی کیوقت میرے لاشیکا ساتر رہے قَالَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَآءِ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيْبِ راوی کہتا ہے کہ یا تو اہلبیت حیران حضرت کی روے مبارک کیطرف بنگاہ یاس دیکھتے تھے یہ بات جب حضرت کی سنی بیتاب ہوکر چلانے لگی ایک کہرام پڑ گیا صداے واسیداہ واغربتاہ بلند ہوئی نظم

کسی نے نالہ کیا اور بلند کی فریاد — کہ کربلا مین ہوا فاطمہ کا گھر برباد
سکینہ شہ کے گلے سے لپٹ کے رونے لگی — قدم پہ بانو گری بیقرار ہونے لگی
پکارتی تھی کہ بانو کا راج لٹتا ہے — ملیگا خاک مین اقبال آج بانو کا
میرے امام کا دنیا سے کوچ ہوتا ہے — جہاز آل نبی کا فلک ڈبوتا ہے
میرے امام کے چہرہ پہ کیا اوداسی ہے — اے بیبیو مجھے اسوقت بیحواسی ہے
سدھارتے ہین میرے پھر نہ آئینگے — پرانا جامہ بھی چھین کر گلا کاٹینگے
میرے امام چلے تشنہ کام دنیا سے — مجھے نہ زیست سے نہ کام دنیا سے
خدا کرے مین مرون ماہ شاہ کے آگے — نہ سر برہنہ پھرون اس سپاہ کے آگے
دوہائی فاطمہ زہرا کی بانو لٹتی ہے — پسر بھی مر گئے وارث بھی بچھڑتی ہے

اوسوقت امام مظلوم نے فرمایا کہ اے اہلبیت رسالت و پردگیان عصمت و طہارت اسقدر بیقرار ہو لازم ہے تمکو کہ صبر اختیار کرو صابرون کو خدا دوست رکھتا ہے جزع و فزع نکرو و میدم خدا کی رضا پر راضی رہو فاطمہ زہرا کی چلن پر ثابت قدم رہو جور و ستم جفاکارون کی سہتے رہو رِضًا بِقَضَاءِ اللّٰہِ و

نَسِيْمًا لِاَهْلِهٖ وہ خیاں کہتے رہو تم اُوْتِیَ لَہٗ بِثَوْبٍ فَخَرَقَہٗ وَمَزَّقَہٗ مِنْ
اَطْرَافِہٖ وَجَعَلَہٗ تَحْتَ ثِیَابِہٖ اوسوقت حضرت زینب غش ہوگئیں ایک پرانا
پیراہن لاکے حضرت کے سامنے رکھدیا حضرت نے وہ پیراہن دیکھا تو پھٹا
ہوا تھا اوسکو اپنے دست مبارک سے جابجا پھاڑا اطراف سے مسکایا پھر
بسم اللہ و باللہ و علی ملۃ رسول اللہ کہکر گلے میں پہنا وامصیبتاہ اہلبیت نے
جو اوس شاہ کونین کو پیراہن فقیرانہ پہنے دیکھا روتے روتے حال اپنا تباہ کیا

اور یہ بین کرتے تھے

اے فاطمہ کے ناز و نعم کے پالے	کرنے میں پڑا تو دشمنوں کے پالے
تو مرنے چلا پرانا کرتا پہنے	اے حلہ فردوس پہننے والے

وَکَانَ لَہٗ سِرْوَالٌ جَدِیْدٌ فَخَرَقَہَا اَیْضًا لِئَلَّا تُسْلَبَ مِنْہٗ اور ایک
پائیجامہ حضرت کے پاے مبارک میں نیا تھا اوسکو بھی اپنے ہاتھ سے چاک چاک
کیا تا بعد شہادت کوئی بیدین اوسکے اوتارنے کا ارادہ کرے ای شہنشاہ
حلہ پوش جنت نے کیا کیا تدبیریں کیں تھیں کہ بعد شہادت کے میرا بدن برہنہ
نہ رہے آہ واویلا لیکن جسوقت حضرت شہید ہوئے تا تگر چاروں طرف سے آئے
وَاَخَذَ عِمَامَتَہٗ اَخْنَسُ بْنُ یَزِیْدَ ایک ملعون جہنمی تھا اخنس نام اوسنے عمامہ سر پاک
سے اوتار لیا گیسوان عنبر پریشان ہوگئے وَاَخَذَ سَیْفَہٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ
دَارِمٍ اور روزجی داری نے تلوار حضرت کی کمر سے کھینچ لی وَانْتَہَبُوْا اَسْلِحَتَہٗ
ظالموں نے سارا سلاح و لباس بدن سے اوتار لیا لیکن حضرت کے گلے میں
پرانا کرتا میلا اور پاؤں میں پائجامہ باقی رہگیا تھا تن مبارک پوشیدہ و مستور تھا
ثُمَّ اَخَذَ سَرَاوِیْلَہٗ بَحْرُ بْنُ کَعْبٍ لَعَنَہُ اللہُ وامصیبتاہ سب ستمگروں کے بعد

ایک ولد الزنا بحر بن کعب آیا سلاح و لباس نہ پایا پھٹا پایجامہ بنا سمجھ کر دشمن خدا للچایا اور پاے مبارک سے اوتار لایا وَتَرَکَہٗ عُرْیَانًا بِالْعَرَاءِ مُجَرَّدًا عَلَی الرَّمْضَاءِ پھر اوس ظالم ناپاک نے وہ پھٹا پیراہن بھی اوتار لیا اور تن مطہر کو دھوپ میں ننگا گرم زمین کے اوپر ڈال دیا فَشُلَّتْ یَدَاہُ فِی الْحَالِ فَحَلَّ بِہِ الْعَذَابُ وَالنَّکَالُ اوسوقت اوس رو سیاہ کے دونوں ہاتھ شل ہو گئے عذاب عظیم قہر خدا میں گرفتار ہوا فَتَزَلْزَلَتِ الْاَرْضُ وَاَظْلَمَ الشَّرْقُ وَالْغَرْبُ ناگاہ زمین تھرانے لگی زلزلہ آیا شرق و غرب میں اندھیرا چھایا

نظم

اک ہجوم قیامت کی اوٹھی وحشت بلا آئی ۔۔۔ اک شور اوٹھا چار طرف ارض و سما میں

آتی تھی صدا نوحہ و زاری کی خدا سے ۔۔۔ ہے رشتۂ مظلوم محمد کے لہو سے

ہان فاطمہ زہرا تیری داری پیسے مظلوم ۔۔۔ ہے خون گلو حلق سے جاری تیرے مظلوم

کیسی یہ زمین گرم ہے کیا دھوپ کڑی ہے ۔۔۔ اور لاش تیری دھوپ میں عریان پڑی ہے

تو زینت سماوات تھا اور زینت زمین تھا ۔۔۔ تو خاتم انگشت رسالت کا نگین تھا

افسوس تیری بیکفنی سید مظلوم ۔۔۔ افسوس یہ عریان بدنی سید مظلوم

صد حیف تیرا جامہ کہنہ بھی اوتارا ۔۔۔ صد حیف تجھے تشنہ دہن نہر پہ مارا

اے سید فاطمہ کے لال عجب حال ہے تیرا ۔۔۔ خورشید کی تابش سے بدن لال ہے تیرا

تو حلۂ جنت کا سزاوار تھا شبیر ۔۔۔ جنت کے جوانون کا تو سردار تھا شبیر

یا ورتیری بے دفن و کفن ریتی پہ پڑی ہے ۔۔۔ سب کو فیون کے شامیون کے لاشے گڑے ہین

میں صدقے تیری بیکسی و بیکفنی کے ۔۔۔ قربان تیری شان غریب الوطنی کے

امت نے پیمبر کی عجب تجھ سے دغا کی ۔۔۔ پر تو نے دم ذبح بھی امت کی دعا کی

کیا تو نے سہے ظلم محمد کے لوہے ۔۔۔ مارے گئے فرزند ترے کھیت میں بیاسے

عجیب حال ہے
اس مصیبت سے
فلقد بکت السبع الشداد
والسبع الطباق لفقدہ

اکبر کو لگا نیزہ پھر اصغر کو لگا تیر — لوٹی گئی بالو تیری قیدی ہوئی ہمشیر
ہے طوق گلے میں تیرے بیمار پسر کے — گاہک ہوئے بیرحم سکینہ کے گہر کی
سوجے ہوئے ہیں کان عجب حال ہے اسکا — رخسار طمانچوں سے ہوا لال ہے اسکا
بابا کی جدائی میں مصیبت جو سہی تھی — وہ اپنی ابی اپنی ابی پوچھ رہی تھی
یعنی میرے بابا ہیں کہاں کیوں نہیں آتے — وہ ہوتے تو بیرحم طمانچے نہ لگاتے
قربان تیری بہنوں پہ ہے کیا ہے میرے مظلوم — ہیں بلوے میں سر کھولے ہوئے زینب و کلثوم

الحاصل اوس قتل کے میدان میں فاطمہ زہرا سر ننگے پاؤں برہنہ نوحہ وزاری کرتی پھرتی تھیں اور ہر ایک شہید کی لاش پر نالہ و فریاد کرتی تھیں جن و پری ہوا میں رو رو کر چلاتی تھے حور و ملک جوق جوق آسمان سے زیارت کو شہیدان کربلا کی آتے تھے ارواح انبیا و اولیا نبی و علی کو آکر پرسا دیتے تھے اور بوسے حلق بریدہ شہید غریب کے لیتے تھے جانور پرندہ لاشہ مبارک پر پروں کا سایہ کرتے تھے اور بیتاب ہو کر بال و پر اپنے لہو میں بھرتے تھے راتوں کو شیر بیابان میں اون لاشوں کی نگہبانی کرتے تھے غزالان صحرا دن کو اون مجاہدوں پر نثار و قربان تھے چرند سرگرم فریاد و فغان تھے رو رو کر جان کہوتے تھے غرض اولاد بنی آدم نے اولاد پیغمبر پر ظلم و ستم کیا بہایم و طیور نے جمع ہو کر چہلم تک ماتم برپا کیا اگرچہ تمام روز لاش مطہر ہوئے و خاک و خون میں غلطان تھی مگر مشک و عنبر کی خوشبو مہکتی تھی حسین نے یہ ستم امت کے واسطے اوٹھائے لاکھ لاکھ گنہگار دوزخ سے بچائے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ وَشَفَاعَةَ جَدِّهٖ وَاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَخِيْهِ وَتِسْعَةٍ مِّنْ ذُرِّيَّتِهٖ

رطب تیسرا بیان شہادت چہاردہ معصوم علیہم السلام اور یہودی نے

کہ جناب امام حسین علیہ السلام کو لیجا کے چھپا رکھا تھا اور شہادت اوس جناب کی تم آگاہ ہو کہ چودہ معصوم اللہ تعالےٰ کے نور ہین حسد و بطر انکے علم معرفت و کرامت سے معمور ہین دنیا مین اونھون نے کیا کیا ظلم اوٹھائے ہمیشہ شاکر و صابر رہے شکوہ زبان پر نہ لائے اللہ کے برگزیدہ ہین اعدا کے ظلم و ستم رسیدہ ہین مسموم ہوئے مقتول ہوئے رُوِیَ عَنِ الصَّدُوْقِ الْقُمِّیْ اَنَّ جَمِیْعَ الْاَئِمَّۃِ خَرَجُوْا مِنَ الدُّنْیَا عَلَی الشَّہَادَۃِ روایت ہے ابن بابویہ سے کہ سب امام دنیا سے شہید ہو کر سدھارے قُتِلَ عَلِیٌّ قَتْلًا وَسُمَّ الْحَسَنُ سِرًّا وَقُتِلَ الْحُسَیْنُ جَھْرًا ابو الائمہ علی ابن ابیطالب مسجد کوفہ مین تلوار ابن ملجم کی بخیر قتل ہوئے اور امام حسن کو بھی یزید بن معاویہ نے زہر دیا جعدہ کو اپنا شریک کرکے اول حضرت کو شہید کیا اور شہید ثانی امام حسین علیہ السلام کو یزید اور عمر سعد لعین اور شمر ولد الزنا نے بعلاوت خنجر جفا سے سر مبارک بدن اطہر سے جدا کیا اور مروان کے پوتے ولید بن عبد الملک لعین نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا اور ابراہیم پسر ولید پلید نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا اور منصور دوانقی شقی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو زہر دیکر شہید کیا اور ہارون رشید لعین نے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کو زہر دیا اور مامون رشید پلید نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو زہر دیا اور معتصم لعین نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو زہر دیا اور شہید کیا اور معتمد بالله ملعون نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو زہر دیا اور معتمد باللہ ملعون نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو زہر دیکر شہید کیا وَاَمَّا الْقَائِمُ فَرُوِیَ اَنَّہٗ

هَرَبَ خَوْفاً مِنَ الْمُتَوَكِّلِ لِاَنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَہٗ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ روایت ہی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام غایب و پوشیدہ ہوے متوکل باللہ لعنہ اللہ کے وقت مین چاہا تھا ظالم نے کہ اوس امام کو بھی قتل کرے ولیکن اللہ تعالے نے چاہا کہ اوسکا نور روشن رہے اگرچہ مشرکون کو ناگوار ہو

نظم

مجبو یہ تمھارے پیشوا ھین ۔ غم و درد و بلا مین مبتلا ہین
تمھین لازم ہے انکے غم مین زاری ۔ کہ ہو یہ مقتضاے دوستداری
حبیب اللہ کا پیارا نواسا ۔ ہوا ہے کربلا مین ذبح پیاسا
تن اوسکا خاک پر تھا اربعین تک ۔ سر اوسکا شام مین پہونچا لعین تک
تن مجروح پر دوڑاے گھوڑے ۔ ستم ہی استخوان ثابت نچھوڑے
کیا پامال اسپان سے وہ تن پاک ۔ کہ جسکو پالتے تھے شاہ لولاک

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ غَازِیًا وَاَخَذَ عَلِیًّا مَعَہٗ روایت ہی کہ ایکبار جناب رسولخدا کو جہاد درپیش تھا لشکر آراستہ کرکے مدینہ منورہ سے سدھارے جناب امیر کو بھی اپنے ساتھ لیگئے وَبَقِیَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عِنْدَ اُمِّہِمَا لِاَنَّہُمَا طِفْلَانِ صَغِیْرَانِ حسنین علیہم السلام اپنی ان جناب فاطمہ زہرا کے پاس رہی کہ وہ جناب کمسن تھے فَخَرَجَ الْحُسَیْنُ ذَاتَ یَوْمٍ مِنَ الْاَیَّامِ مِنْ دَارِ اُمِّہٖ یَمْشِیْ فِیْ شَوَارِعِ الْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ عُمْرُہٗ یَوْمَئِذٍ ثَلٰثُ سِنِیْنَ ایکدن جناب امام حسین علیہ السلام اپنی گھر سے کھیلتے ہوے باہر نکلے مدینہ کے کوچہ و بازار مین سیر کرتے پھرتے تھی سن مبارک اوندنون مین تین برس کا تھا فَوَقَعَ بَیْنَ نَخِیْلٍ وَبَسَاتِیْنَ حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ

فجعل یسیر و فی جوانبها و یتفرج فی مصادیها سیر کرتے کرتے مدینہ کے باہر نکل گئے مدینہ کے باغون مین میوہ کی بستانون مین جا پہونچے اور اسکے لڑکپن کا عالم تھا بیخوف و خطر اون درختون مین خرامان تھے سبزہ و بہار کو دیکھتے پھرتے تھے نہرون کے کنارے یہ کھیلتے تھے فمر یہودی یقال صالح ابن دفعة الیھودی ایک یہودی کا وہان گذر ہوا نام اوسکا صالح بن دفعہ تھا فادخل الی بیتہ یہودی وہ یہودی باغ سے جناب امام حسین ع کو بہلا کر اپنے گھر لیگیا واخفاہ عن امہ حتی بلغ انتہا الی وقت العصر والحسین لم یبین لہ اثرہ ایک حجرہ مین لیجا کر چھپا یا جناب فاطمہ نے حسین کو چھوڑا یا حتی کہ دن تمام ہوا عصر گذرے وقت شام ہوا شاہزادہ گھر مین آیا انکے کچھ پتا و نشان و اثر نہ پایا فقاد قلب امہ فاطمة الزہرا ع بالھم والحزن علی ولدھا الحسین ناگاہ محبت مادری نے جوش مارا پہر کا دل تڑپنے لگا درد فراق سے وہ جناب بیقرار ہوئین چشم اشکبار ہوئی رنج و الم دمبدم زیادہ ہونے لگا قلق مفارقت ہوش کھونے لگا اور شعلہ آتش محبت مجمر سینہ سے بلند ہونے لگا اور پکاری نظم

کدھر گیا وہ میرے دل کا چین اے لوگو — کہان سے لاؤن میں اپنا حسین اے لوگو
اکیلا دیر سے نکلا ہے میرا راحت جان — مین اپنے نازون کے پالے حسین پر قربان
تمام روز وہ باہر رہا سبب کیا ہے — کلیجہ سینہ کے اندر میرا تڑپتا ہے
وہ عصر تک کبھی باہر رہا نہیں گھر کر — ہزار بار لپٹتا تھا اپنی مادر سے
مجھے یہ ڈر ہے نہ دشمن کوئی پکڑ لیجائے — اعدا اوسکو قید مین آب و طعام کو ترسائے
جو کرکے یاد مجھے روئے میرا لال صغیر — ڈرا دے اوسکو چھری مار دے دشمن شریر

کہین حسین میرا زار زار روتا ہے	کلیجہ پھٹتا ہے دل بیقرار ہوتا ہے
تو بیکسون کا نگہبان ہے خداوندا	کنیز ہے تیری زہرا حسین ہی فرزندا

فبادرت الی باب المسجد سبعین مرۃ فلم تر احدا تبعثہ فی طلب الحسین

ای مجبو جناب فاطمہ زہرا اسی بیقرار ہوئین کہ چادر اوڑھکر مسجد نبی کے گرد ستر بار گئین اور آئین لیکن سنسان تھا کوئی نظر نہ آیا کہ حسین کی تلاش کو بھیجتین کوئی نہ تھا کہ شاہزادی کو ڈھونڈھ کر لیجاتا ثم اقبلت الی اخیہ الحسن وقالت لہ یا مہجۃ قلبی وقرۃ عینی قم فاطلب اخاک الحسین فان قلبی یحترق آخر در حالت اضطرار لاعلاج ناچار ہو کر امام حسن کیطرف متوجہ ہوئین اور روکر حسن مجتبی سے ندا ہوئین منت کرکے فرمایا اے حسن میرے دل کے سرور میرے آنکھون کے نور مین صدقے تو اوٹھکر جا اپنے بھائی حسین کو ڈھونڈھ کر لا کہ میرا دل آتش فراق سے جلتا ہی بھولا بھولا مکھڑا اوسکا یاد آتا ہی کلیجہ سینے سے نکلا جاتا ہی

حسن میں صدقے تیرے ڈھونڈھکر حسین کو لا	حسن میں صدقے تیرے میرے دل کا چین تو لا
شتاب جب تلک وہ میرا نور عین آویگا	نہ صبر ہوویگا دل کو نہ چین آویگا
دعائین دونگی تجھے ہو کے شادمان یا رب	کرونگی شکر ترا حق سے ہر زمان یا رب
نبی مدینے مین جب گھر سے ہو داخل	کرونگی شکر ترا باپ کو گلے مل کے
علی سے رو کے کہونگی کہ اے شہ مردان	حسن نے مجھپہ کیا ہے بہت بڑا احسان
کہ میرا یوسف گم گشتہ ڈھونڈھ کر لایا	شہا حسن کے بدولت حسین کو پایا
میرے حسن کو گلے سے لگا کے پیار کرو	میرے حبیب پہ لعل و گہر نثار کرو

فقام الحسن وخرج من المدینۃ واتی دارا حولہا نخیل کثیر وجعل ینادی یا حسین بن علی یا قرۃ عین البتول این انت یا اخی

اوسوقت جناب امام حسن علیہ السلام نے جو فاطمہ زہرا کو بیقرار دیکھا گھبرا کر
اوٹھے گھر سے باہر نکلے مدینے کے کوچون مین ڈھونڈھتے پھرتے تھے زار زار
مثل ابر بہار حسین کے غم مین روتے تھے موتی آنسوؤن کے صدف چشم سے
گرتے تھے تلاش کرتے باہر مدینہ کے نکل گئے باہر شہر کے جو لوگون کے گھر
تھے اور اونکی آس پاس نخلستان و بستان تھے وہان جا پہونچے
اون باغون مین اکیلے پکارتے پھرتے تھے نعرے مارتے تھے یا حسین یا حسین
اے فرزند رسول الثقلین اے دلبند شاہ بدر و حنین اے نور چشم بتول عذرا
تم کہان ہو کیون ہماری آنکھون سے نہان ہوا اواز اپنی سناؤ کہ ہمین تسکین ہو

قال فبینما ھو ینادی اذ بدت لہ غزالۃ فی تلک المکان فالھم اللہ الحسن ان یکلم الغزالۃ فقال لہا یا ظبیۃ ھل رایت حسینا

راوی کہتا ہے حضرت امام حسنؑ باغون مین یا اخی یا اخی کہکر نعرے مارتے تھے
ناگاہ ایک ہرنی باغون مین نظر آئی سبزہ چرتی تھی اوسوقت بالہام الٰہی
حضرت امام حسنؑ نے پکارا اے ہرنی تو بتا میرا بھائی حسین کہان ہے یارا
اگر تو نے پیغمبر کے نواسے کو کہین دیکھا ہے بتا وے جہان حسین کھیلتا ہے
وہان کا پتا دے فانطق اللہ الغزالۃ ببرکات الرسول قالت یا نور عین المصطفیٰ وسرور قلب المرتضیٰ ویا مھجۃ فواد الزھراء ان اخاک اخذہ صالح الیھودی واخفاہ پس اللہ تعالےٰ نے برکت سے
رسولخدا کے معجزہ عیان کیا اوس حیوان مطلق کو صاحب زبان کیا پڑ یا
فصیح پکارے اے محمد مصطفےٰ کی چشم کے نور اے علی مرتضیٰ کے دل کے سرور
اے فاطمہ زہرا کے لخت جگر مین نے دیکھا ہے حسین اس باغ مین کھیلتا تھا

تماشا سبزہ و گل کا دیکھتا تھا صالح یہودی آیا شاہزادے کو اکیلا پاکر گود
مین اوٹھا کر لیگیا گھر مین چھپا رکھا تجھے اور فاطمہ کو رولا یا یا اقتاد الحسن
حتے اتی الی دار الیہودی فناداہ فخرج یہ خبر سنکر حسن مجتبی اوس یہودی کے
دروازے پر آئے یا صالح یا صالح کہکر چلائے یہودی گھر سے باہر نکلا
تو دیکھا کہ امام حسن روتے ہین فقال له یا صالح اخرج الے
الحسین حضرت امام حسن علیہ السلام نے صالح سے فرمایا کہ تو نے میرے
بھائی کو کیون چھپایا ہی باغ مین سے کھیلتے ہوے معصوم کو کیون اوٹھا
لایا ہی تیرے حق مین صلاح یہ ہے کہ تو حسین کو گھر سے باہر لا میرے
سپرد کر کہ مادر مہربان میری اوسکی فرقت مین بیچین ہے اگر تو نے حسین کو
میرے سپرد نکیا تو ابھی جاکر اپنی والدہ ماجدہ سے تیری شکایت کرونگا
وہ سحر کے وقت بددعا سے یاد کرینگی رب العزت سے رو رو کر
فریاد کرینگی پھر ایک یہودی روے زمین پر نظر نہ آویگا اور جد امجد میرے
بزرگوار صاحب ذوالفقار سے شکایت تیری کرونگا وہ تمھاری جماعت
کو مارے تلوارون کے پراگندہ اور فانی کر دینگے فتعجب صالح من کلام
الحسن وقال له صبی من امک صالح امام کا کلام بلاغت نشان
سنکر حیران ہوا متعجب ہوکر پوچھنے لگا کہ اے لڑکے والدہ تیری
کون ہے کیا نام ہے فرمایا کہ بتول عذرا نور حدا دختر محمد مصطفیٰ فاطمہ زہرا
ہے یہودی نے کہا تمھارے باپ کا کیا نام ہے امام حسن نے فرمایا
باپ میرا والا مناقب علی ابن ابیطالب اور نانا ہمارے سید المرسلین
موتی ہے صدف جلیل کا میوہ درخت ابراہیم خلیل کا جد سبطین

[illegible]

مجھ حسنؑ اور بھائی میرے حسینؑ کا جب وہ جناب فضائل ومناقب اپنے نانا کے بیان کر چکے یہودی کے دل سے زنگ کفر کا دور ہوا اسلام کے نور کا ظہور ہوا نادم و پشیمان ہوا اشک حیرت دیدہ حسرت سے ٹپکائے اور کہا کہ اے سرور سینہ خیر النسا اے باغ دل مصطفے و اے نور چشم علی مرتضی قبل اسکے کہ مین تمھارے بھائی کو لاکر تمھین سپرد کرون برائے خدا مجکو دین اسلام کے احکام سے خبردار کرو اوسوقت جناب امام حسنؑ نے احکام اسلام کی تلقین کئی حلال وحرام سے آگاہ کیا جب امام ابن امام کے ہاتھ سے وہ مسلمان ہو چکا تو فی الحال گھر مین سے جناب امام حسینؑ کو لاکر حضرت کے سپرد کیا بعد ازان ایک طبق روپئے اشرفیون کا لاکر دونون شاہزادون پر سے نثار کر کے فقرا و مساکین کو دیا ثم "اَلْحَسَنَ اَخَذَ بِیَدِ اَخِیْہِ وَ اَتَیَا اِلیٰ اُمِّہِمَا" بعد ازان حسن مجتبی نے اپنے بھائی حسینؑ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی والدہ ماجدہ پاس آئے جب جناب فاطمہ زہرا نے اپنے دونون پیارون کو دیکھا دل کو چین آیا

نظم

ہوئے جو داخل خانہ وہ نور چشم رسول | بلائین دوڑکے لینے لگی حسین کے بتولؑ
پکاری مین تیرے قربان اے حسن پیارے | میرے حسین کو لایا تو ڈھونڈھکر پیارے
لیا حسین کو بھر گود مین بہون و شبیر | پکاری فاطمہ صدقے تیرے امام حسینؑ
کہان سدھارا تھا اے میرے ناز پروردہ | ہوا ہے کسلیئے یہ گل سا چہرہ پژمردہ
تو اتنی دیر نہ آیا جو گھر مین اے دلدار | نہ یاد آئی تجھے فاطمہ جگر افگار
حسن سے ماں کے بیان سنکے ہو گئی بیچین | کہا کہ قید مین تھا اب تلک تمھارا حسین

کہی تمام وہ سب سرگذشت رو رو کر | بیان حال کیا بیقرار ہو ہو کر

محبان حسین اوسوقت جناب فاطمہ و حضرت امام حسن علیہم السلام کہان تھے
کہ جسوقت سر منور امام حسینؑ کا تن اطہر سے جدا ہوا خولی ملعون نے نوک
نیزہ پر سوار کیا اور بارہ شخص اہلبیت اطہار سے ایک رسن مین باندھے
اور جناب امام زین العابدینؑ کو تازیانہ لگائے اور بطوق و زنجیر مقید کر کے
برہنہ پا روانہ شام بد انجام ہوے۔ القصہ وہ یہودی دوسرے دن
ستر شخص اپنی قوم سے لیکر حضور امام مین آکر اسلام لائے پھر صالح
دروازے پر جناب زہراؑ کے آیا مدح و ثنا زبان پر لایا اور اپنا سینہ اور
ڈاڑھی سفید چوکھٹ پر ملتا تھا اور رو کر پکارتا تھا کہ اے دختر محمد مصطفے
مین نے بڑی بے ادبی کی تیرے فرزند کو اذیت دی مین نے گھبرا کر
روتا تھا متوجہ اوسکے حال کا ہوتا تھا پشیمان و نادم ہوا توبہ کرتا ہون اے
خاتون قیامت خطا میری معاف کرو جناب فاطمہؑ نے کہلا بھیجا کہ اے صالح
مین نے بخشا جو تیرا گناہ کیا تھا لیکن یہ فرزند دلبند علی مرتضی کا ہے اوس سے
عذر خواہی تجھکو لازم ہے یہ سنکر صالح روتا ہوا گھر گیا اور مولی کے آنے
کا منتظر رہا جب حضرت سفر سے پھرے مدینہ مین رونق افزا ہوے صالح
خدمت مین حاضر ہوا سارا ماجرا عرض کیا حضرت کے آگے رویا اور اپنی
خطا کی معذرت کی عفو جرائم کا طالب ہوا جناب امیرؑ نے فرمایا کہ اے صالح
مین نے قصور تیرا معاف کیا مگر یہ دو نو فرزند ریحان رسول خدا کے ہین پس
چاہیے کہ حضرت کی خدمت مین جاکر معذرت اپنی خطا کی عرض کر بعد اوسکے
صالح حضرت کی خدمت مین غمگین و حزین آیا اور کہا اے سردار پیغمبر زادان

خدا نے تجھے رحمۃ للعالمین بنایا ہے اور مجھ سے یہ گناہ عظیم ہوا کہ آپکے
دلبند کو ان سے اور بھائی سے جدا کیا بڑی خطا کی مین نے اب کفر
سے بیزار ہوا اور [illegible] مسلمان ہوا —

نظم

روسیاہ ہون [illegible] ہے گناہ و خطا	کہ تم ہو رحمت اللہ اے رسول خدا
مین توبہ کرتا ہون [illegible]	گناہگار ہون [illegible]
ہے گناہ [illegible] عفو [illegible]	[illegible]

جناب رسالت پناہؐ نے فرمایا اے صالح مین تجھسے راضی و خوشنود ہوا
خاصان خدا مین واجب ہے کہ تو [illegible] مین توبہ و استغفار کر کہ
تو نے نور دیدہ رسولؐ کو اور جگر گوشہ بتولؑ کو ستایا [illegible]
سے خطا تیری معاف کرے صالح یہ سنکر یا الٰہ وزاری [illegible] ہوا
کہا خداوندا نامہ اعمال اپنا اس بے ادبی سے سیاہ کیا [illegible]
کہ خطا میری بخشدے یہانتک کہ ستر روز و شب گریہ و زاری مین گذرے
اٹھارھوین دن جبرئیل جناب رسالتؐ کی خدمت مین نازل ہوئے
بعد تحفہ سلام کے کہا کہ اوس مرد بیرزخمی کو طلب کرو کہ مین نے جناب
فاطمہؑ تمنے فضائل و مراتب حسنین کے سنے [illegible]
اوس جناب کو گھر مین چھپا رکھا تھا کہ [illegible] کی اذیت نہ دی تھی فضائل و
مراتب سنتے ہی مسلمان ہو کر تائب ہوا افسوس کوفیان بیوفا باوجودیکہ مسلمان
تھے اپنی نبی کے نواسے امام حسن کو زہر ستم سے شہید کیا ٹکڑے جگر کے
گرے اور جنازے پر تیر لگائے آہ وہ حسینؑ مظلوم کربلا مین امت کی ظلم و ستم
مین گرفتار تھا بھوکا پیاسا لاعلاج و ناچار تھا دشمن چارون طرف گھیرے

خدا و رسول سے منہ پھیرے تھے نیزے لگاتے تھے تیر چلاتے تھے
جسم مطہر کو خون میں ڈوباتی تھے عمامہ رسولخدا اپنے قطرے خون کے
اور تلوار [illegible] کٹ کے شعلے کے لگتی تھی نہ زہرا الحسین کہ رخسارہ پر خون حسین کا
دیکھتین نہ نانا کہ نواسے کا چہرہ گلگون دیکھتے نہ بھائی حسن تھے کہ
حمایت کرتے نہ علی مرتضیٰ تھے کہ [illegible] ظالموں سے چھوڑاتے وہ مصیبتا
ایک بیکس [illegible] کا تیر و نیزہ لگتا تھا اور بیٹھ کر
وہ [illegible] اور [illegible] رک کو خون سے خضاب کیا اور
[illegible] قاسم تھا نہ عباس اکبر تھا نہ عون محمد
تھے [illegible] رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ بَيْنَا الْحُسَيْنُ
وَاقِفٌ [illegible] الطَّفِّ وَهُوَ يَسْتَعْطِفُ الْقَوْمَ [illegible]
[illegible] عبد الحمید سے روایت ہے کہتا ہے کہ دیکھا میں نے کہ میدان کربلا
میں حسین پیاسا [illegible] ہوا پکارتا تھا کہ اے قوم مجھپر رحم کرو لقد ایک
پیاس کے مجکو پانی پلاؤ کہ تشنگی سے جگر کباب ہے جان سینہ کے اندر بیتاب
[illegible] امام [illegible] فرزند رسول کے پیاس بجھاؤ وَهُوَ يُنَادِيْ هَلْ
[illegible] آلَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ باواز بلند ندا کرتا تھا کہ آیا کوئی
مسلمان رحیم و مہربان ہے کہ پیغمبر خدا احمد مختار کے آل پر آج رحم کھاوے
وَهَلْ مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُ الذُّرِّيَّةَ الْأَطْهَارَ آیا کوئی مومن مددگار جوانمرد
صاحب احسان ہے کہ سید ابرار کی ذریت اطہار کا حامی ہو کر کمک کرے
هَلْ مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُ اَبْنَاءَ الْبَتُوْلِ آیا کوئی بندہ خدا ترس پناہ
دینے والا ہے کہ فاطمہ زہرا کے فرزندوں کو امان دیوے هَلْ مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ

عن حرم الرسول آیا کوئی مسلمان بچانے والا ہی کہ آج حرم رسول کو آفت
سے بچا لیوے اذا اتی الشمر اللعین الیہ حتی صار بالقرب منہ و نادی
این انت یا حسین ناگاہ شمر لعین وہان آیا حتی حسین کے قریب
پہونچکر چلایا یا حسین تو کہان ہے فقال ھا انا حسین نے کہا یہ دیکھ
مین تیرے پاس کھڑا ہون فقال لہ انطلب شربۃ من الماء
بولا کہ آیا تو ہمسے پانی کا طالب ہی آیا تمیر پیاس غالب ہی ھذا مطلب
محال و لکن ابشر بالنار الحمراء و شرب الحمیم یہ امر محال ہی
یہ بیجا خیال ہے یہ درخواست ناسموع ہی یہ امید مقطوع ہی یا حسین تم خلیفہ
یزید غضب اللہ علیہ کے باغی ہو پانی کا ایک قطرہ نپاؤگے پیاسے مارے جاؤ
اس ہوس سے درگذر یہ آرزو ست کر لیکن امید وار آگ دہکتی ہوئی
لال لال کے مشتاق رہو کھولتے ہوئے پانی کے ابال کے مہیا ہو عذاب
الیم کے آمادہ ہو مار حمیم جحیم کے معاذ اللہ اے محبو انصاف کرو مقام
گریہ ہے جو امام خلد و سقر کا قاسم ہو فرزند دلبند ابو القاسم ہو اوس
برگزیدہ خدا سے ظالم یہ گفتگو بے ادبی کے کلام کرے رہنمای امت کے
باغی و باغی ٹھیراوے بشارت شرب مار حمیم کے دینے اوسے کیا بیجا ہی
کیا شقاوت ہی کیا سفاہت کیا قساوت ہی لعنت کرے خدا اوس ولد الحرام
ننگ کفر و اسلام پر کہ لعین نے نام اسلام کیا خراب کیا فقال کہ
الحسین من انت یا لعین اے محبو بی ادبی کی کلام امام کو ناگوار معلوم ہوئی
زخم زبان سے دل و جگر دونون فگار ہوے مشہور ہی کہ زخم تیر و سنان سے

زخم زبان [illegible] امام علیہ السلام [illegible]

[illegible]

ملعون تیرا کیا نام ہے اے بے ادب مجنون فقال ھو الشمر وہ ملعون بولا کہ
وہ بندہ شمر آل پیمبر کا دشمن ہے فقال الحسین اللہ اکبر صدق جدی
رسول اللہ فی رؤیاہ من قبل حسین نے کہا اللہ اکبر سچ کہا تھا
میرے نانا رسولخدا نے خواب میں جسے دیکھا ابتدا میں فقال لہ الشمر
فی ای شیء صدق جدک شمر لعین نے پوچھا کس امر میں سچ
کہا تیرے نانا نے فقال قال جدی رأیت فی منامی کان کلبا ابقع
یاکل من لحوم اھل بیتی و یلعق من دمائھم امام نے کہا کہ
میرے نانا نے خبر دی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک کتا ابلق ہے
وہ میرے آل کا گوشت کھاتا ہے اور میرے اہلبیت کا لہو پیتا ہے و اما انی
و قد رأیت الان فی منامی کان کلابا کثیرۃ ترید تنھش
من لحمی و تشرب من دمی یہ خواب تو میرے نانا کا اول میں تھا
زمان سابق میں حضرت نے دیکھا تھا و لیکن میں نے آج خواب میں دیکھا ہے
کہ گویا بہت سے کتے جمع ہو کر چاہتے ہیں کہ دانتوں سے میرا گوشت کاٹیں
و کان فیھم کلبا ابقع و کان اشدھم علی جرأۃ و اکثرھم علی
حفظا و ھو انت یا شمر و کان الشمر ابرص ابقع الجسد
یعنی اون کتوں میں سے گویا ایک کتا ابلق سیاہ و سفید ہے وہ سب سے زیادہ
حملہ کرتا ہے سب سے اشد غضبناک میری طرف دوڑتا ہے ہرگز نہیں ڈرتا ہے
سو وہ سگ ابلق اے لعین تو ہی ہے مبروص سیاہ رو ہے تند خو جنگجو ہے
بے ادب تلخ گو ہے فغضب الشمر من کلام الحسین و ازداد حنقا و غضبا

غیظ و خشم کی شدت سے سارا بدن تھرتھرانے لگا فقال واللہ ما یتولّٰی قتلک غیری ولاذبحنّک من قفاک لیکون ذٰلک اشدّ لعذابک قسم کھا وہ لعین ملعون پکارا او استدائے حسین سوا میرے دوسرا تجھے قتل نکریگا تو میرے خنجر سے مریگا مین اشقیٰ ہم قتل کرونگا پشت گردن پر خنجر دھرونگا سر تیرا قفا سے اوتارونگا مدّا شدید سے تجھے مارونگا وامصیبتاہ جو کچھ ملعون نے کہا تھا وہی عمل مین لایا سر مبارک قفا سے کاٹا خنجر پشت گردن پر چلایا بڑی سختی سے حضرت کو شہید کیا

نظم

رکھا حسین نے سجدے مین خاک پر سر کو
کھینچ کے رکھا لعین نے خنجر کو

دبایا ہاتھ سے سبط رسول کا سر آہ
حسین گرتا تھا خنجر گلے پہ رکھ بے پناہ

جدا نہو تی تھی گردن وہ زور کرتا تھا
امام تشنہ دہان آہ سر و جھیرتا تھا

کی اوس لعین نے ضرب قفا پہ بارہ بار
دبا دبا کے چلاتا تھا خنجر خونخوار

ستم ہی بارھوین حملہ مین اضطراب ہوا
شہید ظلم امام فلک جناب ہوا

جدا بدن سے سر شاہ تشنہ کام کیا
ستم ہی اوس سگ ابلق نے اپنا کام کیا

کھڑی تھین خیمہ کے در پر جو زینب و کلثوم
یہ نوحہ کرنے لگین ہائے کھو اک مغموم

نوحہ

پکارین ہم تیرے قربان یا امام حسین
ہوا تو خون مین غلطان یا امام حسین ع

ہوا بدن سے تیرا سر جدا سنان پہ چڑھا
بدن ہے خاک پہ عریان یا امام حسین ع

یہ کیا غضب ہی کہ پیاسا تجھے شہید کیا
تو کوفیون کا تھا مہمان یا امام حسین ع

بدن پہ باغ سا پھولا ہوا ہی زخمون کا
نبی کے باغ کے ریحان یا امام حسین ع

کٹی رگون سے گلے کے لہو ٹپکتا تھا
دکھائی تو نے عجب شان یا امام حسین ع

نبی کا گھر ہوا برباد قتلگہ آباد	پڑے ہیں خیمہ میں سنسان یا امام حسینؑ
سنان پہ ہے سر عریان کھلے ہوئے گیسو	ہوا سے اڑتے ہیں ہر آن یا امام حسینؑ

رطب چوتھا نخل ماتم کا بیان غصب فدک اور خواب میں دیکھنا موت صالح کا جناب زہرا و جناب رسولخداؐ کو اور محشر میں آنا شہدا کا —

آغاز و شروع مجلس ہے تعزیہ دار آل نبی کے دوستدار و گوش دل فاطمہ زہرا کی مصیبت پر لگاؤ فضائل آل نبی کے سنکر شاد ہو مصیبت و غمیان میں لاکر مشغول نالہ و فریاد ہو فاطمہ زہرا مغمومہ مظلومہ ہو زندان دنیا میں تھیں غم و الم اسیر ہے جور امت سے دلگیر ہے — روایت ہے ام ایمن دایہ جناب رسولخدا سے کہ میں حاضر ہوئی خدمت میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَأَيْتُ عَجَبًا مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ اَبَدًا یعنے پہلے میں نے ادب سے حضرت کو سلام کیا پھر عرض کی اے رسولخدا آج میں نے ایک ماجرا عجیب دیکھا ہے کہ ساری عمر ایسا ماجرا کبھی نظر نہیں آیا فَقَالَ مَا رَأَيْتِ يَا اُمَّ اَيْمَنَ حضرت نے پوچھا اے ام ایمن بیان کر کیا دیکھا تو نے فَقُلْتُ اِنِّیْ قَصَدْتُ مَنْزِلَ سَيِّدَتِیْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ فَرَأَيْتُ الْبَابَ مُغْلَقًا وَ اِذَا بِالرَّحٰی تَطْحَنُ الْبُرَّ وَهِیَ نَائِمَةٌ وَتَدُوْرُ مِنْ غَيْرِ يَدٍ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ابھی میں اپنی صاحبزادی فاطمہ زہرا کے گھر گئی تھی لیکن دروازہ بند پایا دروازے کی شگافوں میں سے جو دیکھا تو بی بی میری جناب سیدہ چکی کے متصل آرام میں تھی اور چکی آپ ہی آپ چلتی تھی وَرَأَيْتُ مَهْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ فَاطِمَةَ يَهْتَزُّ مِنْ غَيْرِ يَدٍ تَهُزُّهُ اور یہ ماجرا دیکھا کہ جھولا حسینؑ کا خود بخود جنبش کر رہا تھا وَرَأَيْتُ كَفًّا يُسَبِّحُ اللّٰهَ تَعَالٰی

[illegible]

قَدْ يَدُوْرُ فِيْ كَفِّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَكَمْ اَرَ شَخْصَهُ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِكَ يَا سَيِّدِیْ
بیچ میں تھا ایک ہاتھ فاطمہ کے ہاتھ کے نزدیک تسبیح لیے ذکر خدا میں مشغول ہے
لیکن اس ہاتھ کے صاحب ہاتھ مجھے نظر نہ آیا یہ حال دیکھ کر مجکو اے رسول خدا
نہایت حیرت ہوئی ہے لونڈی کو بھی اس راز سے آگاہ کیجیے فَقَالَ يَا اُمَّ اَيْمَنَ
اِنْ عَلِمْتِ اَنَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ صَائِمَةٌ وَهِيَ تَعْبَانَةٌ جَائِعَةٌ وَالزَّمَانُ
ضَيِّقٌ فَاَلْقَى اللّٰهُ النُّعَاسَ فَنَامَتْ پیغمبر خدا نے کہا
اے ام ایمن تو آگاہ ہو کہ فاطمہ زہرا آج روزہ دار تھے بھوک اور پیاس کی
شدت سے بیقرار تھے کاروبار گھر کا کرتے تھے خستہ حال ہو گئے جلکی پیستے پیستے
تھک کر نڈھال ہو گئے ہنوز گھر کے شغل بہت باقی تھے کام تمام نہوئے تھے
اور وقت تنگ تھا دن بہت کم باقی رہا تھا حق تعالے نے اوسکے حال پر
رحم کھایا نیند کو اوسپر مسلط فرمایا جلکی کے پاس میرے پیارے سو گئے
سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ لَا يَنَامُ پاک ہے وہ خدا جو کبھی سوتا نہیں خستہ و ماندہ
ہوتا نہیں زندہ قائم ہے بیدار دائم ہے فَوَكَّلَ اللّٰهُ مَلَكًا يَطْحَنُ عَنْهَا
قُوْتَ عِيَالِهَا اللہ تعالے نے جبرئیل روح الامین کو تعین کیا کہ فاطمہ
کے بدلے جلکی پیسی تاکہ قوت اوسکی فرزندوں کا مہیا ہووے وَاَرْسَلَ
اللّٰهُ مَلَكًا اٰخَرَ يَهُزُّ مَهْدَ الْحُسَيْنِ لِئَلَّا يُزْعِجَهَا مِنْ نَوْمِهَا اور اللہ تعالے
نے میکائیل کو مقرر کیا کہ حسین کا گھوارہ ہلاتا رہے ایسا نہو کہ رووے
فاطمہ زہرا کو خواب سے نہ جگا دے روزہ دار تھوڑا آرام پاوے وَوَكَّلَ اللّٰهُ
مَلَكًا اٰخَرَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرِيْبًا مِنْ كَفِّ فَاطِمَةَ لِيَكُوْنَ ثَوَابُ
تَسْبِيْحِ ذٰلِكَ الْمَلَكِ لَهَا اور اسرافیل کو حق تعالے نے مقرر کیا کہ

وہ تسبیح پڑھی فاطمہؑ کے ہاتھ کے پاس اور ثواب تسبیح کا فاطمہ کیواسطے ہو
لان فاطمۃ لم تفتر عن ذکر اللہ عز وجل فاذا نامت جعل اللہ
ثواب تسبیح ذلک الملک لہا علیہا السلام یہ فضل الٰہی اسواسطے شامل حال ہوا
کہ فاطمہ جب تک بیدار رہتی ہی یاد خدا سے غافل نہین ہوتی عبادت سے
نہین تھکتی ہمیشہ تسبیح تہلیل و تکبیر مین مشغول رہتی ہی اسوقت جو سو گئی
اللہ تعالے نے ثواب فرشتے کے تسبیح کا اوسکو عطا کیا ۔ نظم

اے مومنو اس مرسہ و شان کو دیکھو — اس فاطمہؑ پر ظلم کی طغیان کو دیکھو
کیا تھا ہے جس بی بی کی خادم ہون ملک سی — محروم کرین دشمن دین باغ فدک سی
رونے کی بھی مانع تھی انھین باپ کے غم مین — کہتی تھی کہ جائز نہین فریاد حرم مین
دن رات جو روتی ہی پیمبر کا یہ لے نام — ہم سونے نہین پاتے ہین جاتا رہا آرام
حیدر سے کہا منع کرو بنت نبی کو — چپ چین کرے ہمکو نہ راتون کو یہ رووے
ناچار ہوئی فاطمہ اور چھوڑ دیا گھر — رونے کے لئے جا کے رہی شہر کے باہر
جاتی تھے احد کو کبھی با گریہ و زاری — کہ سوئے البقیع آتے تھے وہ درد کے مارے
قبرون مین کبھی روتے تھے کہ بیت حزن مین — تا زیست گرفتار رہے رنج و محن مین
احمد کی جدائی سے دل افگار تھی زہراؑ — امت کے جفا کارون سے بیزار تھی زہراؑ
خاتون قیامت کو ستاتے تھے ستمگار — ماتم زدہ بی بی کو رلاتے تھے ستمگار
محروم کیا ارث سے اور گھر بھی جلایا — محسن کا کیا خون بھی اور در بھی گرایا
چھینا فدک اور ضبط کئے نخل عوالے — افسوس ہی مظلومی بنت شہ عالی
ایک باپ کے غم نے اونہین افسردہ کیا تھا — اور دوسری امت نے دل آزردہ کیا تھا
دھرا یہ یتیمی مین فلک ظلم کا توڑا — میراث بھی ضبطی مین گئی باپ نے تھی جو چھوڑا

قِيلَ لَمَّا بَلَغَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ اِصْرَارَ اَبِي بَكْرٍ عَلَى مَنْعِهَا فَدَكَ وَالْعَوَالِيَ

کتب سِیَر میں مذکور ہوا ہی کہ جسوقت فاطمہ زہرا نے سُنا کہ ابوبکر قحافہ نے فدک اور عوالی کو ضبط کیا ہرچند کہ لوگون نے سفارش کی کہ یہ حق ہے فاطمہ زہرا کا اوس شخص نے قبول نکیا پھر جناب فاطمہؑ نے چاہا کہ حجت تمام کرین اپنا حق بدرجہ اثبات پہونچا لیوین جناب معصومہؑ اوٹھین کئی بیبیان بنی ہاشم کی چند خادمہ مخدومہ دوجہان کے ساتھ رفیق ہوکر جانب مسجد چلین

وَهُوَ فِي مَسْجِدِ اَبِيهَا وَحَوْلَهُ جَمْعٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ

اوسوقت ابوبکر قحافہ مسجد نبیؐ مین بیٹھا تھا پہلو مین اوسکے مشیر وزیر ابن خطاب او سعد ویگر مہاجرین و انصار گرداگرد مجتمع تھے فَاَمَرَتْ اَنْ يُضْرَبَ بَيْنَهَا سِتْرًا جناب سیدہ نے جاتے ہی حکم کیا کہ ایک پردہ بیچ مین اوسکے باندھا جاوے جب پردہ بندھا ایک طرف جناب فاطمہ زہرا اور سب بیبیان بیٹھین دوسری طرف ابوبکر قحافہ اور سب مزور ہی ثُمَّ اَنَّتْ اَنَّةً اَجْهَشَ لَهَا الْقَوْمُ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ ثُمَّ لَهَا ای محبان فاطمہ اوسوقت جو مسجد نبی کو اوس معصومہ نے ویران دیکھا بغیر زینت منبر اور منبر کو وہان بنایا ابوبکر قحافہ کو بدر بدر گواسکے مقام پر بیٹھا دیکھا دل بھر آیا ضبط کا یارا نرہا بیتاب منھ ڈھانپ کر زار زار رونے لگین وامحمداہ واحبیباہ واسیداہ کہکر جان کھونے لگین آہ واویلاہ اس دردسے وہ مخدومہ مغمومہ روئے کہ منافق اور موافق جتنے وہان حاضر تھے متاثر ہوکے نالہ و فریاد کرنے لگے فاطمہؑ کی یتیمی پر رحم کھاتے تھے اور وامحمدا وارسول اللہ کہکر چلاتے تھے غرض جناب معصومہ آپ بھی خوب روئین اور سبکو رولایا

[illegible]

جسوقت رونے سے سب خاموش ہوئے جناب فاطمہ زہرا نے کہا اے
گروہ مسلمانان آیا میرے باپ کی میراث لٹ گئی یا چھن گئی مجھ حقدار کو کیون
حق سے محروم کرتے ہو معمول ہے بیٹی بیٹا کو مان باپ کی میراث ملتی ہی میں نے
تمہاری کیا تقصیر کی کہ حق میرا تلف کرتے ہو آیا مین رسولخدا کی بیٹی نہین
ہون احکام شرع سے منھ پھیرتی ہو دین محمد سے دست بردار ہوتی ہو کفر کے
احکام جاری کرتی ہو فَقَالَ لَهَا مَا اَرَثْتَكِ اَبُوْكِ شَيْئًا وَاِنَّهٗ قَالَ نَحْنُ
مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاۤءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ ابو بکر قحافہ نے غصہ ہو کر
کہا کہ پیغمبر کی میراث کچھ تمھین نہین پہونچتی ہے بدلیل اسکے کہ حدیث مین جناب
رسالت مآب نے یون فرمایا ہی کہ ہم سب جماعت انبیا کے آدم سے خاتم تک
نہ ارث دیتے ہین نہ میراث لیتے ہین ہمارے پاس جو کچھ مال ہے وہ مال
خدا ہے میراث نہین وہ صدقہ ہی بیٹی بیٹا کو اپنا نا روا ہے فَقَالَتْ لَهٗ
هٰذَا اَبْغَا الْفَ اللّٰهِ مَا اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ حَيْثُ يَقُوْلُ جناب فاطمہ نے
کہا اے ابو بکر خدا سے ڈر میرے باپ پر افترا مکر ہر گز یہ حدیث نہین ہے
بلکہ تیرا جھوٹ بنایا ہوا ہی میرے باپ کی جو حدیث ہی مطابق ہی آیات قرآن
سے اور یہ بہتان تیرا مخالف قرآن ہی اللہ تعالے اسکے خلاف قرآن مین فرماتا ہے
پھر یہ آیت جناب معصومہ نے پڑھی يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ یعنی وصیت کرتا ہی تمھین خدا فرزندون مین
تمہاری کہ بیٹے کا حق دو حصہ اور بیٹی کا ایک حصہ دو اسی طریق جناب معصومہ
نے کئی آیات و دلیل بیان کی ابو بکر قحافہ نے نہ مانا آخر جناب سیدہ نے
نا چار ہو کر فرمایا کہ قطع نظر میراث سے فدک جو علاوہ میرے باپ نے مجھے ہبہ کیا ہی

[illegible]

تبصنه مین تیرے ہی ابتدا سے	گر شرم تو روح مصطفیٰ سے
شاہد ہے علی و ام ایمن	آگاه ہین سارے مرد او زن

پھر یہانتک سخنان درشت درمیان مین آئے کہ ابوبکر مخالف نے غصہ ہو کر
کہا کہ اگر تیرے پاس ہبہ کا کوئی شاہد کا لایا گوارا ہووے تو لا آگر میرے آگے
گواہی دے فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَالَ مَنْ شَهِدَ لِعَلِیٍّ
بَیْعَةَ الرِّضْوَانِ یَوْمَ الْغَدِیْرِ فِیْ ذٰلِكَ الْجَمِّ الْغَفِیْرِ حَتّٰی یَشْهَدَ لِفَاطِمَةَ
الْفَدَاکَ وَالْعَوَالِیْ جب ابوبکر نے گواه طلب کیے اوسوقت ایک مرد مومن
مجلس مین سے اوٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابوبکر علیؑ کو نبی نے خم غدیر
مین اپنا وصی کیا ہزارون مسلمان اوسوقت حاضر تھے بیعت رضوان کے
بیشمار گواه تھے سبکے سامنے علیؑ کو نبیؐ نے اپنا جانشین کیا جب تو خلیفہ ہوا
علی کو حق سے محروم کیا ایک نے بھی اون ہزارون مین سے آکر گواہی نہ دی
وصی برحق مصطفیٰؐ کے علی مرتضیٰ ہین جب خلائق کا یہ حال ہووے
تو فاطمہؑ کی ہبہ کی گواہی کا کیا ٹھکانا ہے اس گواہی کا کتمان بہت آسان
ہے لیکن ام ایمن نے گواہی دی پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ
میری حضور فاطمہ کو پیغمبر خدا نے فدک وعوالی ہبہ کیا ہے مین شاہد ہون
ایہا الناس اوسوقت نا انصافون نے جواب دیا کہ انکی شہادت سے دعوی
اثبات نہین ہوتا ہے افسوس صد افسوس علی مرتضی اور حسنینؑ کی گواہی
مقبول نہو فاطمہ زہراؑ ... لنے والے کا دعوی نامسموع کر دیا ام ایمن ہے جنتی
بی بی کی ... افسوس فاطمہ زہرا کے حق پر کسی نے حمایت نکی اور عائشہ
کے ساتھ ناحق علی سے لڑے فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَنْصَرَفَتْ

اوسوقت معصومہ مظلومہ کو غیظ آیا غضبناک ہو کر کچھ نہ بولیں روتی ہوئی اپنے
گھر کیطرف روانہ ہوئیں رطب یا نخوان گریہ و فریاد جناب زہرا
حُکِیَ اَنَّ بَعْضَ الصَّالِحِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رَاٰی فِیْ مَنَامِہٖ کتابہا سے منقول ہے
یہ حکایت جانسوز بیان ہوئی کہ ایک مرد صالح و مومن و عارف نے
ایک رات خواب دردناک دیکھا کَاَنَّ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَآءِ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَآءَ
بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ گویا فاطمہ زہرا میدان کربلا میں بعد شہادت
حسین کے سر برہنہ پا برہنہ ماتم زدہ چاک گریبان مو پریشان بیکس
اور اشک آنسو بہاتی فریاد کرتی آتی تھی وَہِیَ مَعَ جُمْلَۃٍ مِّنْ نِّسَآءِ
الْجَنَّۃِ تَنْدُبُ الْحُسَیْنَ یعنی فاطمۃ الزہرا میدان کربلا میں
حسین کے مع ایک غول حوریان جنت نوحہ و ماتم حسین کرتی تھیں
[illegible] واماماکی فریاد بلند ہے قتلگاہ [illegible]
ہے اور فاطمہ زہرا زار زار روتی ہیں —

کوئی پکارتی تھی اے رسول کے پیارے — [illegible]
کوئی پکارے تجھے اے بتول کے جانی — [illegible]
تیری شہادت پہ کیسے قربان یا امام حسین — [illegible] یا امام حسین
تیری قضا پہ چلا خنجر جفا شبیر — تیرے عدو ہوئی امت کی بد قضا شبیر
تیرے لہو سے بھری سر کے بال زہرا کے — کٹے ہیں تیغ و تیر سے نہال زہرا کے
ستمگروں نے عجب رن میں قتل عام کیا — علی و فاطمہ کا گھر تمام کیا
ہزار حیف تیری بیکسی یا امام ہدیٰ — ہزار حیف تیری پیاس سید الشہدا

[illegible] یا رسول اللہ آپ یاد فرمائیں [illegible] الٰہی امتک

مَا فَعَلُوْا بِوَلَدِی الْحُسَیْنِ حَتّٰی قَتَلُوْهُ اور حوریون کے
بیچ مین جناب فاطمه باحال زار دیده اشکبار فریاد و نوحه کرکے لغری مارتی ہی
تلملاتی ہے درد سے بیقرار ہو کر پکارتی ہو اے میرے بابا رسول الله امت کے
ظلم و ستم نہین دیکھتی میرے پیارے نور عین بڑی دکھون کے پالے حسین سے
کیا سلوک کیا پردیس مین بیکس کو مار لیا میرے بچے کو لہو مین ڈبو دیا
بیگناه ذبح کر ڈالا وَمِنَ الْمَآءِ مَنَعُوْهُ وَلِلثَّنَایَا وَالْغُصَصِ جَرَّعُوْهُ
وَبِالسُّیُوْفِ قَطَعُوْهُ وَعَلٰی وَجْهِهٖ قَلَبُوْهُ وَمِنَ الْقَفَا ذَبَحُوْهُ
یا رسول الله میرے حسین کو پانی کے لیے ترسایا ایک قطره مرتے دم نه پلایا سوکھے گلے پر
خنجر چلایا غم و غصه کهلایا خون جگر پلایا نازنین بدن مارے تلوارون کے
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا خاک و خون مین بھر ڈالا آه واویلا میری نازون کا پالا تیر زن
پر منھه کے بل پڑا ہی پشت گردن پر خنجر چلایا ہی بڑی سختی سے گلا کاٹا ہی سر
نیزه پر چڑھایا ہے لاشه جلتی ریتی پر پڑا ہے نه دفن کیا ہو نه کفن دیا ہی جامه
کہنه بھی بدن سے اوتار لیا نه قبر کسی نے بنائی ظالمون نے اپنے مردے گاڑے
میرے حسین کی لاش نه اوٹھائی واویلا یا رسول الله تمهاری امت نے
کیسی برائی کی وا مصیبتاه یا ابتاه تمهارے کلمه گویون نے بیحیائی کی اور ایسی
فعل بولد احد من الانبیا کما فعل بولدی یا رسول الله تم انصاف کرو بھلا کسی
نبی کی امت نے اوسکے فرزند کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہی جیسا تمهاری امت
نے میرے بچون کے حق مین ستم کیا میرے دل کو رنج دیا ہی فوا حر قلباه کا
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَنَا اِلَّا لِلْبَلَاءِ وَالْاِبْتِلَاءِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ
آه واویلا یا رسول الله میرا دل جلتا ہی آگ کا شعله منھه سے باہر نکلتا ہے

فضیلت حضرت [illegible]

حسینؑ کی مصیبت مین کلیجہ جل رہا ہے دست تاسف ملنے کے واسطے پیدا
ہوئے تھے ہمیشہ بلا مین مبتلا رہے گرفتار جور و جفا رہی ایک دن چین نہ پایا
دکھ کے سوا کچھ کبھی نظر نہ آیا یَا اَبَتَاہُ قَتَلُوْا بَعْلِیْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اے بابا جان پہلے بیگناہ بے تقصیر میرے شوہر علی مرتضےٰ کو مسجد کے اندر
مار لیا بچون کو یتیم و بے پدر کیا وَاَدَارُ الْحَطَبَ حَوْلَ بَیْتِیْ وَاَضْرَمَتِ النَّارَ
میرے گھر کے گرد ظالمون نے لکڑیونکا انبار لگایا کچھ ادب خاندان نبوت
کا نکیا میرے دروازے مین گھر کی آگ لگائی دشمن مستعد تھے کہ مجکو میرے
شوہر و فرزندون کو جلاوین وَفَتَحُوْا بَابَ دَارِیْ عَلَیَّ کُرْھًا وَقُتِلَ وَلَدِیْ
الْمُحْسِنُ سِقْطًا ظالم مجھ سے ترش ہوکر سخت ہوئے کیواڑ کا پٹ مجھپر مارا اوسکی
ضربت سے محسن میرا شہید ہوا وَاَنْتَ تَعْلَمُ مَا صَنَعُوْا بِیْ کَسَرَ اللَّعِیْنُ
ضِلْعِیْ حَتّٰی صَارَتْ بِاَسْفِیْ مَقْرُوْحَۃً عَلَیْکَ وَعَلَی الْمُحْسِنِ وَعَلٰی وَلَدِیَ
الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رسول اللہ تمکو سب معلوم ہی جو کچھ مجھپر ظلم
وستم ہوئے ہین ایک شقی نے میرے استخوان پہلو کے توڑے تازیانہ لگایا
اوسی کے دکھ سے وفات پائی تمھارے ماتم و غم مین دل میرا زخمدار تھا
محسن کے مرنے سے کلیجہ فگار تھا حسنینؑ کے فراق سے دل میرا بیقرار تھا
انکی یتیمی انکا بے مادر ہونا ناگوار تھا اس حالت مین دنیا سے اوٹھے
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ وَاَعْظَمُ مِنْ ھٰذَا اَنَّھُمْ مَنَعُوْنِیْ بِالْبُکَاءِ فِی الْمَدِیْنَۃِ
پھر فاطمہؑ نے فریاد کی یا رسول اللہ اے میرے بابا رحمت اللہ ان سب مصیبتون
سے عظیم تر یہ مصیبت کہ رونے سے ذرا دل کی آگ کم ہوتی ہے تو ظالم رونے دیتے
و مجھ منع کرنے آتے تھے کج خلق ہو ہو کر شکوہ کرتے تھے کہ فاطمہ کے رونے سے

ہم بیچین و بیقرار ہوے مدینہ مین رہنے سے میرے بیزار ہوے کہ دن رات
رو رو کر چلاتی تھی ہمکو نیند نہین آتی ہی ہم نوحہ وزاری سے فاطمہ کی ایذا
پاتے ہین اس شہر کو چھوڑکر نکل جاتے ہین عذاب مین گرفتار ہین ہم
رنج و محن مین لیل و نہار ہین قالوا آذیتنا بکثرۃ بکائک
میرے منھ پر کہتے تھے کہ تو نے ہمکو بہت ستایا رو رو کر اے فاطمہ زہرا
کثرت سے نوحہ وزاری کی تو نے عالم کو ہلاک کیا تیری آواز ہمکو خوش
نہین آتی ہی حتّٰی انا ذکرتک واشتقت الیک اللّٰہ علیک صرت
اخرج الی وراء قبور الشہداء فاقضی شانی من البکاء حتی لحقنی
اللّٰہ بک فی المدۃ القلیلۃ یہانتک نالش و شکایت کی
مین ناچار ہوئی شرمندہ و شرمسار ہوئی جب تمھارا جمال مجکو یاد آتا تھا
کلیجہ آتش فراق سے جوش کہاتا تھا فریاد نکرسکتے تھے اور درد دل کہ
نہ سکتے تھے ناچار ہوکر مدینہ سے باہر نکل جاتے تھے احد مین جاکر ہا
بابا ہاے سید کہکر چلاتی تھے شہیدون کی قبرون کے پیچھے بیٹھ کر منھ
ڈھانپتے تھے وہان بھی ظالمون کے ڈر سے حمزہ کی قبر سے لپٹ کر فریاد
کرتے تھے کبھی قبرستان بقیع کے نوحہ و بین کرتے تھے اے بابا میرے جس
درخت کے سایہ کے نیچے مین بیٹھ کر روتے تھے اوس درخت کو کاٹ ڈالا آخر
علی مرتضی نے میرے واسطے بقیع مین بیت الحزن بنایا اوس گھر مین مجھ
سوگوار کو بٹھایا اللہ تعالے نے مدت قلیل مین جلد تمسے ملایا ظالمون کے گلہ
شکوے سے چھڑایا بہتر روز مین نے تمھارے بعد دنیا مین زندگانی کے
اس مدت قلیل مین ظالمون نے یہ ستم رانی کی ایک دن بھی خوشی سے نگذرا

فَعِنْدَ ذٰلِکَ دَفَعَ الرَّسُوْلُ رِدَآءَہٗ وَقَالَ وَا کَرْبَاہُ لِکَرْبِکِ یَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ جب رسولخدا نے جناب فاطمہ زہرا کی فریاد وزاری گوش کی فرمایا حیف ہے امت نے میرے نیکی فراموش کی ردائے مبارک دوش سے اوتاری خاک پر دے ماری فرمایا واکرباہ تو عجب مصیبت مین گرفتار ہوئے اے فاطمہ زہرا تو ظالمون کے ہاتھون سے ناچار ہوئی وائے میرے لخت جگر وائے میرے باغ کے ثمر وائے میری ستم رسیدہ زہرا وائے میری محنت کشیدہ زہرا وائے میری مظلومہ فاطمہ زہرا وائے مغمومہ فاطمہ وائے میری یتیم دختر وائے میری ممنوعہ و محرومہ وائے میری طاہرہ معصومہ

نظم

یتیمی پر تیرے بابا فدا ہو
تیرے اس صبر پر راضی خدا ہو
ستم تو نے سہے امت کی زہرا
فدا بابا تیری ہمت کی زہرا
ہزار افسوس تیرا گھر جلایا
اونھین کچھ خوف احمد کا نہ آیا
میرے محسن کے مین قربان بی بی
ہوئی بے چین میری جان بی بی
میری دکھیا میری مغموم بیٹے
میری بیکس میری مظلوم بیٹی
ستم ہے تجھ سے بیکس کو ستایا
ہزار افسوس روتے کو رولایا
میری امت نے تجھ پر یہ جفا کی
مگر تو نے نہ اونکو بد دعا کی
خدا اس صبر کی تجھکو جزا دے
لعینون کو برائی کی سزا دے

اے محبان فاطمہ اوسوقت جناب رسولخدا کا عجب حال تھا دلپر عجب طرح کا حزن و ملال تھا بیتاب ہوکر نعرے مارتے تھے سیمان کربلا تک رو رو پکارتے تھے کہ وائے حمزۂ عم نامدار کہان ہو وائے ای علی مرتضی

شیر خدا کہاں ہو وائے اے حسنؑ نور دیدہ میرے تمنے زہر کا جام پی لیا وائے حسین میرے حلق بریدہ تمکو پیاسا کربلا مین شہید کیا قُتِلَ وَكَدَى الْحُسَيْنُ بِالْغَاضِرِيَّاتِ وَلَمْ تَحْضُرْهُ لُيُوثُ الْغَزَوَاتِ وَلَا عَلِيٌّ كَاشِفُ الْكُرُبَاتِ وائے دریغا مارا گیا میرا نور عین بھوکھا پیاسا ذبح ہوا امام حسینؑ صحرائے کربلا مین بیکس شہید ہوا وا حسرتاہ تم غزوات کی شیرون مین سے کوئی کمک کو حسینؑ کے حاضر نہوا افسوس ہم بہادرون مین سے کوئی حسینؑ کی مدد کو نہ پہونچا اور کوئی بیکسی مین اوسکا یار و ناصر نہوا واویلا علی مرتضی مشکل کشائی کو نہ آئے وائے میرے حسینؑ نے تنہا میدان مین کلیجہ پر تیر کھائے وادریغا واویلا دلدل کے ہمہمہ کی صدا نیناضریات مین نہ آئی میرے نواسہ پر تیرون کا مینہ برستا رہا میرا پیارا جریحۂ آپ کو تر ستا رہا خنجر گلے پر چلتا رہا گلے کا چھری پر ملتا رہا فَكَمْ مِنْ دَمٍ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَسْفُوكٌ وَسِتْرٍ عَنْ حُرْمَةِ الْإِسْلَامِ مَهْتُوكٌ آہ آہ عاشورے کے دن کتنے خون بہے کیسے کیسے خدا پرست مو گئے کیا عابد و زاہد دلاور بہادر دو پہر مین کٹ گئے کیا کیا جوان سرو قد گلعذار تیغ آبدار سے چھٹ گئی آہ کیسے کیسی اسلام کی خواری و ہتک حرمت ہوئی وَكَمْ مِنْ شَيْبَةٍ بِالدِّمَاءِ مَخْضُوبَةٍ وَكَرِيمَةٍ مِنَ النِّسَاءِ مَسْلُوبَةٍ وامصیبتاہ کیا ستم ہوئے آہ واویلا کتنی ریشہاے سفید کربلا مین لہو سے خضاب ہوئین کتنے عزت دار بیبیون کی چادرین چھین گئین ذلیل و خوار ہوئین فاطمہ زہرا کی بیٹیان لٹ گئین پوتیان سر برہنہ تھین علی کی بیٹیان بے نقاب تھین مسلم کی

بی بی درد فراق مین اپنے بچون کے ... مسلم کے محمد ابرہیم اور بیبیان ننھے ننھے
بچے گود مین لئے ننگے پانون خیمہ سے باہر نکل آئی تھین اور سکینہ کے رخسار پر
طمانچے مارے بالیان چھین لین زلفین چہرے پر بکھر گئین تھین کوئی یتیم
کی ... لی ند و تیا تھا [illegible] الاعداء [illegible]
وعرنا بالاسیاط ملوثین ... بالیان سیری فاطمہ کی
ان مین سے دشمنون کے بلوے مین ... [illegible]
کانپ کر غش ہو ہو جاتی تھین ... سکینہ ... کبھی ...
تھی پھوپھی کی گود مین منھ ڈھانپ کر چھپ جاتی تھی اور بیری حسرت
غم کی آگ مین شمع کے مانند جلتی تھی خیمون مین سے باہر بلوے مین سر
برہنہ نکلتی تھی آگ کی گرمی سے غش آتے تھے دھوپ کی حرارت سے پسینہ
مین ڈوبے جاتے تھے شامین بھڑک رہی تھین چھوٹے چھوٹے بچے
پیاس کے مارے پھڑکتے تھے آگ کے شعلے دیکھ دیکھ کر ننھے ننھے کلیجے دھڑکتے
تھے ننگے پانون جب زمین پر پڑتے تھے نازک تلوے ریت مین جلتے تھے
جب معصوم یا رسول اللہ پکارتے تھے ظالم ننگی تلوارون سے ڈراتے
مارے ڈر کے چپ ہو جاتے تھے کیا ستم اوٹھاتے تھے وَقَدْ قُتِلُوا صِغَارُهُمْ
وَكِبَارُهُمْ آہ مارے گئے بڑے بڑے جوان اونکے اور قتل ہوئے
چھوٹے چھوٹے بچے نادان اونکے فَذُبِحُوا رُضَّعُهُمْ وَفُطِمُهُمْ ...
ہوئے دودھ پیتے معصوم بے زبان زخمی ہوکر سوکھے دودھ سے چھوٹے
طفل بستہ دہان یعنی علی اصغر شیرخوار کو تیر مارا عبداللہ بن حسن کے ہاتھ
کٹے بدن سے سر اوتارا قاسم بھی کمسن تھے اونکا لاشہ گھوڑون سے روندا

خاک و خون مین تن نازنین کو خاک و خون مین سونداوا سَتَبَاحُوا دَمَنَا
وَحَرِیْمَہُمْ آہ واویلا اونکی حرم واجب التعظیم کو لوٹ لیا پردہ نشینون کو
اونٹ پر سر برہنہ سوار کیا سوگوارون کو شہر بشہر پھرایا کھانے پینے کو
ترسایا رسیون سے ہاتھ باندھے ذلیل و خوار کیا مجکو رولایا سوگوار کیا
فاطمہ کی روح کو بیقرار کیا ہماری دوستی و حوض کوثر سے انکار کیا دین کو
کھو دیا اسلام کا نام ڈبو یا کَیْفَ اُنْظُرُ اِلَیْہِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا اَھْلَ الْمَوْقِفِ غُضُّوْا
اَبْصَارَکُمْ یَجُوْزُ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَآءُ بِنْتُ الْمُخْتَارِ ای ہمزاد علی و ابوطالب
تم سب کیونکر دیکھو گے مہربانی کی نگاہ سے اون ظالمون کو جسوقت کہ ندا کرینگے
فرشتے سب کو قیامت کے روز اے اہل محشر آنکھین بند کرو کہ فاطمہ زہرا
خیر النسا بنت احمد مختار کی سواری گذرتی ہے فَتَاْتِیْ وَثِیَابُہَا بِدَمِ الْحُسَیْنِ
مَصْبُوْغَۃٌ پس اسوقت جناب فاطمہ داد و خواہ عرش کے نیچے سر برہنہ
آکر کھڑے ہوگی اور اوسکی ساری پوشاک حسینؑ کے خون سے رنگین ہوگی
وَمَعَہَا قَمِیْصُ اَخِیْہَا مُتَلَطِّخٌ بِالسَّمِّ اوسدم فاطمہؑ کے ایک ہاتھ مین کہنہ
جامہ لہو مین ڈوبا حسینؑ کا ہوگا اور دوسرے ہاتھ مین سبز کرتا زہر مین
آلودہ جگر کے ٹکڑے اوسمین لپٹے ہوے لہو کلیجہ کا بھرا ہوا دوسرے نورعین کا
ہوگا فَتُنَادِیْ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَیْنَ مَسْمُوْمِیْ وَاَیْنَ مَذْبُوْحِیْ پس آواز بلند
پکاریگی امت محمد کہان ہی میرا حسنؑ زہر کا پینے والا مسموم اور کدھر ہے میرا
حسینؑ ذبح ہونے والا پیاسا گلا کٹانے والا مقتول مظلوم تمھارے پاس
دونون میرے فرزند پیمبر نے امت کو سونپے تھے لاؤ میری امانت مجکو دو
[illegible]

امانت [illegible]
بھیجی ہے [illegible] اولاد
[illegible]
[illegible]
ھل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میری راحت جان سے اور کیا سلوک کیا میرے بوڑھوں ریش سفیدوں سے
اور بچے نادانوں سے وَمَا فَعَلْتُمْ بِبَنَاتِيْ وَاَطْفَالِيْ وَمَا فَعَلْتُمْ
بِاَهْلِ بَيْتِيْ وَعِيَالِيْ مین تمھارے پاس اپنی بیٹیان اور بچے چھوڑ کر موئے
تھے تمنے اونسے کیا سلوک کیا میرے عیال و اطفال تمھارے سپرد تھے کیا
مراعات اور محبت اظہار کی یہ فریاد فاطمہ سنکر دشمنان آل محمد شرمندہ و پشیمان
رہجائینگے کچھ بات منھ سے نہ نکلیگی گردنین جھکا لینگے ثُمَّ تَصْرُخُ صَرْخَةً
عَالِيَةً وَتَقُوْلُ يَا عَدْلُ يَا حَلِيْمُ اُحْكُمْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِيْ جناب فاطمہ اپنے
سوال کا جواب نپائینگی روکر چلائینگی بیقرار ہوکر چیخ مارینگی اپنے اللہ کو روکر
پکارینگی کہ اے عادل اے حکیم منصف عظیم میرا انصاف کر میرے بیٹے کے
قاتل مین اور مجھمین حکم کہ تو احکم الحاکمین ہے فَيُقَالُ لَهَا يَا بِنْتَ نَبِيِّنَا اُدْخُلِي
الْجَنَّةَ پس ملایک پکارینگے اے مخدومہ بہشت مین داخل ہو تا تیرا
دل غمدیدہ کو خرمی حاصل ہو فَيَقُوْلُ لَا اَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتّٰى اَعْلَمَ مَا صُنِعَ
بِوَلَدِيْ الْحُسَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ فاطمہ پکاریگی لا واللہ مین جنت مین ہرگز
نجاؤنگی رو رو کر عرش کا پایہ ہلاؤنگی جبتک کہ معلوم کرونگی میرے حسین پر
کیا ستم گذرے میرے بعد میرے پیارے پر کیا دکھ پڑے پہلے میرے مظلوم کو
لاؤ مجھے کربلا کا ماجرا دکھاؤ فَيُقَالُ لَهَا اُنْظُرِيْ بَيْنَ اَهْلِ الْقِيٰمَةِ
آواز آویگی اے فاطمہ اہل محشر کی طرف غور سے دیکھو تیرا حسین میدان
مین حاضر ہے فَتَنْظُرُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَتَرَى الْحُسَيْنَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِلَا رَاسٍ
یہ ندا سنکر جناب فاطمہ راست و چپ مڑ مڑ کے نگاہ کریگی ناگاہ حسین اوسی

کھڑا ہوگا کٹی رگون سے گردن کے خون اوگلتا ہوگا چھاتی کے زخمون سے لہو
جوش کھاکھاکر نکلتا ہوگا سینہ سے ناف تلک نیزون کے گھاو ہونگے تیرون
کے جابجا سوراخ ہونگے تیغون سے جسم نازنین ٹکڑے ٹکڑے ہوگا حسین کے
پیچھے ایک جوان سرو قامت سر بریدہ کھڑا ہوگا نشان سبز ڈوبا لہو مین
بر گرا ہوگا دونون ہاتھ شانون سے جدا ہونگے دانتون سے مشکیزہ پکڑا
ہوگا اوسکے پیچھے ایک کم سن جوان خون مین ڈوبے سر کٹے ہوے صف باندھے
کھڑے ہونگے اونکے پیچھے ایک نوجوان بیمار ناتوان برہنہ تن وبدن ضعیف
طوق زنجیر گلے مین پہنے پانون بیڑیون سے جکڑے ہوے بازو رسی سے
بندھے ہوے اونٹون کی مہار پکڑے ہوے کھڑا ہوگا اوسکے پیچھے اونٹون کی قطار
ہوگی ہر ایک شتر برہنہ پر دو دو بیبیان سر ننگے منھ کھلے ہوے سوار ہونگی
کسی پہ زینب وکلثوم کسی پر فاطمہ کبرا وسکینہ معصوم کسی پر زوجہ مسلم کسی پہ
زوجہ عباس ستم رسیدہ کسی پر مادر قاسم وشہر بانو غمدیدہ شہر بانو کی گود مین
ایک ننھا بچہ لہو مین ڈوبا ہوا ہوگا اوسکی گردن مین تیر پھنسا ہوگا مادر قاسم
کی آغوش مین ایک لڑکا ہوگا کہ دونون باہین اوسکی بریدہ ہونگی سر
بدن سے جدا ہوگا لہو مچھون سے بہتا ہوگا آہ واویلا یہ ماجرا دیکھ کر فاطمہ بلبلانے
لگے گی رو رو کے چلانے لگے گی فَتَصْرَخُ صَرْخَةً عَالِيَةً وَتَصْرَخُ الْمَلَائِكَةُ
مَعَهُمَا یس فاطمہ بیقرار ہوکر دوبارا ایک چیخ مارےگی فرشتے بھی اوسکے ساتھ نعرے
مار مار کر رو وینگے ولے واے میرے فرزند حسین ؑ ای میرے لاڈلے نور عین ؑ ای
میرے جگر کے ٹکڑے مظلوم وای اے میرے ستم دیدہ باغ دل کے میوے معصوم
وای اے میرے سر بریدہ شبیر ؑ وای ای میرے آفت رسیدہ شبیر ؑ وای ای میرے

[illegible]

نازپروردہ حسین وائے ای میرے غنچۂ پژمردہ حسین وائے ای میرے شہید غریب وائے اے میرے سید و تخت نصیب خدا کے حبیب

نظم

سر کیوں نہیں تن پر ترے مظلوم حسینا — قربان ہو مادر میری مظلوم حسینا
میں چومتی رخسار مجھے کیوں نہ دکھایا — وہ روئے منور میرے مظلوم حسینا
بے سر نظر آئے مجھے میدان میں ہر بار — اے کشتۂ خنجر میرے مظلوم حسینا
شہ رگ سے ابلتا ہے پڑا خون تمہارا — پوشاک ہوئی تر میرے مظلوم حسینا
سوفار تو ہیں سینہ پر اور تیر ہیں پار — ہیں پیٹھ کے باہر میرے مظلوم حسینا
جس سر کی لیا کرتے تھے رو رو کے بلائیں — کاٹا گیا وہ سر میرے مظلوم حسینا
کس ظلم سے مارے گئے بیجان ہوئے تم — اے جان پیمبر میرے مظلوم حسینا
پانی بھی دم ذبح پلایا نہ تمھیں آہ — اے مالک کوثر میرے مظلوم حسینا
سینے پہ ہیں چلا حلق پہ جلاد کا خنجر — اے وارث حیدر میرے مظلوم حسینا
بچے کے پلانے کے لیے بھی نہ ہوا ہائے — اک قطرہ میسر میرے مظلوم حسینا
خیمہ میں تڑپتے رہے بے آب سکینہ — وہ ننھی سی دختر میرے مظلوم حسینا
پھر ظالموں نے مارے یتیمی میں طمانچے — اور چھین گئے گوہر میرے مظلوم حسینا
قاسم کو ترے سامنے میدان میں کیا ہجر — مارا گیا اکبر میرے مظلوم حسینا
گردن میں لگا تیر سوئے خلد سدھارا — پیاسا علی اصغر میرے مظلوم حسینا
ہاتھوں کو کٹائے ہوئے ہے ساتھ تمھارے — عباس دلاور میرے مظلوم حسینا
بے اہل حرم اونٹوں پہ سوار کھڑے ہیں — بے مقنع و چادر میرے مظلوم حسینا
وہ زینب مغموم وہ کلثوم ہیں روتی — وہ بانوی مضطر میرے مظلوم حسینا
بیٹھے ہوئے وہ بیڑیاں بیمار گھرا ہے — کیا جسم ہے لاغر میرے مظلوم حسینا

وَاحَرَّ قَلْبَاهُ عَلٰى تِلْكَ الْاَجْسَادِ الْعَارِيَةِ واویلا کلیجہ جلتا ہے یہ عُریان بدن دیکھ دیکھ کر بیبیون کے سر کھلے ہین چہرے بے نقاب ہین شہیدون کے تن پر لباس نہین غارت گر لوٹ کر لیگئے برہنہ بدن فرزندان نبی ہین وَاوَيْلَاهُ عَلٰى تِلْكَ الْجُسُومِ الْمُرَمَّلَةِ واویلا کیسے بدن نازنین خاک و خون مین آلودہ زخمون سے چور چور ہین وَالَهْفَاهُ عَلٰى تِلْكَ الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَةِ او دردا کیسے یہ اعضا پارہ پارہ خون مین آغشتہ میری گود سے دور ہین قَالَ فَلَمْ تَبْقَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْقِفِ اِلَّا وَبَكَا لِبُكَائِهِمَا پھر جناب رسولخدا نے فرمایا کہ جب فاطمہ یہ بیان کرکے چلاوینگی محشر مین قیامت آویگی کوئی آنکھ ایسی نہوگی جو اشکبار نہوگی کوئی دل ایسا نہوگا جو گداز و بیقرار ہووے سب فاطمہ کا نوحہ سنکر زار زار روکر چلاوینگے سب سینہ پیٹین گے سر ٹکراوینگی فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَمْثُلُ اللّٰهُ الْحُسَيْنَ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَيُخَاصِمُ ظَالِمِيْهِ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِقَتْلِ اَعْدَائِهِ اوسوقت اللہ تعالی اپنی قدرت کاملہ سے حسین کو مع رفیقان و عزیزان پھر صورت اصلی پر دکھائیگا صحیح و سالم ہتھیار باندھے ہوے گھوڑے پر سوار میدان محشر میں لادیگا دشمن بھی مثل سابق صف آرا ہونگے بحکم خدا حضرت اپنے دشمنون پر فتح پاوینگے عمر و شمر ملعون سب مارے جاوینگے وَكَذٰلِكَ عَلٰى الْحُسَيْنِ وَذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ اور اسیطرح جناب امیر علیہ السلام اپنے مخالفون سے جدال کرینگے پھر حضرت امام حسن اپنے دشمنون سے قتال کرینگے معاویہ ملعون شکست پاویگا پھر مارا جاویگا اسیطرح سب ائمہ معصومین اپنے قاتلون سے عرصۂ محشر مین جنگ کرینگے کافر نامراد ہونگے مومن شاد ہونگے

ثُمَّ یَاْمُرُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نَارًا اِسْمُہَا ھَبْہَبْ بعد ازان حکم خدا ہوگا کہ
ایک آگ کو نام اوسکا ہبہب ہی فَقَدْ اُوْقِدَ عَلَیْہَا اَلْفَ عَامٍ جسنے
اَسْوَدَّتْ ظُلْمَتُہٗ وہ آگ ایک ہزار برس بھڑکائی ہے دھونکتے دھونکتے
سُرخ ہوکر سیاہ ہوگئی ہے روشنی کا نام اوسمین باقی نہین رہا
فَیَلْقَمُہُمْ عَنْ اَوَّلِہِمْ اِلیٰ اٰخِرِہِمْ اوس آگ ہبہب کا شعلہ بلند
ہوکر آویگا اور لاشے ملعونون کے نگل جاویگا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ

رطب چھٹا نخل ماتم کا بیان فضیلت جناب امیر علیہ السلام اور جناب
رسولخدا کا مہمان ہونا گھر مین جناب سیدہ کے اور رطب بہشت کی آنا کہ لیے
پنجتن پاک نے نوش فرمائے اور شہادت جناب امیر علیہ السلام کی

آغاز شروع مجلس ہے شیعیان علی ابن ابیطالبؑ ای محبان
اسد اللہ الغالب تمھارا مولا مقبول رب جلیل ہے فخر ابراہیم و اسمعیلؑ ہے
فضائل جناب رسالت مآب کے بیان کرنے امر محال ہے علی صاحب فضل و مجد
و کمال ہے علی کی رتبے نبی جانتے تھے خاتم الاولیا کو خاتم الانبیا پہچانتے تھے
روایت ہی ابن عباس سے کہ جناب رسولخدا نے جناب امیرؑ کی شان مین
فرمایا لَوْ اَنَّ الرِّیَاضَ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرَ مِدَادٌ وَالْجِنَّ حُسَّابٌ وَالْاِنْسُ
کُتَّابٌ مَا اَحْصَوْا مِنْ فَضَائِلِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَضِیْلَۃً وَاحِدَۃً
اگر سارے باغون کے درختون کے قلم بناوین اور دریا محیط کو سیاہی کے بدلے
مصرف مین لاوین اور سب جن جمع ہوکر حساب کرین اور سب بنی آدم کتابت میں
شتاب کرین ہرگز نہ لکھ سکینگے فضیلت مین سے علی مرتضیٰ کے ایک بھی فضیلت
ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا دیکھا مین نے ابوذر کو پردے سے کعبہ کے لپٹا ہوا

پکارتا تھا کہ ایہا الناس جو مجھے پہچانتا ہی جانتا ہی اور جو نہین پہچانتا اوسکو معلوم ہو کہ مین ابوذر غفاری نبی کا صحابی و خادم ہون قال لو صمتم حتی تکونوا کالاوتار و صلیتم حتی تکونوا کالحنایا ما نفعکم حتی تحبوا علیا پھر کہا اگر روزے رکھتے رکھتے تار سے دبلے ہو جاؤ گے سو کھکر اور نماز در رکوع و سجود کرتے کرتے پیرون کیطرح دوہرے خمدار ہو جاؤ گے اس روزہ نماز کا نفع نہ ملیگا جبتک علی مرتضی کی محبت نہو گی شرط صحت عبادت محبت شاہ ولایت ہی

علی کی دوستی ہے جزو ایمان	جسے اُلفت نہین ہے نا مسلمان
ہو شرط صحت طاعت یہ اُلفت	نہو الفت تو پھر طاعت ہی کلفت
وہ مومن ہی جسے ہی حُب حیدر	جسے الفت نہین سگ سی ہے بدتر
علی مرتضی سے جو ہے بیزار	یقین جانو کہ اوسکی مان ہی بدکار

روایت کی ہے جماعت اصحاب نے کہ ایک دن جناب رسولخداؐ جناب فاطمہؑ کے گھر رونق افزا ہوے فقال یا فاطمۃ ان اباک ضیفک اور فرمایا کہ اے فاطمہ آج مین تیرا مہمان ہون میری ضیافت کر فقالت یا ابت ان الحسن والحسین یطالبانی بشیء من الزاد فلم اجد لهما شیئا یقتاتان بہ جناب فاطمہؑ نے عرض کی ہے باباجان آج میرے گھر مین کچھ حاضر نہین حتی حسنینؑ مجھسے غذا مانگتے تھے کہ اپنے ساتھ لیکر باہر کھیلنے جاوین مین نے بہت ڈھونڈھا تلاش کی کچھ ہاتھ نہ آیا کہ اونکو کھلا دیا ساتھ کر دیتے آخر بھوکے ہی بیٹھے رہے باہر نہین نکلے ثم ان النبی دخل وجلس مع علی و فاطمۃ والحسن والحسین باوجود معروض کے جناب رسولخدا داخل ہوے علی و فاطمہ و حسنینؑ کے ساتھ بیٹھے فاطمہ و متحیر ہو گئی

کَیْفَ یَصْنَعُ فاطمہ زہرا اوسوقت حیران و شرمندہ بیٹھین تھین کچھ دہیان
مین نہ آتا تھا سوچتی تھین کہ کیا تدبیر کرون کہان سے لاؤن پیغمبر کو کھلاؤن ثُمَّ
اَنَّ النَّبِیَّ نَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ وَاِذَا بِجَبْرَئِیْلَ قَدْ نَزَلَ بعد تہوڑی دیر کے
جناب رسول خدا نے سر اوٹھا کر آسمان کیطرف دیکھا ناگاہ جبرئیل نازل ہوے قَ
قَالَ یَا مُحَمَّدُ اَلْعَلِیُّ الْاَعْلٰی یُقْرِءُکَ السَّلَامُ وَیَخُصُّکَ بِالتَّحِیَّۃِ وَالْاِکْرَا
اور کہا کہ یا محمد خدے بزرگ و برتر تمکو سلام کہتا ہے اور تحیۃ واکرام کا مخصوص کیا ہے
وَیَقُوْلُ تَعَالٰی لَکَ قُلْ لِعَلِیٍّ وَیَا فَاطِمَۃُ وَیَا حَسَنُ وَیَا حُسَیْنُ اِنَّ رَبَّ الْعِزَّۃِ
عَلِمَ اَنَّکُمْ جِیَاعٌ فَاَیَّ شَیْءٍ تَشْتَہُوْنَ مِنْ فَوَاکِہِ الْجَنَّۃِ اور فرمایا کہ یا محمد
کہو علی و فاطمہ اور حسن و حسین سے کہ خدا نے جانا کہ تم بہوکے ہو پس کون میوہ
چاہتے ہو میوہ ہاے بہشت سے جناب امام حسین ازبسکہ کم سن تھے کہنے لگے
ای بابا امیر المومنین اگر آپکا حکم ہو اے اماجان اگر تم اجازت دو اے بہائی اگر
تم خوش کرو تو مین تمہارے واسطے جو میوہ بہشت کا مجھے مرغوب ہو اللہ تعالے سے
طلب کرون فَقَالُوْا جَمِیْعًا قُلْ یَا حُسَیْنُ مَا شِئْتَ فَقَدْ رَضِیْنَا بِمَا
تَخْتَارُہٗ سب نے خوشی سے کہا اے حسین مانگ جو تیرا جی چاہے تو ہمارا وکیل ہے
سب راضی ہین جو تو طلب کریگا ہم بہی اوسکے طالب ہین فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قُلْ لِجَبْرَئِیْلَ اَنَّا نَشْتَہِیْ رُطَبًا جَنِیًّا مِنْ غَیْرِ اَوَانِہٖ
اوسوقت حسین بولے اے نانا جان جبرئیل سے کہو کہ ہم بے رُت کا میوہ کہجور تازہ
چاہتے ہین فَقَالَ النَّبِیُّ قَدْ عَلِمَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نبی نے فرمایا اے حسین
اللہ تبارک وتعالے نے التماس تمہارا بے عرض کرنے کی احتیاج نہین ہے ثُمَّ قَالَ یَا فَاطِمَۃُ
قُوْمِیْ وَادْخُلِیْ الْبَیْتَ فَاحْضِرِیْ لَنَا فِیْہِ پہر جناب رسول خدا نے

کہا نے فاطمہ داخل ہو حجرے کے اندر اور جو کچھ دیکھے لاکے حاضر کر فدخلت
وَرَأَتْ طَبَقًا مِنَ الْبِلَّوْرِ مُغَطًّى بِمِنْدِيلٍ مِنَ السُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ وَفِيهِ رُطَبٌ جَنِيٌّ
جناب فاطمہ زہرا حسب الامر حجرے کے اندر گئیں دیکھا ایک طبق بلور کا دھرا ہے
اوسپر ایک رومال باریک سبز سندس کا ڈھکا ہے اوس طبق میں تازی توڑے
ہوے کھجوریں بھری ہوئی ہیں فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهِيَ حَامِلَةٌ
لِلْمَائِدَةِ يَا فَاطِمَةُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا پس فاطمہ زہرا وہ دسترخوان طباق
اوٹھا کر لائیں اور جناب رسولخدا کی آگے مثل مریم بنت عمران مائدہ لیے ہوے
آئیں نبی نے مانند زکریا پیغمبر کے پوچھا اے فاطمہ یہ نعمت تیری پاس کہاں کر
آئی یہ روزی طیب وطاہر کہاں سے پائی قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ
اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ كَمَا قَالَتْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ جناب فاطمہ نے عرض کی
یا رسول اللہ یہ نعمت عنایت خدا ہے میوہ جنت الماویٰ ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے
جسکو چاہتا ہے بیحساب وبیشمار روزی دیتا ہے یہ قول فاطمہ زہرا کا بعینہ مریم کا
مقولہ ہے کہ قرآن میں مذکور ہوا ہے فَقَامَ النَّبِيُّ وَتَنَاوَلَ مِنْهَا الطَّبَقَ وَقَدَّمَهُ
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ جناب رسولخدا نے اوسوقت اوٹھا کر طباق ودسترخوان
حضرت فاطمہ کے ہاتھ سے لیا علی مرتضیٰ وحسنینؑ کے آگے لاکر رکھا فاطمہ کو
بھی لاکر بٹھایا آپ بھی بیٹھے ثُمَّ أَخَذَ رُطَبَةً وَاحِدَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ
الْحُسَيْنِ وَقَالَ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ بعد ازان پیغمبر خدا نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيمِ پھر ایک کھجور کا دانا اوٹھا کر امام حسینؑ کے منھ میں اپنے ہاتھ سے
دیا اور فرمایا نوشجان ہو تجکو اے حسین ثُمَّ أَخَذَ رُطَبَةً أُخْرٰى فَوَضَعَهَا
فِي فَمِ الْحَسَنِ وَقَالَ لَهُ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا حَسَنُ بعد ازان دوسرا دانہ

رطب نکالا اٹھا کر امام حسنؑ کے منھ مین دیا اور فرمایا نوشجان ہوا ے حسنؑ ثم اخذ رطبة ثالثة فوضعها في فم فاطمة الزهراء وقال هنيئا مريئا لك يا فاطمة ترجمہ تیسرا دانہ اٹھا کر فاطمہ کے منھ مین رکھا اور فرمایا نوشجان ہو تجھے اے فاطمہ زہرا اے مسلمو یہ مقام انصاف ہی جنکے واسطے اللہ تعالے جنت کے میوے بھجوا دی جبرئیل کے سر پر طبق رکھوا دی جناب محمد مصطفے اپنے ہاتھ سے کھلاوین اونہیں امت کی ہاتھ سے بلا آوے کہ فاطمہ زہرا کا کھجور کا باغ ضبط ہو جاوے وہ معصومہ حق سے محروم ہو کر ایک دانہ نہ پاوے حسن مجتبی زہر کا جام نوش فرماوے حسینؑ مہمان کربلا تین دن کا بھوکا پیاسا سوکھی زبان اپنے ظالمون کو دکھاوے اور کوئی ایک قطرہ پانی نہ پلاوے علی اصغر تیر کھاوے سکینہ پیاس سے بلبلاوے کیا قیامت ہی کہ آل پیغمبر جب کوفے کے اندر اسیر ہو کر جاوین ظالم تماشا دیکھنے بجاوین بیمروت کوئی بچون کو صدقے کی کھجورین دیتے تھے اسی روٹیون کے ٹکڑے اونٹون پر پھینکتے تھے آل پیغمبر رو رو کر کہتے اور یہ کہتے تھے

نظم

ہمکو تم صدقہ نہ دو آل پیمبر ہین ہم
کیا ہوا آج اگر بھوک سی مضطر ہین ہم
میوہ فردوس کے ہم لوگ ہین کھانے والے
سختیان راہ خدا مین ہین اوٹھانے والے
آل اطہار تصدق کے سزاوار نہین
سوکھی خیرات کے ٹکڑے ہمین درکار نہین
ہمنے جنت کی کئی بار رطب کھائے ہین
خوان سر پر لئے جبرئیل امین آئے ہین

اے عزاداران فرزند فاطمہ زہرا تتمہ حدیث کو متوجہ ہو کر سنو ثم اخذ رطبة رابعة فوضعها في فم علي وقال هنيئا مريئا لك يا علي وهكذا فعل ثلث مرات

پھر پیغمبر خدا نے چوتھا دانہ کھجور کا اوٹھا کر علی مرتضی کے منھ مین دیا اور فرمایا نوشجان
ہو تجھکو یا علی اور اسیطرح سے تین دانہ رسولخدا نے امیر المومنین ع کی منھ مین دیئے
ہر مرتبہ یہ کلمہ آیا کہ گوارا ہو اور نوشجان ہو تجکو یا علی وَثَبَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ
ثُمَّ قَامَ ثُمَّ جَلَسَ ثَلَاثًا پھر رسولخدا جلدی سے اوٹھ کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے
پھر استادہ ہوئے پھر جلوس فرمایا تین مرتبہ یہیں کھڑے ہوے اور بیٹھے ثُمَّ اَكَلُوْا
جَمِيْعًا مِنْ ذٰلِكَ الرُّطَبِ بعد ازان سب نے ملکر وہ رطب نوش کئے فَلَمَّا
اكْتَفَوْا اِرْتَفَعَتِ الْمَائِدَةُ اِلَى السَّمَاءِ ہرگاہ سیر ہوئے پس گیا وہ دسترخوان
سوے آسمان بلند ہو کر بحکم خداے رحمان آنکھون سے پنہان ہو گیا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ
يَا اَبَتِ رَاَيْتُ الْيَوْمَ مِنْكَ عَجَبًا اوسوقت فاطمہ زہرا نے عرض کی ای بابا
جان آج مین نے جناب سے ایک امر عجیب دیکھا ہے جناب رسالتمآب نے فرمایا
ای فاطمہ اس امر عجیب کی تفسیر یہ ہے کہ اول رطب جو مین نے حسین ع کو کھلایا میکائیل
و اسرافیل پکارے نوشجان ہو تجھے اے حسین ع اوسوقت مین نے بھی موافقت
فرشتون کی کی اور کہا نوشجان ہو تجکو اے حسین بعد ازان دوسرا دانہ مین نے
حسن ع کو جسوقت کھلایا جبرئیل و عزرائیل پکارے گوارا ہو تجکو ای حسن ع مین نے بھی
موافقت کی اور یہ کلمہ زبان پر لایا بعد ازان تیسرا رطب تجکو کھلایا ناگاہ دیکھا تو
حوریان جنت مارے خوشی کے غرفون سے بہشت کی ہم سب پر مشرف ہوئی ہین
پکار پکار کے مبارکباد دیتی ہین کہ نوشجان ہو تجکو ای بنت محمد گوارا ہو تجھے اے
خاتون جنت اوسوقت مین نے بھی اونکے قول کی موافقت سے کہا هَنِيْئًا
مَرِيْئًا يَا فَاطِمَةُ جسوقت مین نے چوتھا دانہ لیکر امیر المومنین ع کے منھ مین
رکھا ایک آواز اللہ تعالی کی طرف سے آئی کہ فرمایا گوارا ہو نوشجان ہو

تجھکو یا علی مین نے بھی موافق قول خدا کے کہا هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ
پھر مین نے علی کے منھہ مین دوسرا رطب دیا پھر تیسرا دانہ کھلایا ہر مرتبہ آواز
حق سبحانہ تعالے کی سُنی کہ فرمایا هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ جب تین بار یہ آواز سنی تو گھبرا کر
اوٹھہ کھڑا ہوا مین تین مرتبہ تعظیم رب العالمین بجالایا فَسَمِعْتُهُ يَا مُحَمَّدُ وَعِزَّتِي
وَجَلَالِي لَوْ نَاوَلْتَ عَلِيًّا مِنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رُطَبَةً لَقُلْتُ
هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ بِغَيْرِ انْقِطَاعٍ سنا کہ اللہ تعالے
نے فرمایا قسم ہے مجکو اپنی عزت و بزرگواری کی اے محمد اگر تو علی کے منھہ مین
اسیطرح ایک ایک دانہ کھلاتا رہتا اسوقت سے تا قیامت تک ہر آئینہ
مین کہے جاتا هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ نظم

اللہ اللہ کیا شرف ہے شاہ کا ۔۔۔ ہے علی الحق ولی اللہ کا
اوس ولی پر یہ ستم ہووا دریغ ۔۔۔ سجدے مین ظالم لگا دی سر پہ تیغ
زخمی ہو مسجد مین شیر کردگار ۔۔۔ ہو نمایان زخم تیغ آبدار
خون سے ہو ریش مبارک یا خضاب ۔۔۔ سرخرو ہو جون شفق مین آفتاب
کیا شقی تھا ابن ملجم بد نہاد ۔۔۔ کیا ستمگر تھا مرادی نامراد
قتل حیدر کو کیا بہر قطام ۔۔۔ واسطے زن کے کیا خون امام

روایت ہی عائشہ بنت ابی بکر سے کہ ایکدن مین نے جناب رسولخدا کو دیکھا
کہ علی کی گردن مین ہاتھہ ڈالے پیار سے منھہ چومتے تھے رو رو کر فرماتے تھے
یا وَحِيدُ الشَّهِيدُ میرا باپ تجھپر فدا ہووے مسجد کوفہ مین شہید ہونے
والے یہ کہتے تھے اور بار بار پسینہ علی کے منھہ سے پونچھتے تھے اور اپنی روے
مبارک پر وہ ملتے تھے اور روایت ہی کہ جنگ خندق مین جسدن علی کے سر پر

عمر ابن عبدود کی زخم لگا یا پس پیغمبر اوس گھاؤ کو اپنے ہاتھ سے باندھتے تھے روروکر کہتے تھے این اکون اذا خضب ھذہ من ھذہ اوس دن میں کہاں ہونگا جس روز یہ ریش مبارک اس سر کے لہو سے خضاب دار ہو جائیگی الظم

مسجد کوفے کے اندر یا علی تیغ اس سر پر لگائیگا شقی
سجدے مین اس سر سی جاری ہوگا خون ہوگا یہ روے منور لالہ گون
مین نہونگا پاس تیرے ای اخی کون وہان خدمت کریگا ای ولی
خون مین آلودہ ہوگی ریش پاک سر تیرا تلوار سے ہوویگا چاک
منھ پہ خون یہ بہ کے ہر دم آئیگا تو ملیگا منھ پہ یہ فرمائیگا
سرخرو مجھکو کیا اللہ نے زخمی سجدے مین کیا گمراہ نے
اب کرونگا مین ملاقات رسولؐ مجھپہ ہوویگی عنایات رسولؐ
اب رہائی مین نے پائی قید سے اب چھٹا اعدا کے مکر و کید سے

وامصیبتاہ عبدالرحمان ابن ملجم ملعون نے رکن دین کو گرادیا اونیسوین شب مسجد کوفی مین اوس جناب کے سر پر سجدے مین وار لگایا شیر خدا کا خون خانۂ خدا مین بہایا ابن ملجم ملعون سے روایت ہی کہتا ہی کہ جو ضربت کہ امیر المومنین کے سر پر مین نے لگائے تھے اگر تمام اہل زمین اوس ضربت کو تقسیم کرتی تو ساری خلائق ایکدم مین ہلاک ہو جاتی اس سبب سے کہ مین نے وہ تیغ آبدار ہزار درہم دیکر مول لیے تھے پھر ہزار درہم دیکر زہر کے پانی مین بجھائے تھے آہ وہ ضربت قفای سر پر حضرت کی پڑی مغز سر کاٹتی ہوئی پیشانی پر جاکر ٹھہری بلکہ جبین مبین شگافتہ تھی آہ ولیکن اوس شجاع غضنفر کی زبان سے ہرگز صدا سے آہ بلند ہوئی لیس تلوار کھا کر کہا

بسم اللہ و باللہ و فی سبیل اللہ و علی ملت رسول اللہ فزت برب
الکعبۃ یہ کہکر خاموش ہو گئی مسجد میں لوگ رونے لگے شور قیامت برپا ہوا
شاہزادی آلی حضرت کو مسجد سے اوٹھاکر گھر میں پہونچایا اہلبیت نے رو رو کر زمین
و آسمان کو رلایا مبیسوین تاریخ زہر کا اثر پاؤن پر ظاہر ہوا قدم ہائے مبارک
سوج گئے اوس رات حضرت نے نماز بیٹھے بیٹھے پڑھی قیام کی طاقت نہ تھی
صبح کو فرمایا جسکا جی چاہے میری ملاقات کو آوے آخری دیدار دیکھ جاوے
یہ خبر سنکر غول کے غول آتے تھے سلام کرکے آنسو بہاتے تھے امیر المومنین جواب
سلام کا دیکر فرماتے تھے سلونی قبل ان تفقدونی یعنی جو علوم و مسائل چاہو
مجھسے پوچھو تحصیل علم کرلو کہ میرا سفر نزدیک ہی پھر مجھے نہ دیکھو گے گرا پنے
سوال مختصر کرو بہت طول نہ دو کہ وقت بہت تنگ ہے ضعف و نقاہت سے
تمھارے امام کا سفید رنگ ہے الغرض لوگ سوال کرتے تھے حضرت جواب سے
نہال کرتے تھے ہر ایک کو وداع فرماتے تھے طاعت و عبادت کی راہ بتاتے تھے
جب اکیسوین رات ہوئی بدن مبارک پر اثر زہر کا ظاہر ہوا ہر چند آب و طعام
سامنے لائے کچھ تناول نفرمایا لبہائے مبارک ذکر الٰہی مین ہلتے تھے ماتھے سے
عرق کے قطرے مروارید سے بڑے ڈھلتے تھے دست مبارک سے پسینہ پونچھتے
تھے اور اہلبیت سے فرماتے تھے کہ مین نے اپنے عم رسولخدا سے سنا ہے کہ جب موت
کی وفات نزدیک آتی ہے فریاد و آہ اوسکی موقوف ہو جاتی ہے قطرے عرق کے
سفید موتی سے گرتے ہیں بعد ازان اپنی اولاد و اہلبیت صغیر و کبیر کو بلایا
ہر ایک کا نام لیکر فرمایا اے حسن اے حسین اے محمد اے عون اے عبد اللہ
اے زینب اے کلثوم استودعکم اللہ خلیفتی وانتما حسبی

وَاَنَا مِنْکُمَا تم دونوں مجھسے ہوں میں تمسے ہوں پھر باقی فرزندوں کو ارشاد کیا کہ تمھیں وصیت کرتا ہوں اولاد فاطمہؑ کی اطاعت کرنا انسے جدا نہ رہنا پھر فرمایا اَحْسَنَ اللّٰہُ وَلَکُمُ الْعَزَاءَ پھر فرمایا خدا تمھیں اس مصیبت میں جزاے خیر دے آگاہ ہو کہ میں آجکی رات تمسے جدا ہوتا ہوں سب فرزند زار زار رونے لگے اہلبیت تصدق ہونے لگے پھر امام حسینؑ کیطرف متوجہ ہوے اور کہا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَنْتَ شَہِیْدُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ فَعَلَیْکَ بِالصَّبْرِ وَالتَّقْوٰی اور کہا اے ابا عبداللہ الحسینؑ تو امت کے ظلم سے شہید ہوگا تجکو لازم ہے کہ صبر اختیار کرے پرہیزگاری اپنا شعار کرے ناگاہ جبین مبارک سے عرق نے جوش مارا زبان سے ذکر خدا جاری ہوا منھ قبلہ کی طرف پھرایا آنکھوں کو بند کیا دست و پا دراز کیے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ص پس ہماے روح والا نے طرف عالم بالا پرواز کیا زینب وام کلثوم نے گریبان چاک کیے خاک اڑائی امام زادوں نے عمامے اوتارے اہلبیت نے واا ماما واسیداہ کی نعرے مارے آسمان و زمین سے رونے کی آواز آتی تھی عرش تک ماتمیوں کی فریاد جاتی تھی زینب مغموم بزبان حال یہ نوحہ جانسوز پڑھتی تھیں نوحہ

یہ زینب نوحہ گر ہو کر پکاری	چلی کوفہ سے جنت کو سواری
میرے بابا خدا کی شیر ہی ہے	قضا پر چل گئی شمشیر ہے ہے
قیامت ہے عبادت میں خدا کے	لعین نے تیغ سے گردن جدا کی
تمھیں کیا مار بیٹھا تیغ ناری	ہوا دریا سے خون گردن سے جاری

مطلب ساتواں مجلس ماتم کا۔ بیان میں ظلم بنی امیہ کے اور اہلبیت حضرت کا

یزید کے سامنے لیجانا اور اہلبیت کا کلام کرنا اوس سے اور امام زین العابدین علیہ السلام کا خطبہ پڑھنا۔ تواریخ اور اخبار مین منقول ہے اسّی برس چار ماہ تک بنی امیہ نے سلطنت کے خطیبون کو یہ حکم تھا کہ منبر پر چڑھیں امیرالمومنین علیہ السلام کو بد کہیں جمعہ کے دن عیدوں کے ایام مین علانیہ منبرون پر سب ہی اور یہ معمول تھی کہ روح جناب رسالتمآبؐ کی قبر کے اندر روتی تھے حَتّٰی وَاحِدٌ مِنْ خُطَبَائِهِمْ بِمِصْرَ نَسِیَ اللَّعْنَةَ فِی الْخُطْبَةِ یہانتک نوبت پہونچی تھی کہ خطیب ملعون نے مصر مین ایک روز خطبہ پڑھا اتفاقًا لعنت کرنا بھول گیا فَقَضَاهَا حِیْنَ ذَکَرَهَا بعد منبر سے اوترنے کے راہون کو یاد آیا یہ قضا بد کہنے کو اعادہ کیا فَبَنٰی فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ مَسْجِدَ الذِّکْرِ بِیَدِ کُوْتَۃِ بیہ بعد ازان اوسی مکان پر بنیت کفارہ فراموشی ایک مسجد بنائی بہت سی لاگت لگائی اوسکا نام رکھا مسجد الذکر کہ لوگ اوس مسجد کی زیارت کو آتے تھے تبرک جان کر آنکھون سے لگاتے تھے دشمنان علی ابن ابیطالبؑ کو وہ مسجد عبادتگاہ تھی بنی امیہ کو اوس عمارت کی بڑی چاہ تھی ثُمَّ تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَرَفَعَ السَّبَّ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ بعد ان سب ملعونون کے خلیفہ آخری بنی امیہ سے عمر ابن عبد العزیز ہوا اوسکے وقت سے علی کا برا کہنا موقوف ہوا اوسنے لوگون کو منع کیا کہ علی چوتھا خلیفہ ہے اس ہزار با مین امیرالمومنینؑ کو وہ سب بے ایمان اسقدر کہتے رہی مین بعد بنی امیہ کے بنی عباس کا دور ہوا آل پیغمبرؐ پر زیادہ ظلم و جور ہوا اے محبان علی بنی امیہ کی بیحیائی گوش کرو دشمنون سے بیزاری کرو اہلبیت کے ماتم مین نالہ و زاری کرو کیا ظلم و ستم ہوا اہلبیت عصمت پر رو ئے رُوِیَ اَنَّهٗ لَمَّا دَعَی اللَّعِیْنُ یَزِیْدُ ابْنُ مُعَاوِیَةَ

وحرم الحسین روایت ہی کہ جب اہلبیت نبی و دختران رسول عربی اسیر
وگرفتار ہوکر شام مین پہونچے یزید لعین نے حکم کیا کہ قیدیان آل رسول کو
حرم حسین مقتول کو میرے سامنے لاؤ زینب و کلثوم کو میرے نزدیک بلاؤ
واویلا ظالم بے حیا خوشامدی مارے دوڑتے آئے ایک باگ ڈور گھوڑے کی
کھول کر لائے اہلبیت کو اوس رسّی سے اسطرح باندھا کہ بڑون کے بازوئن مین
پہنچ دیے بچون کے گلون مین پھندے ڈال کر محکم کیئے ایک سرے مین امام زین العابدین
بیمار کو باندھا دوسرے سرے سے زینب دل افگار کو باندھا بیچ مین صغیر وکبیر تھے
ایک رسّی مین بندھے ہوے سارے اسیر تھے فَلَمَّا حَضَرُوا عِنْدَهُ جَعَلَ
يَقُولُ مَنْ هٰذِهِ وَمَنْ هٰذِهِ چنانچہ اہلبیت جب اس حالت سے دربار
مین آئے بیحیا اپنی شادمانی اوسوقت اظہار کرتا تھا ایک ایک کا نام اپنے
ملازمون سے استفسار کرتا تھا کوفیون سے پوچھتا تھا وہ سوپریشان کون ہی وہ
چاک گریبان کون ہی اوس بی بی کا کیا نام ہے اوس گرفتار کا کیا نسب ہی
فَقِيلَ لَهُ هٰذِهِ اُمُّ كُلْثُومٍ وَهٰذِهِ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ ظالمون نے بتانا شروع
کیا اشارہ کیا اسیرون کی طرف اور کہا اے یزید وہ بی بی جو منھ پر بکھیرے
بال روتی ہے نام اوسکا ام کلثوم فاطمہ کی بیٹی ہے اور وہ بی بی جو ہاتھون
سے منھ چھپائے ہے زینب مغموم ہے نواسی پیغمبر کی کہلاتی ہے وَهٰذِهِ
اُمُّ هَانِي وَهٰذِهِ رُقَيَّةُ وَهٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ اور جو حضرت زینب
کے پہلو مین اشکبار ہی ام ہانی بنت حیدر کرار ہے وہ جو ام ہانی کے پاس
گریبان چاک کیے ہے مسلم کی زوجہ رقیہ دختر علی ہے اسکے دو بیٹے شیر سے میدان مین
مارے گئے ہین سر اونکے تنون سے اوتارے گئے ہین وَهٰذِهِ سُكَيْنَةُ

بنت الحسین اور یہ جو ننھے سے لڑکے نظر آتی ہے مارے ڈر کے چھپی جاتی ہے
کان سے لہو جاری ہے گرتا گلنار ہی ہر رخسار پر ورم ہی لبوں پر دم ہی کبود
اسکا سینہ ہی زہرا زادی ہے امام زادی ہی نام سکینہ ہی دوسری وہ ننھی
سی لڑکی جو ہی وہ مسلم کی دختر ہے یتیم ہے پدر خستہ جگر ہے وہ بی بی جو رو
خراشیدہ گریبان دریدہ زوجہ امام حسنؑ مادر قاسم ہی وہ بی بی جو ننھا بچہ
گود میں لیے غمدیدہ وحشت رسیدہ ہی زوجہ عباس علمدار ماہ بنی ہاشم ہی
وہ بی بی جسکے منھ پر لہو بھری شلوکے کا نقاب ہی شہربانو زوجہ حضرت
امام حسینؑ فرزند بوتراب ہی وہ ننھا سا بچہ جو کھڑا روتا ہے نام اوسکا محمد باقر
حسینؑ کا پوتا ہے وہ جو جوان بیمار وزار و نحیف وضعیف سر جھکائے
استادہ ہی علی ابن الحسینؑ یہی شاہزادہ ہی بڑا عابد و زاہد بڑا صابر
شاکر ہے ہمیشہ بیمار رہا دایم لرزہ سے بخار رہا ہمیشہ عبادت میں مشغول
تھا اسے مہمانان اہلبیت اوسوقت حضرت زینب کے دل پر عجب طرح کا قلق
تھا کلیجہ درد و غم کی شدت سے شق تھا رنگ مبارک مارے غیرت کے فق
تھا آنکھوں سے دریا سے اشک بہا ضبط کا دل غمدیدہ کو یارا نرہا قالت
زینب بنت علی یا یزید ما تخاف اللہ سبحانہ وتعالی من قتل الحسین
اوسوقت نور دیدہ علی و فاطمہ زینب غمدیدہ نے پکار کر کہا اے یزید تیرے دل میں
خوف خدا کا نتھا کہ تو نے حسینؑ فرزند نبی کو بیگناہ قتل کروایا ما کفاک
حتی تستجیء حرم رسول اللہ من العراق الی الشام پھر اس خون
ناحق پر بھی اکتفا نکی حرم رسو لخدا کو عراق سے شام میں بلوایا وما کفاک
لھلک حرمتین تسوقنا کما تسوق الاماء علی المطایا بغیر

وَطَاءٍ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ اے یزید آیا بس نہتھا ہمارا کربلا مین لٹنا بےحرمت
ہونا کہ تو نے ہمکو کھینچ منگوایا اس ذلت سے آل پیغمبر کو شام مین بلایا جسطرح لونڈیان
بندی مین پکڑلاتی ہین ننگے سر اونٹون پر سواری کئی شہر بشہر پھیرا تی ہین
فَقَالَ لَهَا یَزِیْدُ اِنَّ اَخَاکِ الْحُسَیْنَ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِنْ یَزِیْدَ
یزید ملعون نے جواب دیا کہ اے زینب تیری بھائی حسینؑ نے بڑا دعویٰ کیا
یعنی کہا کہ مین یزید سے افضل ہون وَاَبِیْ خَیْرٌ مِنْ اَبِیْهِ وَاُمِّیْ خَیْرٌ
مِنْ اُمِّهٖ وَجَدِّیْ خَیْرٌ مِنْ جَدِّهٖ اور میرا باپ یزید کی باپ سے بہتر ہے اور
میری ماں یزید کی ماں سے اعلا ہے میرا جد یزید کے جد سے اشرف ہے حضرت
زینب نے کہا میرے بھائی نے سچ کہا حق ہے مگر تجکو اس قول مین شک ہے
آیا غلط ہے یزید نے جواب دیا فَقَدْ صَدَقَ فِیْ بَعْضٍ وَالْحَنَ فِیْ بَعْضٍ
یعنی حسینؑ نے بعضی بات سچ کہی اور بعضی بات مین خطا کی اَمَّا جَدُّهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ وَاَمَّا اُمُّهٗ خَیْرٌ مِنْ اُمِّیْ حق ہے کہ جد حسینؑ کے
پیغمبر ہین وہ ساری دنیا سے افضل ہین اور حق ہے کہ فاطمہ حسینؑ کی والدہ میری
والدہ سے افضل ہے وَاَمَّا اَبُوْهُ خَیْرٌ مِنْ اَبِیْ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِكَ وَقَدْ
حَاکَمَ اَبَاهُ اَبِیْ لیکن باپ اوسکا علی ابن ابیطالب کیونکر میرے باپ معاویہ
سے افضل ہے میرا باپ تو حاکم تھا امیر کبیر تھا اوسکا باپ محکوم رہا حضرت زینب
نے جواب دیا یزید کو کہ اے روسیاہ اگر حق تعالےٰ کے نزدیک دنیا کی برابر
پر پشہ کی قدر ہوتی ہر آئینہ نہ دنیا کا فر کو ایک چلو پانی تیرا باپ اگر
دنیا کا امیر تھا تو کیا شرف ہوا میرا باپ شاہ نجف اور بھائی شاہ کربلا
کہلایا تیرا باپ گیا نیست و نابود ہوا میرا باپ بھائی شہادت پا کر پھر ایک

[illegible]

دل خستہ

زندہ جاوید ہوا ہمیشہ تا قیامت زندہ ہیں مثل اہم تا بندہ ہیں رزق
ہوئچتا ہی عیش کرتے ہیں نہ بیمار ہوتے ہیں نہ مرتے ہیں تیرا باپ مردہ و پلید
ہے میرا باپ زندہ و شہید ہے بہرحال در خیر کنندہ افضل ہے اوسوقت
یزید لعین شرمندہ ہوکر ابن زیاد کو گالیاں دیکر کہنے لگا خدا لعنت کرے ابن
زیاد بدنہاد کو کہ اوسنے حسینؑ کو شہید کیا ظلم شدید کیا میری مرضی نہی کہ حسینؑ
مقتول ہوں برباد خاندان رسولؐ ہو زینبؑ نے سنکر از یزید کی شرم
قَالَتْ يَا يَزِيدُ مَا قَتَلَ الْحُسَيْنَ غَيْرُكَ وَلَوْلَاكَ لَكَانَ ابْنُ
مَرْجَانَةَ اَقَلَّ وَاَذَلَّ پھر زینبؑ نے کہا اے یزید حسینؑ کا قاتل تو ہی ہے
اگر تو نہوتا عبید اللہ ابن مرجانہ کیا چیز تھا حقیر و ذلیل نا چیز تھا اَمَا خَشِيْتَ
مِنَ اللّٰهِ بِقَتْلِهٖ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْهِ وَفِيْ اَخِيْهِ الْحَسَنِ
سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اے یزید کیا تجھے خوف خدا نہ آیا جو تونے حسینؑ کو
ذبح کروایا یہ نہ سمجھا کہ پیغمبر حسینؑ کی شان میں فرماتے ہیں حسنینؑ دونو سردار
ہیں جوانان اہل جنت کے فَاِنْ قُلْتَ لَا فَقَدْ كَذَبْتَ وَاِنْ قُلْتَ
نَعَمْ فَقَدْ خَصَمْتَ نَفْسَكَ پس اگر تو اس حدیث کا منکر ہوا تو بیشک کاذب
و مرتد ہوا یہ حدیث مشہور و متواتر ہے حسنینؑ کی فضیلت میں صادر ہے
ساری امت گواہ ہے کہ قول رسول خدا ہی اگر تونے حدیث کی تصدیق کی تو
تو اپنے نفس کا آپ دشمن ٹھیرا لینے اگر تو جوان بہشتی سے ہوتا اپنے سید
و سردار کو دریائے خون میں نہ ڈبوتا فَقَالَ يَزِيْدُ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ
بَعْضٍ وَيَعْنِيْ خَجْلَانًا یزید لعین یہ آیت زبان پر لایا ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا
مِنْ بَعْضٍ یعنی ہم ذریت عبد مناف ہیں آپسمیں ایک ہیں دل ہمارے

صحابت مین یہ کہتے تو کہا و لیکن اپنے جواب ضعیف سے آپ ہی شرمندہ ہو کر چپ رہا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ لَا يَرْتَدِعُ عَنْ غَيِّهِ وَبِيَدِهِ قَضِيبٌ يَنْكُتُ بِهِ ثَنَايَا الْحُسَيْنِ باوجود سننے حدیث شریف کے ظالم اپنی گمراہی سے باز نہ آتا تھا خدا و خلق سے نہ شرماتا تھا آہ واویلا اوسوقت اوس لعین کے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی اور تخت کے نیچے سر امام مظلوم کا سونے کے طشت مین دھرا تھا خون چاند سا روی سنور بھرا تھا چھڑی ظالم حسین کے دانتون پر مارتا تھا اور پکارتا تھا اور یہ باتین کرتا تھا۔

نظم

تھے اس قتیل کے یاقوت رنگ لب کیا خوب | کہ کسطرح تھے وندان بھی سبکے سب کیا خوب
یہ دیکھکر نہ رہا اونکو ضبط شیون شین | پکارین زینب و کلثوم یا امام حسین
تمھارے دانتون پہ ظالم چھڑی لگاتا ہے | کوئی محب نہین اگر تمھین بچاتا ہے
ہمارے ہاتھ بندھے ہین اسیر ہین شاہا | جگر کو چھید رہے غم کے تیر ہین شاہا
مدد کو آوے تمھاری خدا کے زہراؑ | چھڑی کو دانتون سے آکر جدا کرے زہراؑ
تمھارا خون مین چہرہ بھرا ہوا دیکھے | سر بریدہ لگن مین دھرا ہوا دیکھے

فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ وَاَحْبَابِ الْحُسَيْنِ يُقَالُ لَهُ زَيْدُ ابْنُ اَرْقَمَ ناگاہ ایک مرد مومن یزید کی مجلس مین آیا کہ وہ صحابی تھا رسول الثقلین کا نام اوسکا زید بن ارقم تھا دین مین استوار و محکم تھا اوسنے جو یہ احوال دیکھا آنکھون مین لہو بھر آیا بیتاب ہوکر نعرہ مارا یزید کو ڈرایا قَالَ لَهُ يَا يَزِيدُ اِرْفَعْ قَضِيبَكَ عَنْ شَفَتَيِ ابْنِ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ یزید ظالم خدا لعنت کرے تجھپر خدا تیرا ہاتھ کاٹے یہ کیا ظلم ہے یہ کیا غضب کیا ہے جلد اوٹھا اپنی چھڑی ہونٹون پر سے دلبند فاطمہ بنت رسول اللہ کی

فواللہ الذی لا الہ الا ہو لقد رأیت رسول اللہ یقبلھما مرارًا کثیرًا قسم ہے اوس خدا کی جو وحدہ لا شریک ہے مین نے بارہا دیکھا ہے کہ محمد عربی ان ہونٹون کو چوم چوم پیار کرتے تھے وھو یقول ولا حبیبا اللھم ان ھذین ودیعتی عند المسلمین اور جناب رسالت پناہ یون فرماتے تھے حسنین کے حق مین اور اونکی بھائی کی شان مین خداوندا یہ دونون نواسے میرے امانت ہین مسلمانون کے پاس مین نے امت کو سونپے ہین انت یا یزید ھکذا یفعل بودایع رسول اللہ اور تو اے یزید بیحیا بدسلوکی کرتا ہے پیغمبر کی امانت سے

نظم

لگا یہ سنکے سیہ ور بار رونے — لگے حضرت کے ماتمدار رونے
یہ عل تھا واماما واحسینا — تو گل تھا واماما واحسینا
ترا سر خون مین ڈوبا طشت مین ہے — ترا تن دھوپ کھاتا دشت مین ہے
لب و دندان یہ اب پڑتی ہین چھڑیان — ہوئین بے قدر یہ موتی کی لڑیان
نبی ان موتیون کی جوہری تھے — وہ اس سلک گہر کے مشتری تھے

فقال ان یزید لعنہ اللہ امر بہ فسجن حتی نقل انہ مات وھو فی السجن راوی کہتا ہے یزید پلید غصہ ہوا حکم کیا کہ زید کو قید کرین چنانچہ کہتے ہین کہ وہ قید مین رہا یہانتک کہ قید خانہ کے اندر وفات پائی خدا رحمت کرے قال ثم ان یزید امر الخطیب ان یصعد المنبر ویسب علیا والحسن والحسین قال فافعل ذلک راوی کہتا ہے کہ یزید نے خطیب کو حکم کیا کہ منبر پر چڑھے اول خطبہ پڑھے بعد ازان بد کہے علی ابن ابیطالب سے نیکنام کو اور ہجو کرے برا کہے حسنین علیہما السلام کو خطیب شقی منبر پر آیا اور

حکم یزید پلید بجا لایا اول ابوسفیان کی مدح وثنا کی اور آل پیغمبر کی بہت مذمت
کی بنی امیہ کی ستائش مین بہت سا جھک مارا آل احمد مختار کو برا کہا فقال
زین العابدین سَألتُکَ بِاللہِ اِلَّا مَا اَذِنتَ لِی بِالصُّعُودِ عَلَی المِنبَرِ وَ
اَتَکَلَّمَ بِکَلَامٍ فِیہِ لِلّٰہِ رِضًی وَلِلاُمَّۃِ فِیہِ صَلَاحٌ فَاستَحیٰ مِنہُ فَاَذِنَ لَہٗ
اوسوقت امام زین العابدین اسیر ناتوان نیم جان نے کہا کہ اے یزید پلید مین
تجھسے ایک سوال کرتا ہون میرا سوال رد نکر مجھے منبر پر جانے دے انشاء اللہ تعالے
وہ کلام کرونگا ایسا خطبہ پڑھونگا کہ جس سے خدا راضی ہو اور امت کی صلاح
و بہتری ہو یزید ملعون شرمایا اور اذن دیا ثُمَّ اِنَّ زَینَ العَابِدِینَ صَعِدَ
المِنبَرَ وَجَعَلَ یَتَکَلَّمُ بِعُذُوبَۃِ مَنطِقِہٖ وَفَصَاحَۃِ لِسَانِہٖ وَدَلَائِلُ
النُّبُوَّۃِ بَینَ عَینَیہِ بَعدَ اَن حَمِدَ اللہَ وَاَثنٰی عَلَیہِ اوسوقت حضرت امام زین العابدین
منبر پر گئے اور خطبہ شیرین زبانی سے فصاحت لسانی سے پڑھنے لگے دلیلین نبوت
کی بعد حمد و ثنا خدا کے بیان کرنے لگے یَا مَعَاشِرَ النَّاسِ مَن عَرَفَنِی فَقَد عَرَفَنِی
وَمَن لَم یَعرِفنِی فَاَنَا اُعَرِّفُہٗ بِنَفسِی اَنَا عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ بنِ عَلِیِّ
بنِ اَبِیطَالِبٍ عَلَیہِ السَّلَامُ فرمایا اے جماعت مردم جو مجھے پہچانتا ہے اور جو نہ
پہچانتا ہو اوسے بتاتا ہون کہ مین علی ابن الحسین علی ابن ابیطالب کا پوتا نور عین
ہون اَنَا ابنُ السِّرَاجِ المُنِیرِ مین فرزند ہون محمد چراغ منیر کا اَنَا ابنُ البَشِیرِ
النَّذِیرِ مین ہون فرزند پیغمبر بشیر و نذیر کا اَنَا ابنُ صَرِیعٍ بِکَربَلَا
مین بیٹا ہون شہید کربلا کا جسکی لاش ابتک میدان مین بے گور و کفن زمین پر
دہوپ کہاتی ہے اَنَا ابنُ المَجزُوزِ الرَّاسِ مِنَ القَفَا مین فرزند ہون اوس
ذبیح کا جسکا گلا آگے سے نہین کاٹا بلکہ قفا پر سے خنجر چلا کر سختی سے بدن سے جدا کیا

اَنَا بْنُ الْعَطْشَانِ حَتّٰی قَضٰی میں فرزند اوس امام تشنہ لب کا ہون جو تین
دن نہر کے کنارے پیاسا رہا حتی پیاسا ذبح ہوا پانی نہ پایا اَنَا بْنُ الَّذِیْ
فَرَضَ اللّٰهُ وِلَایَتَہٗ عَلَی الْاُمَّۃِ کُلِّھَا میں فرزند ہون اوس امام مظلوم کا جسکی
محبت و مودت اللہ تعالے نے فرض کی ساری امت پر اَیُّھَا النَّاسُ فَضَّلَنَا
اللّٰهُ بِخَمْسِ خِصَالٍ فِیْنَا الشَّجَاعَۃُ وَالسَّمَاحَۃُ وَالْھُدٰی وَالْحُکْمُ
بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَالْمَحَبَّۃُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ اے گروہ مردم اللہ تعالی نے
ہمکو فضل دیا ہے فضیلت دی ہے پانچ خصلتیں عطا کی ہین پہلی شجاعت اور
سخاوت اور ہدایت اور عدالت اور محبت و مودت ہماری مومنون کے دلمین
ڈالی ہے قَالَ فَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَقَطَعَ خُطْبَتَہٗ راوی کہتا ہے یزید ملعون نے
اشارہ کیا موذن کھڑا ہو کے اذان کہنے لگا خطبہ امام کا ناتمام رہا فقال المؤذن
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَبَکٰی زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ فَقَالَ یَا یَزِیْدُ
مُحَمَّدٌ جَدِّیْ اَمْ جَدُّکَ فَقَالَ بَلْ جَدُّکَ جب موذن اس مقام پر
پہونچا کہ اشہد ان محمد رسول اللہ اوسوقت حضرت امام زین العابدینؑ خوب روئے
پھر پوچھا اے یزید محمد میرے جد تھے یا تیرے ظالم نے جواب دیا تمھارے
جد تھے میرے بھی تھے فَقَالَ فَقَتَلْتَ وَلَدَہٗ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ جَوَابًا امام نے
کہا پھر تو نے محمد کے نواسے کو کیون قتل کیا انکی پیمبرزادی کا سر کیون کاٹ لیا
حسینؑ کو کیون پیاسا مارا پانی نہ دیا شقی نے کچھ جواب نہ دیا سکوت کیا قَالَ
ثُمَّ اِنَّ الْمِنْھَالَ بَقِیَ عَلٰی اِبْنِ الْحُسَیْنِ فَقَالَ لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ
یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ راوی کہتا ہے بعد اسکے ایک مرد مومن تھا
منہال اوسکا نام تھا اوسنے حضرت امام زین العابدینؑ کو دیکھ کر پوچھا کہ کیونکر

صبح کی تمنے ای فرزند رسول خدا کی فقال کیف اصبح من قتل ابالامس ابوہ واھلہ وھو موقع الموت بعدھم پھر حضرت نے فرمایا اسے سنھال کیا حال پوچھتا ہے اوسکی صبح کا کہ جسکا باپ قتل ہوا ہو بھائی بند خویش و پیوند مارے گئے ہوں اور وہ آپ بھی متوقع موت کا ہو بعد اپنے اپ بھائیوں کے قال اصبحت العرب تفتخر علی العجم لان محمدا منھم ونحن اھل البیت اصبحنا مظلومین مقتولین مشردین پھر فرمایا عرب صبح کرتے ہیں تو فخر کرتے ہیں عجم پر کہ محمد عربی ہم میں سے ہے اور ہم محمد عربی کے اہلبیت نے صبح کی اوس حالت میں مظلوم ہوئے مقتول ہوئے وطن سے آوارہ ہوئے پردیس میں اسیر ہوئے شہر بشہر مارے مارے پھرے قال فعلت الاصوات بالبکاء والنحیب حتی خشی یزید الفتنۃ راوی کہتا ہے یہ کلام دردناک امام سے سنکر زن و مرد چلا چلا کر رونے لگے وا حسینؑ کی آواز بلند ہوئی یہاں تک کہ یزید ڈرنے لگا کہ مبادا فتنہ و فساد برپا ہوا وسوقت اسیران اہلبیت میں کہرام برپا تھا ہر کسی کی زبان پر وا سیدا وا اماما وا اماما تھا یہ نوحہ جانگداز بزبان حال پڑھ پڑھ کر سینہ و سر پیٹتے تھے ماتم میں مشغول تھے

نظم

وا امام وا امام وا حسینؑ وا حسینؑ — سینہ تشنہ کام وا حسینؑ وا حسینؑ
مرگئے سب اسیر لٹ گئے ہم اسیر — ہوگیا قتل عام وا حسینؑ وا حسینؑ
ہم ہوئے خار زار ہم ہوئے بیوقار — گرد ہے اب اژدہام وا حسینؑ وا حسینؑ
سوگ میں ہم ہیں غریب تیری ایسی نصیب — ہستی میں اب اہتمام وا حسینؑ وا حسینؑ
ہوگئے ہم سب تباہ مرگیا ہے بادشاہ — لٹ گیا ہے گھر تمام وا حسینؑ وا حسینؑ

عمر بھر زار بزار رو وینگے سوگوار ہے یہی ماتم مدام وا حسینؑ وا حسین

رطب آٹھواں نخل ماتم کا - بیان جور بنی عباس اور قتل ہونا ساٹھ سید کا اور ہمکلام ہونا شمر لعین کا حضرت سے اور شہادت حضرت امام حسینؑ

آغاز داستان اے تعزیہ داران حسینؑ اے امتیان سبط رسول الثقلین آل پیغمبر کی مصیبت متوجہ ہوکر استماع کرو اپنے جام چشم کو اشک حسرت وغم سے لبریز کرو ہمیشہ ذریت رسولؐ مبتلاے رنج و بلا رہی ہے مدام خون بیگناہان کی نہر خنجر سے بہی ہے ہزار ہینے خلفاے بنی امیہ کا ظلم وجور رہا بعد بنی امیہ کے عباسیوں کا دور دورہ رہا سادات بنی فاطمہؑ کے خون ہر دم ہوے بنی امیہ دفع ہوے تو بنی عباس آئے وہ دونون مضمون ہو سے نسناس آئے فتولی بعدھم احمد المعروف بالسفاح ابن عبد اللہ ابن العباس عم رسول اللہ بعد بنی امیہ سلطنت کا مالک ہوا خروج کیا احمد سفاح نے کہ پر پوتا عباس کا ہے عباس پیغمبر کے چچا تھے ان عباسیون نے خاندان نبوت سے بڑی عداوت کی انتہا کی بیمروتی و شقاوت کی حتی منصور دوانقی جو دوسرا خلیفہ ہوا قتل سادات اوسکا وظیفہ ہوا بغداد میں جب مسجد جامع بنائی سادات کے سر کاٹ کر نیو مین چنوائے اینٹ پتھر کے عوض سادات کے سر کٹ کر آتے تھے چونے کے ساتھ دیوار میں چنے جاتے سوق الرقہ مین جب اسطرح عمارت اوٹھائی سیدوں کے سروں سے نیو چنوائی جب متوکل باللہ لعنت اللہ مسلط ہوا بہت سے سادات عظام شیعہ خاص ائمہ امام علیہم السلام قتل ہوے شعرا کو حکم کیا کہ علیؑ و فاطمہؑ کی ہجو کہو چنانچہ ابن مغیرہ اور ابن سکرہ نے ہجو کہی خدا اونپر لعنت کرے قبر مین

نوحہ

اونکی آگ سے بھری پھر متوکل لعین نے امر کیا کہ بناے قبر امام حسین علیہ السلام
گرادین قبر کا نشان مٹا دین کوئی زیارت کو نجاوے حسینؑ کا نام زبان پر
نہ آوے بلکہ بہت دن تک زراعت کی فرات کا پانی کاٹ دیا کہ قبر امام حسینؑ
بہہ جاوے نشان نظر نہ آوے لیکن جب پانی قبر منور کے قریب پہونچا حائر ہوا
معجزہ جناب سید الشہدا ظاہر ہوا حضرت امام موسی کاظمؑ و امام محمد تقیؑ
و امام علی نقی علیہم السلام کی جان گنوائی ہزارون سادات قتل کیے چنے
ستونون و دیوارون مین ہارون رشید ملعون نے چھ سو بنی فاطمہ ایک
جگہ پر مارے ایک رات ساٹھ سیدون کے سر اوتارے رُوِیَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْبَزَّازِ النَّیْشَابُوْرِیّ روایت ہے عبد اللہ بزار کی ہی نیشاپور
کے باشندہ سے قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ حُمَیْدِ ابْنِ قَحْطَبَۃَ الطَّائِیْ
مُعَامَلَۃٌ عبد اللہ کہتا ہی کہ مجھ مین اور حمید بن قحطبہ مین معاملہ تھا
فَدَخَلْتُ فِیْ بَعْضِ الْاَیَّامِ عَلَیْہِ فَبَلَغَہٗ قُدُوْمِیْ فَاسْتَحْضَرَنِیْ لِلْوَقْتِ
ایک مرتبہ مین اوسکی ملاقات کے ارادہ سے طوس مین وارد ہوا حمید بڑا امیر
تھا ہارون رشید کے ملازمون مین سردار و عزت دار تھا فی الفور خبر دارون
نے میری خبر اوسکو پہونچائی چوبدار میرے لینے کو آیا وَعَلَیَّ ثِیَابُ السَّفَرِ
لَمْ اُغَیِّرْہَا وَذٰلِکَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ وَقْتَ صَلٰوۃِ الظُّہْرِ مین میلے کپڑے
سفر کے پہنے تھا پوشاک بدلنے کی فرصت نہوئی اور وہ ایام تھے ماہ مبارک
رمضان کے ظہر کا وقت تھا مین چار و ناچار چوبدار کے ہمراہ روانہ ہوا۔
فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَیْہِ رَاَیْتُہٗ فِیْ بَیْتٍ یَجْرِیْ فِیْہِ الْمَاءُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ
وَجَلَسْتُ جب اوسکے گھر مین داخل ہوا دیکھا مین نے کہ ایک مکان

نفیس میں نہر جاری کی کنارے مسند پر بیٹھا تھا میں نے سلام کیا تب صحبت
میں شریک ہوا فَاُتِیَ بِطَشْتٍ وَاِبْرِیْقٍ فَغَسَلَ یَدَہٗ ثُمَّ اَمَرَنِیْ فَغَسَلْتُ
یَدِیْ وَاُحْضِرَتِ الْمَائِدَۃُ وَذَہَبَ عَنِّیْ اَنِّیْ صَائِمٌ وَاَنِّیْ فِیْ شَہْرِ
رَمَضَانَ ثُمَّ ذَکَرْتُ فَاَمْسَکْتُ اوسدم ایک خادم طشت و آفتابہ
لایا حمید نے ہاتھ دھوئے پھر مجھسے کہا کہ اے عبد اللہ ہاتھ دھو میں نے بھی ہاتھ
دھوئے اتنے میں کہ خوان بچھایا میں نے روزے کو فراموش کیا یاد نہ رہا کہ ماہ رمضان ہے کھانا
کھانے لگا دفعتہ یاد آیا کہ میں آج روزے سے تھا وہیں میں نے ہاتھ کھینچا سامنے کیا
فَقَالَ لِیْ حُمَیْدٌ مَالَکَ لَا تَاْکُلُ حمید میری طرف دیکھکر بولا کیا ہوا کیوں
نہیں کھاتا فَقُلْتُ اَیُّہَا الْاَمِیْرُ ہٰذَا شَہْرُ رَمَضَانَ وَلَسْتُ بِمَرِیْضٍ
وَلَا بِیْ عِلَّۃٌ تُوْجِبُ الْاِفْطَارَ وَاِنِّیْ لَصَحِیْحُ الْبَدَنِ میں نے کہا اے امیر ماہ رمضان
ہے میں مسافر و بیمار نہیں کوئی سبب افطار نہیں تندرست و مقیم ہوں روزہ مجھپر
فرض ہے ثُمَّ دَمَعَتْ عَیْنَاہُ وَبَکٰی فَقُلْتُ لَہٗ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ
مَا یُبْکِیْکَ اَیُّہَا الْاَمِیْرُ یہ بات سنکر حمید کی آنکھ سے آنسو جاری ہوے جب کھانے
سے فارغ ہوا میں نے پوچھا اے امیر تو اسوقت کیوں رویا رقت کا سبب کیا تھا
فَقَالَ اَنْفَذَ اِلَیَّ ہَارُوْنُ الرَّشِیْدُ وَقْتَ کَوْنِہٖ بِطُوْسٍ فِیْ بَعْضِ اللَّیْلِ
اَنْ اَجِبْ حمید نے رو رو کر اسوقت یہ قصہ میرے آگے بیان کیا کہ اے عبد اللہ جن دنوں
میں خلیفہ ہارون الرشید طوس میں مقیم تھا میں اوسکا ملازم قدیم تھا ایک رات
چوبدار بھیجکر مجھکو بلایا فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَیْہِ رَاَیْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ سَیْفًا مَسْلُوْلًا وَ
شَمْعَۃً مُسْرَجَۃً وَخَادِمًا جب میں حضور میں حاضر ہوا دیکھا اکیلا خلیفہ مسند پر بیٹھا ہے
ایک ننگی تلوار آگے دھری ہے شمع روشن ہے ایک خدمتگار سامنے کھڑا ہے فَلَمَّا قُمْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ

رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیَّ فَقَالَ کَیْفَ طَاعَتُکَ لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ جب مین
خلیفہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا سر اوٹھا کر میری طرف دیکھا پھر پوچھا کہ ای حمید کس مرتبہ
مین تو مطیع ہی امیر المومنین کا لیتی فرمان برداری مین ناقص ہے یا کامل ہے
فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ مین نے اپنے دل مین کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا
فَقُلْتُ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ اپنے دل مین میں نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ آج نہین جان بچتی کی خلیفہ مجھے
قتل کیا چاہتا ہی یہ میری موت کا سامان ہی یہ شمشیر میرے واسطے عریان ہے
رنگ میرا زرد ہو گیا دست و پا مین رعشہ ہوا جواب دینے کا زبان کو یارا نہ رہا جب
خلیفہ نے میرا حال متغیر پایا سمجھا کہ ڈر گیا رعب مین آیا میرے حال کو دیکھکر مسکرایا
میرے ہنسکر کہا مجھکو آیا اپنی جان کا خوف آیا اوسوقت میری ہوش وحواس درست ہوے
مین نے عرض کی اے امیر جان و مال سے فرمانبردار ہون فَاَطْرَقَ ثُمَّ اَمَرَ لِیْ بِالْاِنْصِرَافِ
فَمَا اسْتَقْرَرْتُ فِیْ مَنْزِلِیْ حَتّٰی عَادَ اِلَیَّ الرَّسُوْلُ وَاَجَبْتُ الْاَمِیْرَ یہ بات سنکر خلیفہ نے
سر جھکا یا دل گرفتہ ہوکر فرمایا کہ جا اپنے گھر کو مین نے جان پائی رخصت ہو کر اپنے گھر
آیا شکر خدا کا بجالایا ہنوز اپنی جگہہ پر درست نہ بیٹھا تھا کہ دفعتہ چوبدار پھر آپہونچا
پکارا چل خلیفہ نے یاد کیا ہے فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا مین نے دل مین
ابکی بار جان بچنی دشوار ہی اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ عَزَمَ عَلٰی قَتْلِیْ وَاَنَّہٗ
لَمَّا رَاٰنِیْ اِسْتَحْیٰی مِنِّیْ مجکو اپنی جان کا خوف تھا یہ یقین ہو گیا تھا کہ خلیفہ
مجھے قتل کیا چاہتا ہی پہلی مرتبہ میری اجل ٹلی تھی مجھے دیکھکر شرمایا ابکی مرتبہ نہین
چھوڑتا پیغام قضا آیا فَعُدْتُ اِلَیْہِ فَقُمْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ وَقَالَ
کَیْفَ طَاعَتُکَ لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ چار و ناچار گیا خلیفہ نے سر اوٹھا کر میری طرف دیکھا
اور کہا مجھ امیر مومنان کا کس مرتبہ مین فرمان بردار ہے فَقُلْتُ بِالنَّفْسِ

وَالْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا ثُمَّ اَذِنَ لِي بِالْاِنْصِرَافِ
مین نے عرض کی اے امیر میری جان فدا مال تصدق اہل وعیال قربان یہ سنکر
ہنسا ولیکن خوش ہوا مجکو رخصت کیا فَلَمَّا دَخَلْتُ مَنْزِلِي عَادَ اِلَيَّ الرَّسُوْلُ
فَقَالَ اَجِبْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَضَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ عَلٰى حَالَتِهٖ فَرَفَعَ
رَاْسَهٗ وَقَالَ كَيْفَ طَاعَتُكَ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ جب مین نے اپنے گہر مین قدم رکہا
پہر چوبدار آکر پکارا چل خلیفہ تجھے بلاتا ہی پہر تیسری بار مین سامنے آیا اسی حال سے
مسند پر بیٹھا تہا پہر سر اوٹھا کر پوچھا کہ کس درجہ مین امیر مومنان کی ارادت
واطاعت کا دعوی رکہتا ہے بیان کر فَقُلْتُ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْاَهْلِ وَ
الْوَلَدِ وَالدِّيْنِ اس مرتبہ مینے کہا میری جان ومال واہل وعیال اولاد گہر بار آبرو و
عزت ودین وایمان امیر پر نثار وتصدق وقربان ہے فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ
خُذْ هٰذَا السَّيْفَ وَامْتَثِلْ مَا يَاْمُرُكَ بِهٖ هٰذَا الْخَادِمُ اوسوقت شاد ہوکر
پہر کہا کہ یہ شمشیر برہنہ اوٹھالے اور اس خادم کے ساتھ جا جو کچھ حکم کرے
بجالا فَقَالَ وَنَاوَلَنِي الْخَادِمُ السَّيْفَ وَنَاوَلَنِيْهِ وَجَاءَ بِيْ اِلٰى بَيْتٍ
بَابُهٗ مُغْلَقٌ فَفَتَحَهٗ حمید کہتا ہے اوسوقت خادم نے ننگی
شمشیر خلیفہ کے آگے سے اوٹھا کر میرے ہاتھ مین دی اور مجھے اپنے ساتھ
لیکر چلا ایک گہر کے دروازے پر آیا قفل اوسکا کہولا مجھے اندر لیگیا
فَاِذَا فِيْهِ بِئْرٌ فِيْ وَسَطِهٖ ثَلٰثَةُ بُيُوْتٍ اَبْوَابُهَا مُغْلَقَةٌ
ناگاہ مین نے دیکہا ایک صحن وسیع ہے بیچ مین اوسکے ایک کنوان عمیق
ہے اور تین حجرے اوس گہر مین ہین دروازون مین قفل لٹکتے ہین
فَفَتَحَ بَابَ بَيْتٍ مِنْهُمْ فَاِذَا فِيْهِ عِشْرُوْنَ نَفْسًا عَلَيْهِمُ

الشعور مع الذوائب شیوخ وکھول وشبان مقیدون

اوسوقت خادم نے ایک حجرے کا قفل کھولا دروازہ واکیا مین نے دیکھا
تو اوسکے اندر بیس آدمی قید ہین گورے گورے چہرے زرد ہوئے ہین
سر ہین اونکے بڑے بال ہین لنبے لنبے گیسو بسبب سے بیھو ہوئے ہین کچھ
بوڑھے ریش سفید ہین کچھ نوجوان ہین کسیکی داڑھی سیاہ ہے کسیکی مسین بھیگی ہین
کسیکا سبزہ خط تو دمیدہ ہے کوئی جوان نورسیدہ ہے فقال لی ان امیر المؤمنین
یأمرک بقتل ھؤلاء خادم نے اوسوقت مجسے کہا کہ خلیفہ کا
حکم ہے کہ اس تیغ سے ان سبکو قتل کرو وکانوا علویین من ولد
فاطمۃ مین نے جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ وہ سبکے سب سادات حسنی و حسینی
تھے فاطمہ زہرا و علی مرتضی کی نسل سے اونکی صورتین دیکھکر میرا دل بھر آیا
فجعل یخرج الی واحدا بعد واحد فاضرب اعناقھم حتی اتیت
الی اخرھم ثم رمی باجسادھم ورؤسھم فی تلک البیر
خادم ایک ایک سید کو نکال کر سامنے لاتا تھا واہ محمداہ واجداہ واغربتاہ کہہ
کہکر ہر ایک چلاتا تھا مین تلوار سے سر اوڑا دیتا ایک وار مین گرا دیتا تھا
یہانتک کہ بیس کے بیس شہید کئے اور گھر کا صحن بسلخ کے مانند بنی فاطمہ
کے خون سے سرخ نظر آتا تھا سر و بدن صحن مین تڑپتے تھے پھر اوس خادم
نے وہ سر و بدن اوٹھا اوٹھا کر کنوین کے اندر ڈال دیے جب اوس کام
سے فارغ ہوا ثم فتح باب بیت اٰخر فاذا فیہ عشرون نفسا من
العلویین من ولد علی وفاطمۃ مقیدون پھر دوسرے حجرے کا
قفل کھولا اوسکی اندر بھی بیس سید اولاد علی و فاطمہ مقید تھے طوق و زنجیر

چھٹ دیتا ہون لیکن

بیٹھے ہوے اندھیرے مین بیٹھے درود پڑھرہے تھے فقال لی ان امیر المؤمنین یامرک بقتل ھؤلاء خادم نے کہا کہ خلیفہ کا حکم ہے انکو بھی قتل کر فجعل یخرج الی واحدا بعد واحد فاضرب عنقہ فیرمی بہ فی تلک البیر حتی اتیت علی اخرھم پس ایک سید کو لایا مین نے اوسکو مارا پھر دوسرے کو پکڑ لایا مین نے اوسکو بھی گرایا پس تیسرے کو نکال لایا اوسکو بھی شربت شہادت پلایا غرض وہ بھی بیگناہ سب قتل کئے لاشے اونکو تڑپتے ہوے اوٹھا کر کنوین مین ڈال دیے ثم فتح الباب الثالث فاذا مثلھم عشرون نفسا من ولد علی و فاطمۃ مقیدون علیھم الشعور والذوائب پھر تیسرا حجرہ خادم نے کھولا اوسمین بھی بیس بنی فاطمہ و علی قید تھے سرون پر بال رکھے ہوے تھے منھ پر لٹین پڑی تھین اور چہرہ مثل آفتاب روشن تھے نظم

گل سے چہروں پر پڑی سنبل سے بال
جلوہ گر منھ پر پیمبر کا جمال
متصل جاری زبان پر شکر حق
پھول سے گالون پہ شبنم سا عرق
دیکھکر تلوار پڑھتے تھے درود
شکر کی کرنے لگے سید سجود
کہتے تھے اے خالق ارض و سما
تیغ ہے میراث حیدر مرحبا
ہم بہت زندان مین بی آرام ہین
بھوکے پیاسے قیدیان ناکام ہین
دے نجات ہمکو اس زندان سے
جان سے بیزار ہین اس جان سے
دیکھ کر تلوار کو دل شاد ہے
ارث اپنا زہر یا فولاد ہے
تیغ سے مارے گئے دادا علی
کربلا مین تیغ پیاسون پر چلی
ہمکو بھی تلوار سے کر کامیاب
ہم بھی ہون اجداد سے ملحق شتاب

قتل ہو زہرا کا جانی حیف ہی	یہ حیات و زندگانی حیف ہی
لیلۃ القدر غریبان ہی یہ رات	افتخار عید قربان ہے یہ رات
آرزو ہے تیغ سے مقتول ہوں	ذبح ہم مظلوم ہوں مقتول ہوں

فقال لی یا امیر المؤمنین یامرک ان تقتل ھؤلاء یعنے خدمتگار نے مجھسے
کہا کہ خلیفہ کا حکم ہے کہ ان سبکو بھی قتل کر فجعل یخرجھم الی واحدا بعد واحد
فاضرب عنقہ ثم یرمی بہ فی تلک البئر پس وہ ایک ایک کو حجرے سے
نکال کر میرے پاس لاتا تھا میں سرکاٹ ڈالتا تھا وہ خادم سر و تن اوسکا
کنویں میں ڈال دیتا تھا حتی اتیت علی تسعۃ عشر نفسا منھم و بقی شیخ
منھم علیہ شعر یہاں تک کہ انیس سید مارچکا ایک سید پیر و صاحب وقار ریش
سفید باقی تھا اوسکے سر میں بڑے بڑے بال تھے جب خادم اوس عالیجناب
کے سامنے آیا اور میں نے تلوار کو اوٹھایا پس وہ سید غضبناک ہوا فقال
تبا لک یا مشوم ای عذر لک یوم القیمۃ اذا قدمت علی جدنا رسول اللہ
وقد قتلت من اولادہ ستین نفسا من ولد علی و فاطمۃ
اوس عالیشان نے فرمایا تجہپر لعنت ہو اے بدبخت اے شوم ای ماعون تو نے
سید رسول خدا کے فرزند علی و فاطمہ کے دلبند بگیناہ و بخطا اون انسٹہ قتل کر ڈالے
قیامت کے روز جب تو مقید و مسلسل ہوکر ہمارے جد امجد کے سامنے آویگا کیا عذر
کریگا اور کیا جواب دیگا ہارون الرشید کی اطاعت کی مگر محمد عربی کی تو نے رعایت
نکی قال فارتعشت یدی و ارتعدت فرایضی حمید کہتا ہی سنتے ہی ہاتھ کو
میرے رعشہ ہوا کانپنے لگا چاہتا تھا کہ تلوار ہاتھ سے پھینکدوں فنظر الی
الخادم مغضبا ناگاہ خدمتگار نے ہارون کی پیری طرف غضبناک ہوکر

دیکھا اور چھری دیگر کھانا اپنے کام مین مشغول ہو فَأَتَيْتُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ الشَّيْخِ فَقَتَلْتُهُ وَرَمَى ابْنِي فِي تِلْكَ الْبِئْرِ اوسوقت مینے چار و ناچار اوس پیرمرد کو شہید کیا اور خادم نے اوس لاش کو کنوین مین ڈال دیا فَإِذَا كَانَ فِعْلِي هَٰذَا وَقَدْ قَتَلْتُ سِتِّينَ نَفْسًا مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللَّهِ فَمَا يَنْفَعُنِي صَوْمِي وَلَا صَلَاتِي وَلَا شَكَّ إِنِّي مُخَلَّدٌ فِي النَّارِ اے عبد اللہ ہر گاہ میرے عمل ویسے ہون کہ ساٹھ سید آل نبی اولاد علی بیگناہ ایک دن مین قتل کروا ہے ہون پھر بھلا کیا نفع ہوگا میرے روزہ و نماز کا واللہ شک نہین ہے کہ مین جہنمی ہوا ابدالآباد آگ مین جلونگا اے محبو حق بزبان جاری ہوا ظالم نے سچ کہا نظم

یقین ہے اہل جہنم ہین دشمن سادات	کبھی عذاب الٰہی سے پاینگے نہ نجات
خدام [illegible] [illegible] [illegible] ہیں پاکہ ہون قایم	رہینگے قعر جہنم مین وہ لعین دایم

یا ان حسین یہ تو تمنے سنا کہ ساٹھ سید بزرگوار ایک ان احد مین شہید ہو آہ وہ حسین مظلوم کربلا مین بہت جفا کاری ظلم و ستم مین گرفتار تھا بھوکا پیاسا لاعلاج و ناچار تھا دشمن چارون طرف گھیرے تھے خدا و رسول سے منھ پھیرے تھے نیزے لگاتے تھے تیغ چلاتے تھے ہے ہے شاہ ایک مظلوم و بیکس پر بیس ہزار جفاکار تیر نیزے لگاتے تھے اور پیٹھ کے پار وہ گذرتے تھے اور ریش مبارک کو خون سے خضاب کیا اور کیسے کیسے احباب و اصحاب شہید کئے نہ قاسم تھا نہ عباس تھا نہ اکبر تھا زندگی اضطراب مین تھی۔ عبد الحمید سے روایت کی ہے کہتا ہے کہ دیکھا مینے کہ میدان کربلا مین حسین علیہ السلام پیاسا زخمی تنہا کھڑا ہوا پکارتا تھا کہ اے قوم مجھپر رحم کرو لقدر ایک پیالہ کے مجھکو پانی پلاؤ کہ تشنگی سے جگر کباب ہے جان سینہ کے اندر بیتاب ہے اپنے امام پر رحم کھاؤ فرزند رسول کی پیاس بجھاؤ وَهُوَ يُنَادِي هَلْ مِنْ رَاحِمٍ يَرْحَمُ آلَ

الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ آواز بلند کرتا تھا کہ آیا کوئی مسلمان رحیم و مہربان ہے
کہ پیغمبر خدا احمد مختار کے آل پر آج رحم کھاوے وَهَلْ مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُ الذُّرِّيَّةَ
الْأَطْهَارَ آیا کوئی مومن مددگار جوانمرد صاحب ایمان ہے کہ سید ابرار کی ذریۃ
اطہار کا حامی ہوکر کمک کرے هَلْ مِنْ مُجِيرٍ يُجِيرُ أَبْنَاءَ الْبَتُولِ آیا کوئی
بندہ خدا ترس پناہ دینے والا ہے کہ فاطمہ زہرا کے فرزندوں کو امان دیوے هَلْ
مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ الرَّسُولِ آیا کوئی مسلمان بچانے والا ہے کہ آج حرم
رسول کو آفت سے بچاوے کہ إِذْ أَتَى الشِّمْرُ اللَّعِينُ إِلَيْهِ حَتَّى صَارَ بِالْقُرْبِ
مِنْهُ وَنَادَى أَيْنَ أَنْتَ يَا حُسَيْنُ ناگاہ شمر بے دین بان آیا حتی حسین کے قریب
ہوکر پکارا یا حسین تو کہاں ہے فَقَالَ لَهَا أَنَا حُسَيْنٌ نے کہا یہ دیکھ میں تیرے آگے
کھڑا ہوں فَقَالَ لَمَّا تَطْلُبُ شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ شمر بولا کہ آیا تو بھی پانی کا طالب
ہوا یا تجھے پیاس غالب ہے هَذَا مَطْلَبٌ مُحَالٌ وَلَكِنْ أَبْشِرْ بِالنَّارِ الْحَمْرَاءِ
وَشُرْبِ الْحَمِيمِ یہ امر محال ہے یہ بیجا خیال ہے یہ درخواست نا مسموع ہے یہ امید
منقطع ہے یا حسین تم خلیفہ وقت سے باغی ہو پانی ایک قطرہ نہ پاؤگے پیاسے مارے
جاؤگے اس ہوس سے درگذر یہ آرزو مت کر لیکن امیدوار آگ دہکتی ہوئی لال
لال کے مشتاق رہو کھولتے ہوئے پانی کے اوبال کے مہیا ہو عذاب الیم کو آمادہ
ہو مار حمیم جحیم کے معاذ اللہ - اے محبو انصاف کرو مقام گریہ ہے جو امام خلد مقر
کا قاسم ہو فرزند دلبند ابو القاسم ہو اوس برگزیدہ خدا سے ظالم یہ گفتگو بے ادبی
کے کلام کرے رہنمائی است کو باغی و یاغی ٹھہراوے بشارت شرب ماء حمیم کی دینے
آوے کیا بیحیائی کیا شقاوت ہے کیا قساوت ہے لعنت خدا ہو اوس ولد الحرام
ننگ کفر و اسلام پر کہ لعین نے نام اسلام کا خراب کیا - اے محبو بے ادبی کے کلام

[illegible]

امام کو ناگوار معلوم ہوئی زخم زبان سے دل و جگر دونوں فگار ہوئے شعر
کہ زخم تیر و سنان سے زخم زبان شدید تر ہے فقال له الحسين من انت
یا لعین پس امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تو کون ہے اے ملعون تیرا کیا نام
ہے اے بے ادب مجنون فقال هو الشمر وہ دشمن خدا بولا کہ وہ بندہ شمر
آل پیغمبر کا دشمن ہے فقال والله ما بنو لی فقال عمری ولا یمکنک من
قفائک لیکون ذلک اشد لعذابک قسم کھا وہ لعین پکارا واللہ
ای حسین سوا میرے دوسرا تجھے قتل نکریگا تو میرے خنجر سے مریگا میں اپنے
ہاتھ سے قتل کرونگا پشت گردن پر خنجر دھرونگا سر تیرا قفا سے اوتارونگا
عذاب شدید سے تجھے مارونگا واحسیناہ جو کچھ ملعون نے کہا تھا
لایا سر مبارک قفا سے کاٹا خنجر پشت گردن پر چلا

رکھا حسین نے سجدہ میں جبکہ پیر سر کو — پیچھے رکھا لعین نے خنجر کو
دیا یا ہاتھ سے سبط رسول کا سر پاک — لعین رگڑتا تھا خنجر گلے پہ رکھ بیباک
جدا نہوتی تھی گردن وہ زور کرتا تھا — امام تشنہ دہان آہ سرد بھرتا تھا
کی اوس لعین نے ضرب قفا پہ بارہ بار — دبا دبا کے چلاتا تھا خنجر خونخوار
ستم ہے بارھویں ضرب میں اضطراب ہوا — شہید ظلم سے امام فلک جناب ہوا
جدا بدن سے سر شاہ تشنہ کام ہوا — ستم ہے اوس سگ ابلق نے اپنا کام کیا

راوی کہتا ہے اوسوقت خیمہ کے در پر زینب و کلثوم کھڑی روتی تھیں نظم

ہائے ہم تیرے قربان یا امام حسین — ہوا تو خون میں غلطان یا امام حسین
غریب و بیکس و مظلوم ہوکے ذبح ہوا — تو تھا مدینہ کا سلطان یا امام حسین
یہ کیا غضب ہے کہ پیاسا تجھے شہید کیا — تو کوفیوں کا تھا مہمان یا امام حسین

کٹے رگوں سے گلے کے لہو ابلتا ہے ۔ دکھائی تو نے عجب شان یا امام حسین ع
نبی کا گھر ہوا برباد قتل گہ آباد ۔ پڑے ہیں خیمے یہ سنسان یا امام حسین ع
ہوا بدن سے ترا سر جدا سنان پہ چڑھا ۔ بدن ہے خاک پہ عریان یا امام حسین ع
بدن پہ باغ سا پھولا ہوا ہے زخموں کا ۔ نبی کے باغ کے ریحان یا امام حسین ع
سنان پہ ہے سر عریان کھلے ہوئے گیسو ۔ ہوا سے اڑتی ہیں ہر آن یا امام حسین ع
کھلے ہیں سر ترے ماتم میں آل احمد کے ۔ ہوئے ہیں بال پریشان یا امام حسین ع

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَائِہِمْ اَجْمَعِیْنَ

رطب نوان فضائل تعزیہ داراو شیعہ اور ثواب رونا و رولانیکا اور فوج ملائکہ کا آنا حضرت کی مدد کو بیان فرمانا شہادت کا زبان مبارک سے اور فضائل زوار و زمین کربلا و شہادت حضرت قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَحِمَ اللّٰہُ شِیْعَتَنَا لَقَدْ شَارَکُوْنَا فِی الْمُصِیْبَۃِ بِطُوْلِ الْحُزْنِ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ خوشا حال تمہارا اے محبان حسینؑ جناب صادقؑ شیعوں کے حق میں دعا کرتے اور یوں فرماتے ہیں خدا رحمت کرے ہمارے شیعوں پر تحقیق ہمارے شیعہ ہمارے شریک ہوئے مصیبت میں کہ حسینؑ کے غم میں ہمیشہ حزین و غمگین رہتے ہیں طول ہوا انکے ماتم داری میں یعنی ہر برس محرم میں عزادار رہتے ہیں دن رات سوگوار و شکستہ و بیقرار رہتے ہیں وَاَنَّہٗ قَالَ مَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی فِیْنَا مِائَۃً فَلَہُ الْجَنَّۃُ پھر فرمایا کہ جو مومن ہماری مصیبت بیان کرے آپ روئے اور سو مومنوں کو رولاوے وہ جنتی ہے وَمَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی خَمْسِیْنَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جو آپ روئے اور پچاس مومنوں کو رولاوے وہ بھی جنتی ہے وَمَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی ثَلٰثِیْنَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جو آپ روئے اور تیس مومنوں کو رولاوے وہ بھی بہشتی ہے وَمَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی عَشَرَۃً فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جو آپ روئے اور دس مومنوں کو

[illegible]

روالاۓ وہ بھی جنتی ہے ومن بکی او ابکی واحدًا فلہ الجنۃ اور جو آپ روۓ اور ایک
مومن کو رولاۓ وہ بھی اہل جنت ہو ومن تباکی فلہ الجنۃ اور جسکو رونا نہ آوے
رونے والے کی صورت بناۓ وہ بھی جنتی ہو ومن لم یستطع ان یبکی فلیستشعر
قلبہ من الحزن اور جسکی آنکھ سے کسی صورت آنسو نہ نکلے اوسکو لازم ہو کہ دلکو اپنے
محزون کرے اس غم واندوہ کو قلب سے مقرون کرے روی انہ لما اخبر النبی
ابنتہ فاطمۃ بقتل ولدھا الحسین وما یجری علیہ من المحن فبکت
فاطمۃ بکاءً شدیدًا روایت ہو کہ جسوقت پیغمبر نے اپنی بیٹی
فاطمہ کو خبر دی کہ تیرا پیارا حسینؑ کربلا مین پیاسا شہید ہوگا اور اوسکے بیٹون
مین ایسی ایسی بلاؤن مین گرفتار و مبتلا ہوگا اوسپر یہ ظلم و ستم ہونگے اہلبیتؑ
اوسکے اسیر ہوکر روینگے یہ سنکر جناب سیدہ بہت روئین بہت بلبلائین نہایت
مضطر ہوئین بیقرار ہوئین وقالت یا ابت متی یکون ذلک یعنی پوچھا اے
باباجان یہ حادثہ کب ہوویگا قال فی زمان خال منی ومنک ومن علی
فاشتد بکاؤھا پیغمبر نے فرمایا ای فاطمہ حسینؑ اوس زمانے مین قتل ہوگا کہ
وہ ایام خالی ہونگے مجھسے اور تجھسے اور علی سے یعنی نہ مین ہونگا حسین کو بچاؤن
نہ تو ہوگی کہ مظلوم کی ماتمداری کرے نہ علی مرتضیٰ ہونگے کہ اپنے فرزند کی مددگاری
کرے یہ سنکر فاطمہ زہرا اور بھی بیقرار ہوئین زار زار ایسی روئین کہ ہچکی لگ گئی
وقالت یا ابت فمن یبکی علیہ ومن یلتزم باقامۃ العزاء لہ جناب سیدہ
نے کہا اے باباجان جب مین اور تم اور علی نہو سے تو میرے بیکس قتیل پر کون
رویگا کون اسکی تعزیہ داری کریگا کون اسکا ماتمدار ہویگا فقال النبی صلعم ان
نساء امتی یبکین علی نساء اھل بیتی ورجالھم یبکون علی رجال اھل بیتی

نبی نے فرمایا اے فاطمہ تو غم نکر حسین کے ہزاروں ہزار بیشمار ہین میری امت
مرحومہ کی عورتین جمع ہو کر میرے اہلبیت کی بیبیون کی مصیبت پر روینگی
اور ماتمدار رہینگی اور اونکے مرد جمع ہو کر میرے جوانان اہلبیت کی ماتم مین مشغول
ہونگے واسین موجب انسووں سے رات دن بھگوینگے رات دن وہ روینگے
يُجَدِّدُونَ الْعَزَاءَ جِيلًا بَعْدَ جِيلٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ اور ہر برس محرم
مین ماتم کو تازہ کرینگے ایک گروہ بعد دوسرے گروہ کے قیامت تک دنیا تعزیہ داری
سے خالی نرہیگی حسین کے ماتمدار ہزار ہین پیدا ہونگے فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
فَتَشْفَعِيْنَ اَنْتِ النِّسَاءَ وَاَنَا اَشْفَعُ لِلرِّجَالِ جب قیامت کا دن آویگا
تو اون بیبیون کی شفاعت کرنا حسین کے ماتمدارون کو بخشوانا اور مین اونکے
مردون کی شفاعت کرونگا اہلبیت کی حمایت و رعایت کرونگا وَكُلُّ مَنْ بَكٰى مِنْهُمْ
عَلٰى مُصَابِ الْحُسَيْنِ اَنْقَذْنَاهُ مُبَشَّرَةٌ بِنَعِيْمِ الْجَنَّةِ اے فاطمہ سب آنکھین
قیامت کے دن خوف خدا سے گریان ہونگی مگر وہ آنکھین جو حسین کی سرگذشت
مصیبت سنکر دنیا مین روتی رہی ہین پرستیکہ وہ آنکھین ہنستی ہونگی جنت کی
نعمتون کی خوشخبری دمبدم اونکو پہنچتی ہوگی وہ نہایت خوش ہونگے

نظم

اے اہل عزا گریۂ محشر کو نہ بھولو — ہر مجلس غم سبط پیمبر کو نہ بھولو
کس پیاس مین گردن پہ چلا خنجر بیداد — اے یارو تم اوس کشتۂ خنجر کو نہ بھولو
پانی نہ پیا اشک بھری تھے نکلا — عباس علمدار دلاور کو نہ بھولو
ہنستا ہا گردن پہ لگا پیاس کے جب تیر — تم روتے رہو گردن اصغر کو نہ بھولو
شبیر کا سر نیزہ پہ ظالم نے دھرا تھا — پتھر سنگ پہ وے مار دا اوس سر کو نہ بھولو
چھاتی سے سنان پار ہوئی ابن انس کے — اے مومنو زخم علی اکبر کو نہ بھولو

چھائی ہوئی جسوقت شفق چاند پہ دیکھو — آلودہ بخون روئے مطہر کو نہ بھولو
جب مد نظر آوے تمہیں یارو کوئی بیمار — عابد کے تن خستہ لاغر کو نہ بھولو
جب پانی پیو یاد کرو شاہ کی تم پیاس — یارو اوس خلعت ساقی کوثر کو نہ بھولو
جب نہر نظر آوے تمہیں یا کوئی چشمہ — دریائے شہادت کے شناور کو نہ بھولو
آلودۂ خون یاد کرو گوش سکینہ — آغشتہ لہو میں در احمر کو نہ بھولو
اے اہل عزا فاطمہ کہتی ہے تمہیں یاد — تم احمد مختار کے دختر کو نہ بھولو
دل ریش کرو نالہ و فریاد و فغاں تم — اے دوستو شبیر سے دلبر کو نہ بھولو

لکھا ہے کہ جسوقت میدان کربلا میں حضرت لشکر لیکے اور نہر علقمہ کے کنارے خیمہ کھڑے کروائے تب آپکے سردار فوجیں لیکر کہنے لگے آپ حضرت کے خیام کو کنارے سے اوکھڑوائے کہا یہاں ہماری فوجیں ہونگی تم میدان میں جاکر اوترو لیکن جب لشکر سوار و پیادہ جمع ہوا چاروں طرف سے سیاہ ہو گیا کوئی جگہ خالی نہ رہا قتل پر اوس امام مظلوم کے کمربستہ ہوئے انتہا اتفاق [illegible] اوسوقت افواج بیشمار فرشتوں کی کربلا میں گھٹا سی چاروں طرف سے چھائی طوفان عظیم پیدا کیا غضب الٰہی کا نشان ظاہر ہوا دریا کی طرح وہ لشکر مارتا تھا اسقدر غبار بلند ہوا کہ آفتاب کو چھپایا امام تشنہ کام کو سرداروں نے جھک جھک کر سلام کیا اور آداب احترام بجالائے اور عرض کی کہ اے امام حسینؑ سبط رسول الثقلین ہم تجھپر فدا ہوں تو بیشک امام واجب الاطاعت ہے حجت خدا ہے ساری خلق و عالم پر اپنے باپ دادا کے لیے یا حسینؑ تیرا رتبہ عظیم ہے یا حسین تو کریم ہے یا حسین تو محمدؐ کا نواسا ہے افسوس صد افسوس نہر کے کنارے پیاسا ہے یا حسینؑ تیرے رفیق جاں نثار خویش و فرزند و دلدار تشنہ

وگرسنہ مغلوب و ناچار ہین اور ننھے ننھے بچے بلبلاتے ہین ہونٹھ کلیجے
سے سوکھے جاتے ہین یا حسینؑ تو کوفیون سے مدارا کرتا ہے یہ لعین دشمنی کرتے ہین
یا حسینؑ تجھکو نامے لکھ لکھکر بلایا اب قتل کا دم بھرتے ہین یا حسینؑ یا سید کم سپاہ
ہمکو بڑا اندوہ ہے کہ دشمن کا لشکر باکثرت وانبوہ ہے وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
اَمَدَّ جَدَّكَ وَاَبَاكَ بِنَا فِي سَائِرِ الْحُرُوْبِ یعنی تحقیق خدا عز وجل نے
سب لڑائیون مین ہمکو بھیجا تھا کہ تیرے نانا کی مدد کی کافرون سے لڑی فتح پائی
اسیطرح ہم تیرے والد ماجد کے ناصر و معین رہے ہماری یہی عہد ہے کہ محمد اور آل محمد کے
نصرت و یاری کرین اے سید مظلوم ہم تیرے مطیع و فرمانبردار ہین اجازت کے
طلبگار ہین اشارہ کے امیدوار ہین حکم کر تیرے دشمنون کو قتل کرین کوفہ و شام کی
فوجون کو پامال کرین تیرے مخالفون کو چن چن مارینگے بدن سے اونکے سر اتارینگے
حیف ہے کہ گر خاندان نبوت برباد ہو پھر ہے جہنم ناپاکون سے آباد ہو ہم بھی عزت
و آبرو پاوین انصار سبط رسولؐ کے کہلاوین آہ جب امام تشنہ کام نے فرشتونکا
التماس سنا آنکھون سے آنسوؤن کے موتی گرنے لگے قَالَ اَلَهُمْ مَا قَرَأْتُمْ لَبَرَزَ
الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ حضرت نے فرمایا کہ اے ملائکہ تمنے یہ آیت
قران مین نہین پڑھی ہے کہ جنکے مقدر مین قتل ہونا ہے لابد اپنے قتلگاہ مین آکر
مارے جاوینگے اپنی خوابگاہ مین قتل ہوکر آرام فرماوینگے وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ
كَتَبَ عَلَيَّ الْقَتْلَ یعنی تحقیق اللہ تعالے نے میری تقدیر مین لکھا ہے کہ مین بھوکا
پیاسا امت کی تلوار سے اس میدان کربلا مین قتل ہونگا خاک پر زخمی ہوکر گردن
سر میرا نیزہ پر سوار ہو تن میرا زخمون سے لالہ زار ہو چالیس دن تک جسم میرا دھوپ
کھاوے نہ دفن ہو نہ کفن پاوے میری اکبر کی چھاتی مین برچھی لگی میرے

اصغر کا تیر سے گلا چھیدے قاسم کا لاشا سم اسپان سے پامال ہو میرا بھتیجا خون میں تر
لال ہو عباس علمدار کے ہاتھ کٹین سرنگون میرا علم ہوا بن حسن کے ہاتھ تلوار
سے قلم ہون میرے گود مین تڑپ تڑپ کر مرجاوے ایک قطرہ پانی کا دم آخر
میسر نہ آوے شمر لعین میرے سینہ پر زانو رکھے خنجر گردن پر پھیراوے نہ رحم
کھاوے نہ پانی پلاوے فَاِذَا اَقْتَلْتُمْ اَعْدَائِیْ فَبِمَنْ یَبْتَلِی اللّٰہُ الْحَقُّ الْمَعْرُوْسَ
اگر تمنے سب دشمن میرے مار ڈالے تو امتحان کیونکر معلوم ہوگا وَمَنْ ذَا یَکُوْنُ
یَحْصُرُنِیْ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا اگر تمنے سارے اعدای دین چن چن کر مارے تو پھر
مجکو میدان کربلا مین گھیر کر چارون طرف سے کون تلوارین ماریگا اور کون نیزہ
لگاویگا میرے بدن پر ایک ہزار نو سے پچاس زخم کیونکر لگین گے مین کیونکر زخمی
ہوکر گھوڑے سے گرونگا لہو مین ڈوبا ہوا اس میدان مین لوٹونگا وَفِیْکَ
اِخْتَارَهَا یَوْمَ دَحْوِ الْاَرْضِ اسے فرشتو جس روز اللہ تعالے نے زمین کو خلق کیا بنایا پانی کے
اوپر فرش کیا بچھایا اس زمین کربلا کو میرا مقتل و مشہد میرا مدفن و مرقد معین
اس زمین مین میرا مقبرہ تعمیر ہو ویگا اس خاک مین گنج شہیدان مدفون ہوگا
میری قبر میرے نانا و لحد ا بنائینگے میری تجہیز و تکفین کو زین العابدین اعجاز سے آئینگے
مجکو قبر مین نبی و علی اوتارینگے میرے ماتم مین سر زمین پر دے دے مارینگے یا حسین
مظلوم کہکر پکارینگے یہ زمین عزت و شرف پاویگی کرہ اعلے کہلاویگی خاک اسکی تبرک
ہوکر آسمان پر جاویگی وَقَدْ جَعَلَهَا اللّٰہُ مَعْقِلًا لِّشِیْعَتِیْ وَدُوْدَادٰی بدرستیکہ اللہ
نے بنایا ہے اس زمین کو جاے پناہ میرے دوستون میرے شیعون کے واسطے زیارتگاہ
میرے زائرون کے واسطے گنہگار یہان آنکر پناہ لینگے اور توبہ و انابت و استغفار کرینگے
اللہ تعالے گناہ اونکے بخشیگا توبہ قبول کریگا حاجتمند کامیاب ہوکر یہان سے

جائینگے زوار میری زیارت کو دور سے آئینگے راہون مین ایذا پائینگے گناہ اونکے
محو ہو جائینگے فرشتے اونکے پانؤن چوم کر آنکھون سے لگائینگے فالمذ سر اغبار
اونکے منھ کا دامن سے پونچھینگے نبیؐ و علیؑ استقبال کو آئینگے نہر مین نہائینگے غسل
زیارت بجا لائینگے گناہ سارے دھوئے جائینگے جب میری تربت پاس آکر کہینگے کہ
السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام علیک یا ابن رسول اللہ مین جواب
سلام کا دونگا مرحبا اھلا و سہلا کہونگا اظہار محبت کرونگا جو زوار میرے ہین
دین و دنیا مین عزیز و کامران ہین وہ نکون لہم امان فی الدنیا و الآخرۃ
یہ سرزمین اونکے واسطے امان و پناہ ہوگی رنج دنیا اور بلائے آخرت سے بیمار اس خاک سے
شفا پائینگے محتاج برکت سے اس خاک کی غنی ہو جائینگے مسافر [illegible] پناہ دینگے ہر بلا
و آفت سے نجات پائینگے محفوظ رہینگے مردون کی قبر مین اگر یہ خاک جائیگی فشار
قبر سے بچائینگے عذاب قبر کی نوبت نہ آویگی جو سعادتمند اس خاک مین دفن ہو گئے
حشر و نشر کی زحمت نہ دیکھنے پائینگے اس زمین کو مثل ایک قرص کے بہشت مین لیجائینگے
سو یہ جنت مین بلا حساب پہونچینگے منافق مانند برگ خزان دیدہ زمین سے جھڑینگے
تم آگاہ ہو اے ملائکہ مین شہادت کا طلبگار ہون فرزند علی ابن ابیطالب ہون
اکیلا ان سب پہ غالب ہون مگر آج نہین چاہتا کہ زور امامت قوت ولایت ظاہر
کرون ارادہ ہی کہ راہ خدا مین بیکس و تنہا مظلوم ہو کر مرون تمکو ہرگز امر جنگ نہ دونگا
اب پیاسا اکیلا میدان مین لڑونگا اسوقت مین نے تمکو وداع کیا مراجعت کرو مجھے
میرے حال پر رہنے دو متعرض نہو ولکن تحضرون یوم العاشر من شہر عاشورا
لیکن دسوین کو محرم کی اگر جی چاہے تو یہان آنا مجھسے ملاقات کرجانا و فی اخرہ
اقتل و لا یبقے بعدی مطلوب من اہل بیتی قریب عصر کے آخر روز عاشورا مین

قتل ہوئیگا خنجر اوس گلے پہ وہ اات ہوگا بغیر امام زین العابدین بیمار کے کوئی یار و مددگار جوانان اہلبیت میں سے باقی نہ رہیگا کہ اوسوقت میں میرا غمخوار ہو میں اگر بلاؤن تو مجھپر آکر نثار ہو تم اوسوقت حاضر ہونا میں اگر امداد چاہونگا میری ہی دکرنا اآلا میری مصیبت دیکھکر رونا کہ یہ ثواب بھی نصرت و مددگاری کے اجر سے کم نہین ہے بلکہ زیادہ ہے وَیُساوِیْ الیٰ زیدٖ وہ عجب وقت ہوگا کہ مین تو خاک پر تڑپتا ہونگا اور خیمون مین آگ لگی ہوگی اہلبیت لوٹے جاتے ہونگے میرے ماتم مین گریبان چاک ہونگے ننھے ننھے بچے ہلاک ہونگے میرا سر ایک نیزہ بلند پر ہوگا خاک و خون مین چہرہ بھرا ہوگا گردن کی رگون سے خون ٹپکتا ہوگا لاشہ برہنہ دھوپ مین پکھتا ہوگا زلفین ہوا سے پریشان ہونگی زینب وام کلثوم چاک گریبان ہونگی یزید کیطرف سر میرا ہدیہ لیکر جائنگی فتح کی نوبت بجائینگی کالے علم شام کے کھلے ہونگے سر آل کرام کے کھلے ہونگی نظم

زینب و کلثوم ہونگی اونٹون پر سوار — بے ردا و مقنع وہ فریاد کرتے زار زار
آگے آگے قیدیان آل احمد خستہ حال — پیچھے پیچھے روح زہرا یا بیادہ کھولے بال
واحسینا واغریبا کہکے کرتے غم کی بین — لٹ گیا گھر مصطفے کا مر گیا میرا حسینؑ
تن کہیں ہے مظلوم کا رن مین پڑا بے گور و کفن — دھوپ مین جلتا ہے ہائی مین اٹھا زخمی بدن
یا الٰہی فاطمہؑ جاوی کدھر اب کیا کرے — ساتھ سر کے جاے یا اس لاش پر سایہ کرے
شام مین ہونے چلی ہین قید میری بیٹیان — زینب و کلثوم دونون غمزدہ دوکھیا ریان
وا در یغا قید مین ہین دختران فاطمہؑ — وا در یغا ہین سنان پر اختران فاطمہؑ
وا شہید التشنہ لب نام و نشان مرتضیٰؑ — وا ذبیح کربلا وا جانشین مجتبیٰؑ
یا علی شیر خدا تم شیر بن کر آئیو — جو کی دیجیو رات بھر فردوس کو مت جائیو

ہیں تیغ بکف سر کے ساتھ ہوں تم یہاں ہوا ستم گیا اس | کیا کروں جاتا ہے سر شبیر کا دشمن کے پاس

وَقَالَ الْمَلٰئِکَۃُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَوْ لَا اَنَّ اَمْرَکَ اِطَاعَۃٌ فرشتے بیکل
روئے اور عرض کی یا ابن رسول اللہ اگر تمہاری فرمانبرداری واجب نہ ہوتی تو ہم ہرگز بے
لڑے نہ رہتے وَلَا یَجُوْزُ لَنَا مُخَالَفَتُکَ لَقَتَلْنَا جَمِیْعَ اَعْدَائِکَ قَبْلَ
اَنْ یَصِلُوْا اِلَیْکَ بِسُوْءٍ لیکن کیا کریں ہمکو مخالفت تمہاری جائز نہیں ہے اگر یہ حکم
آپکے ارمانا جائز ہوتا تو تمہارے مخالفوں کو مار ڈالتے مجال نہتھی کہ دست ستم دراز کر سکتے
ایسا لڑتے ایسا مارتے کہ صغیر و کبیر سوار و پیادہ اس لشکر کا ایک جیتا نچھوڑتے
حَتّٰی لَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مِنْہُمْ اَحَدٌ بلکہ روی زمین پر کوئی تمہارا مخالف زندہ
رہتا کوفہ کو جلا دیتے شام میں آگ لگا دیتے قتل عام کرتے نصرت امام کی کرتے ظالموں کو
ایک دم میں تمام کرتے فَقَالَ لَہُمْ جَزَاکُمْ خَیْرًا وَلٰکِنْ وَاللّٰہِ اَنَا اَقْدَرُ مِنْکُمْ
عَلَیْہِمْ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سید مظلوم نے فرمایا اللہ تعالے تمہیں ان نیت و عزم
پر جزای خیر دیگا تمہارا مطلب بہر صورت حاصل ہے تم حسین کے انصار لکھے جا چکے لیکن
اے ملائکہ آگاہ ہو واللہ میں تم سے زیادہ اس قوم پر غالب و قادر ہوں
ابھی چاہوں تو ایک اشارہ میں نیست و نابود کر دوں یہ قوت و قدرت اللہ نے
مجھے عطا کی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مگر اے ملائکہ میں بہر حال خوب ہے قضا اقضا
اپنا محبوب ہے حسین غالب ہو کر مغلوب ہے نانا کی امت کی شفاعت مطلوب ہے خونریزی
کلمہ گویوں کی معیوب ہے محبان فاطمہ آخر انجام کار یہ ہوا کہ عاشورہ کے دن
وہ جناب نرغۂ اعدا میں گھرا تھا یکہ و تنہا گرفتار تھا بجز زخم تیر و شمشیر کے کوئی
انیس و مددگار نہ تھا تیس ہزار جفاکار چار طرف سے حملہ آور تھے راوی کہتا ہے اس وقت
جناب امام حسین نے عمر سعد لعین سے فرمایا کہ اے عمر سعد آخر قتل میرا تجھے منظور ہے

مگر تین حاجتین میری تجھسے ہین اول یہ کہ اب بھی میرے قتل سے تو درگذر
اور متعرض ہمارا نہو کہ مین اپنے نانا کی مرقد منور پر پھر جاؤن اوس لعین نے
کہا اے حسین اس امر مین میرا اختیار نہین ہے محبان حسین پھر تمہارے
مولا نے فرمایا کہ اگر تو راضی اس بات پر نہین ہوتا کہ مین مدینہ کو پھر جاون
اور تو نے مصمم ارادہ میرے قتل کا کیا ہی تو ایک جرعۂ آب مجھے پلا دے کہ
شدت تشنگی سے جگر میرا کباب ہوا ہی اوس لعین نے کہا یا امام یہ حاجت
بھی ممکن الوقوع نہین ہے وا مصیبتاہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر سعد
اگر یہ بھی ممکن نہین ہے اور ارادہ میری قتل کا رکھتا ہی تو بس ایکبارگی
تنہا بیکس پیاسے پر نرغہ کرنا کیا مناسب ہی اپنی فوج سے کہدے کہ ایک
ایک آدمی مجھسے لڑنے کو آوے راوی کہتا ہی کہ اوسوقت شمر ولد الزنا نے
ابن سعد شقی سے کہا کہ اے امیر اگر تمام اہل زمین امام حسین سے مقابلہ کرین
اور ایک ایک شخص اونہین سے لڑنے کو اونکے جاوے بخدا سوگند کہ اونسے
کوئی عہدہ برآ نہوگا صلاح یہ ہی کہ چارون طرف سے اوس مجروح پر نرغہ کیجیے
اور دور سے تیر و نیزہ چلائیے وا مصیبتاہ اوسوقت عمر سعد لعین نے فوج
اشقیا کو حکم کیا کہ ہر چہار طرف سے تیر باران کرو نیزے لگاؤ سنگ باران
کرو واویلا وا محمداہ ناگاہ خولی بن یزید اصبحی ولد الزنا نے ایک تیر زہرآلود مارا
لا کے سینہ اقدس پر لگا خون بہنے لگا ازبسکہ کثرت زخمہاے سے خون
جسم مبارک سے بہت سا بہہ گیا تھا واویلا صدمہ سے اوس تیر جفا کے وہ
راکب دوش پیغمبر ناز پروردہ زہرا و حیدر پشت زین سے زمین پر آیا حضرت
نے اوس تیر کو سینہ پر نور سے باہر نکال کر پھینک دیا اور کف دست زخم کے

تیغے رکھا اور جب چلّو بھر خون بھر جاتا تھا اوس خون کو اپنی ریش مبارک
پر ملتے تھے اوسوقت ایک ملعون نے پوچھا کہ اے حسینؑ اے ابو عبد اللہ
اس خون کو اپنی ریش مبارک پر کیون ملتے ہو حضرت نے فرمایا اسلیئے
ریش کو اپنے خون سے خضاب کرتا ہون کہ بصورت خون آلودہ مین
اپنے نانا رسول خدا سے ملاقات کرونگا۔ محبان فاطمہؑ امام مظلوم بیچارا
اوس حال سے غش مین پڑا تھا معمول ہے کہ زخمی کو پیاس کی
شدت ہوتی ہے راوی کہتا ہے کہ اسقدر گرمی تھی کہ اگر دانہ گندم زمین
پر گرتا تو بریان ہوجاتا و اصیبتاہ اوسوقت شمر ولد الزنا نے فوج کو
پکارا کسلئے تمھین انتظاری ہے کیون حسینؑ کا سر تن سے جدا نہین
کرتے ہو و اصیبتاہ پھر ایکبارگی اون اشقیا نے حملہ کیا اوس جناب کو
اور بھی زخمی کر دیا پھر عمر سعد لعین نے لشکر مین ندا کی کہ جو شخص کہ سر
مبارک حسینؑ کا کاٹ کر لاوے اوسے بہت سا انعام دونگا اوس
حرامزادے سے یہ مژدہ سنکر چالیس اشقیا نے فرزند رسول کی
قتل پر کمر محکم باندھی اور فوج سے جدا ہوے اور ہر ایک ملعون سبقت
کرتا تھا کہ پہلے اوس جناب کو قتل کرے سبحان اللہ جب حسینؑ کے
تولد مین جبریل ہزار فرشتے لیکر مبارکباد کے لیئے آوے اور پھر
تیس ہزار جفا کار ٹوٹ پڑین پتھر و نیزہ و تیر کا مینھہ برساوین ایک
چلو پانی کو ترساوین اور جسکے گلوے نازنین پر رسول خداؐ بوسہ لیوین
اور سینہ مبارک پر پرورش فرماوین اوسکے گلوے مبارک پر شمر لعین
خنجر ابدار زہر سے بجھایا ہوا پارہ پارہ کرے اور پشت گردن سی مثل

[illegible]

گوسفند سر مبارک جدا کرے اور اوسکے سینہ اقدس پر ستمگر پاے
نجس دھرے اور خولی ملعون نیزے پہ سر مطہر رکھے اور جسکے بدن اطہر
کی مس کرنے سے فطرس فرشتہ کی عفو تقصیرات خالق اکبر کرے افسوس
جسم نازنین اوسکا صحراے کربلا مین خاک و خون مین غلطان
پڑا ہے ستمگار گھوڑون کے سمون سے پامال کرین جلتی ریتی پر وہ
نازپروردہ فاطمہ زہرا بے غسل و کفن پڑا ہو جانوران چرند و پرند
نگہبان تھے سایہ کرتے تھے اور آسمان خون روتا ہے ستمگارون
نے کچھ پاس ادب جناب رسول خدا کا نکیا اہلبیت اطہار کو اسیر کیا
دیار بدیار بے ردا و مقنعہ پھرایا سوگوارون کو آزار پہونچایا زندگی
سے بیزار تھے صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین و لعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین
رطب سوان شغل ماتم کا بیان روز قتل امام حسین آسمان سے لہو برسا او
مع سر پاک شہدا ظالم شہر دمشق مین پہونچے ویرانی ہو و مع ستر شخص مسلمان ہوا
اے برادران ایمانی اے محبان روحانی ماتم حسین مین فریاد و فغان کرو
یہ مجلس عزاے امام ہے گریہ و زاری سے اس بزم کو آباد کرو حسین علیہ السلام
کی مصیبت یاد کرو فاطمہ زہرا کی تعزیت مین امداد کرو محمد و سید عالم کو
شاد کرو ونقل عن الشافعی فی شرح الوجیز منقول ہے شافعی سے کتاب
وجیز مین ان ھذہ الحمرۃ التی تری فی السماء ظہرت یوم قتل الحسین و
لم تر قبلہ یعنی بدرستیکہ سرخی شفق جو آسمان پر نظر آتی ہے پہلے نتھی جب
حسین مظلوم شہید ہوے آسمان پر شفق پھولی جو پتھر زمین سے اوٹھایا
اوسکے نیچے سے خون تازہ ابلتا تھا ولقد مطرت السماء یوم قتل

دماً حتی یفی اثرہ علی النبات حتی فنی یعنی روز قتل امام حسین آسمان سے لہو برسا حتی ہر صحرا مین گھاسین خشک ہو کر معدوم ہو گئین پھر کسیکو معلوم نہوئین

نظم

ہزار افسوس ہووے چشم گردون سے لہو جاری
کرین مومن غم شاہ دین مین گریہ و زاری

تمہین لازم ہے رو رو کر بہاؤ چشم سے دریا
تمہارے واسطے مارا گیا سبط نبی پیاسا

یہ رونا اوسکے غم مین حشر کے دن کام آویگا
یہ دریا اشک کا نار جہنم کو بجھاویگا

ہر ایک قطرہ گہر ہوگا نبی ہے جوہری اسکا
خریدار اوسکی زہرا ہونی ہے مشتری اسکا

روی عن الثقات عن ابی سعید الشامی قال کنت ذات یوم مع القوم اللئام الذین حملوا الرؤس والسبایا بدمشق روایت کی ہے ثقہ راویوں نے ابی سعید شامی سے کہ اوسنے بیان کیا ہے کہ جب وہ ملاعین شہیدوں کے اور اسیران حرم کو لیکر دمشق کو جاتے تھے مین اونکے ساتھ تھا فلما وصلوا الی دیر النصاری وقع بینهم ان نصر الخزاعی قد جمع عسکرا و یرید ان یهجم علیهم نصف اللیل یعنی جسوقت ایک نصرانی کی گرجے کے نزدیک پہونچے جاسوسون نے آکر خبر دی یہ بات مشہور ہوئی کہ ایک سردار ہے دیندار محب آل اطہار نام اوسکا نصر خزاعی ہے اوسنے لشکر جمع کیا ہے چاہتا ہے کہ غافل پاکر شبخون مارے ویقتل الابطال ویجدل الشجعان ویاخذ الرؤس والسبایا دلیرون کو قتل کرے شجاعون سے جنگ وجدال کرے لشکر شام پر غالب ہو کر شہیدون کے سر چھین لیجاوین اسیران حرم کو قید سے چھڑا لیجاوین قال رؤسا العسکر من عظم اضطرابهم نحمل اللیلة الی الدیر ونجعله کهفاً لنا یہ سنکر سرداران

[illegible]

وھذا آخرہ

شام کی نہایت مضطر و بیحواس ہوئے اور کہا کہ آؤ آج کی رات اس گرجے
کے اندر پناہ لیویں اور اس دیر محکم کو اپنا قلعہ پناہ دیں فوقف الشمر و
اصحابہ علی باب الدیر وصاح باعلی صوتہ یا اھل الدیر پس شمر ملعون
اور اوسکے یار دیر کے دروازے پر کھڑے ہوکر چلا چلا کر پکارے اے دیر والو
انصاری ہوا دیہر آؤ فجاءھم القسیس وقال لای ارض فلما رای العسکر قال
من انتم وما تریدون شور و غل سنکر سردار نصرانیوں کا آیا اور کہا کون ہو
پکارتا ہے کیا کام ہے جب دیکھا کہ ایک لشکر عظیم ہے کے دروازے پر کھڑا ہے کہا تم
کون ہو یہاں کیوں آئے فقال الشمر نحن من عسکر عبید الله ابن زیاد
ونحن سائرون من العراق الی الشام شمر لعین نے اوس سے کہا ہم عبید الله
ابن زیاد کے نوکر ہیں عراق سے شام کو جاتے ہیں قال القسیس لای
ارض پادری نے پوچھا شام سے تمکو کیا کام ہے کیا غرض ہے قال کان
شخص بالعراق وقد تباغی وخرج علی یزید وجمع العساکر فبعث یزید
عسکرا عظیما فقتلوھم وھذہ رؤوسھم وھذہ النساء سبایاھم
شمر لعین نے اظہار کیا کہ ایک شخص نے عراق میں یزید پر خروج کیا تھا اور
بہت سا لشکر جمع کر کے لڑنے آیا تھا یزید نے ایک لشکر عظیم اوپر بھیجا چنانچہ
وہ سب باغی قتل ہوئے اور مارے گئے یہ نیزوں پر اونھیں خارجیوں
کے سر ہیں کہ آج کی رات اس دیر میں پناہ لیویں اس واسطے کہ دشمن درپے
ہیں ہمسے یہ سر اور اسیر چھینا چاہتے ہیں قال الراوی فنظر القسیس
الی راس الحسین واذا بالنور منہ ساطع والضیاء لامع قد لحق
بعنان السماء فوقع فی قلبہ ھیبة منہ راوی کہتا ہے

کہ یہ سنکر وہ پادری سرون کی طرف دیکھنے لگا ناگاہ جناب امام حسین ع کا
انوار اوسکو نظر آیا نور اوس سر مبارک سے بلند تھا روشنی اوسکی آسمان
تک تتق باندھے تھی وہ سر مبارک چاند سا نیزے پر تابندہ تھا دفعتاً پادری
کے دلمین ہیبت سمائی اور رعب غالب ہوا فقال القسیس دیرنا ما
یسعکم بل ادخلوا الرؤس والسبایا الی الدیر وحیطوا انتم بالدیر
پس پادری نے ظالمون سے کہا دیر ہمارا مختصر ہے تمہارے لشکر کی سمائی اور
گنجائش نہین ہوگی بلکہ بہتر یہ بات ہی کہ تم یہ سب سر اور اسیر ہمارے دیر کے
اندر داخل کرو ہمارے سپرد کرو اور آپ باہر اوترو آس پاس دیر کے احاطہ
کرو فاذا اد ہمکم عدو قاتلوہ ولا تکونوا مضطربین علی السبایا والرؤس
پس جسوقت تمپر دشمن بلوہ اور انبوہ کرینگے اونکے ساتھ جدال وقتال کرو
اسیرون اور سرون کی طرف سے تمھاری خاطر جمع ہوگی مضطر و سراسیمہ
نہوگی قال فاستحسنوا کلام القسیس صاحب الدیر وقالوا ھذا ھو الرای
راوی کہتا ہے اون سب نے دیر والے کی صلاح پسند کی اور کہا کیا خوب
تدبیر ہے فحطوا راس الحسین فی صندوق وقفلوا علیہ وادخلوا الی
داخل الدیر والنساء وزین العابدین ع معہ یعنی ایک صندوق کے
اندر جناب امام حسین ع کا سر مقدس رکھا اور اوسپر قفل لگایا اندر دیر کے
پہونچایا اور بیبیان قیدی اور بچے اسیر امام عابد طوق و زنجیرین گرفتار
سبکو صندوق کے ساتھ اندر دیر کے لیگئے فاخذ صاحب الدیر وجعلهم
فی مکان یلیق بھم دیر والا قیدیون کو اپنے ساتھ لیگیا اونکے لائق
ایک مکان تجویز کرکے اونکو جگہ دی فقال الراوی ثم ان بری الراس

الشریف ینظر حول البیت الذی فیہ صندوق وکان لہ روزنۃ محفظ راسہ فی تلک الروزنۃ راوی کہتا ہی کہ جس حجرہ کے اندر صندوق سر مبارک تھا اوس حجرے مین سے صداے گریہ وزاری بلند ہوئی دیروالا حجرے کے پاس آیا دروازہ حجرے کا بند مقفل پایا گرد حجرے کے پھرنے لگا کہ دیکھے اندر کون روتا ہی آخر ایک دیوار مین ایک طاقچہ مفتوح تھا اوس روشن دان مین سے سر ڈالکر دیکھنے لگا فرای البیت یشرق نوراً ورای کان السقف انشق ونزل من السماء تخت عظیم والنور یسطع من جوانبہ اوس حجرے کو دیکھا کہ بے شمع و چراغ منور ہو رہا ہی پھر دیکھا کہ گویا چھت پھٹ گئی آسمان پر سے ایک تخت اترا اور اطراف سے وہ تخت مثل خورشید درخشندہ و تابندہ ہی واذا بامراۃ احسن من حور العین جالسۃ علی التخت واذا بشخص یصیح اطرقوا رؤسکم ولا تنظروا فھذہ زھراء بنت محمد ناگاہ دیکھا کہ ایک بی بی عالی وقار حوریان جنت سے حسن و جمال مین افضل و بہتر چہرہ نورانی اوس تخت پر بیٹھی ہے اور ایک حوری آگے آگے پکارتی ہی اپنے سر نیچے کرو آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھو کہ یہ سواری ہی خاتون جنت شفیع است فاطمہ زہرا خیر النسا دختر محمد مصطفے واذا قد خرج من ذلک التخت نساء واذا ھن حوا وزوجۃ ابراھیم وھاجر ام اسمعیل وراحیل ام یوسف وام موسی واسیۃ بنت مزاحم و نساء النبی صلعم ناگاہ دیکھا کہ بہت سے بیبیان اوس تخت پر سے اوترین دفعۃً معلوم ہوا کہ حضرت حوا ام البشر تشریف لائین اور سارا ابراہیم خلیل اللہ کی بی بی اسحق نبی کی والدہ اور ہاجرہ

آئین ہاجرا اسمعیل ذبیح اللہ کی مان بھی آئین راحیل حضرت یوسفؑ کی
والدہ اور حضرت موسی کی مان وحضرت آسیہ بنت مزاحم فرعون کی زوجہ
بھی آئین حضرت عیسی کی والدہ مریم بنت عمران بھی روتی ہوئی تشریف لائین
پیغمبر آخر الزمان کی ازواج طاہرات یعنی خدیجۃ الکبری زینب وغیرہ ذالک
سب چاک گریبان کیے آئین قَالَ الرَّاوِیُّ فَاَخْرَجُوا الرَّاْسَ مِنَ الصَّنْدُوْقِ
وَکُلٌّ مِنْ تِلْکَ النِّسَاۤءِ وَاحِدَۃٍ تُقَبِّلُ الرَّاْسَ الشَّرِیْفَ
راوی کہتا ہے کہ اون بیبیون نے صندوق سے سر مبارک امام
مظلوم کا نکالا سب بیبیان روتی تہین گریبان تا بدامن پہٹے تھے اور
سر مطہر پر ہجوم تھا ایک بی بی اوٹھاکر اوس سر پرخون کو چومتی تھی
چھاتی سے لگاکر روتی تہی پھر دوسری خاتون سر اوس سے لیکر چومتی
تہی بلائین لے لے کر صندوق کے قربان ہوتی تہی اسیطرح سبنے باری
باری اوس سر کو لیا چوما پیار کیا بلائین لے لے کر فریاد و شور مچایا لہو مین
ڈوبے ہوسے چہرہ کو اپنے گلے سے بار بار لگایا فَلَمَّا وَقَعَتِ النَّوْبَۃُ
اِلَی الْمَوْلَاتِ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاۤءِ غُشِیَ عَلٰی صَاحِبِ الدَّیْرِ وَعَادَ لَا یَنْظُرُ بِالْعَیْنِ
بَلْ یَسْمَعُ الْکَلَامَ آہ واویلا جب باری آئی سیدہ عالم فاطمہ زہرا کے
اوس معصومہ مظلومہ نے وہ سر پرخون ہاتھ مین لیا صاحب دیر کو غش آگیا
آنکھین خود بخود بند ہوگئین دکھائی نہ دیتا تھا ولیکن اتنا ہوش تھا کہ آواز
سنتا وَاِذَا ہِیَ تَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَتِیْلَ الْاُمَّۃِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مَظْلُوْمَ الْاُمَّۃِ آواز آئی کہ فاطمہؑ آہ مارکر پکارے یا حسینؑ مین
تیری زیارت کو جنت سے آئی ہون السلام اسے قتیل امت کی السلام اسے

مظلوم ستم رسیدہ امت جفا کار سے السلام اے شہید امت کے تیغ سے کھانے والے السلام اے ذبیح امت کے خنجر سے گلا کٹانے والے السلام اے وارث آدم حسینؑ ابن علی السلام اے سید اکرم حسینؑ ابن علی

لَا يَبْذُلْ خَلْقُكَ هَمٌّ وَلَا غَمٌّ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَيُفَرِّجُهُ عَنِّي وَعَنْكَ وَيَأْخُذُ بِثَارِكَ

تو اے حسینؑ غم و غصہ نکھا عنقریب ہی کہ خدا تیری اور تیرے دادو سے فریاد سنے تیری مشکل آسان کرے تیرے خون ناحق کا قصاص لیوے تجکو خون بہا اس خون کا عطا کرے اور تیرے دشمنوں کو داخل جہنم کرے

نظم

میرے شہید میرے لاڈلے حسین غریب ؎ لعین شام کو سر لیچلے حسین غریب
بدن پڑا ہی بیابان میں تجکو زخموں سے چور ؎ ادھر العینوں نے صندوق میں سر پرنور
میرے حسینؑ تیری بیکسی کے میں واری ؎ میں سر کی ساتھ ہوں کرنے کو گریہ و زاری
علی کو لاش پہ چھوڑ آئی ہوں کہ صبح و مسا ؎ نگاہبان ہیں شبیر کے شیر خدا
میں تیرے ساتھ ہوں تا شام ای غریب حسینؑ ؎ خدا نہونگی میں سر سی میرے حبیب حسین
میرے حسین تیرا سوگ ہی لیئے زہرا ؎ الم سے چاک گریبان ہو گئے زہراؑ
پیادہ پیٹتی سر شام تک روان ہوتی میں ؎ حرم کی ساتھ ہوں اور گرد کاروان ہوتی میں
سوار دھوپ میں نیزہ پہ سر جو چلتا ہی ؎ جگر کی آگ بھڑکتی ہے سینہ جلتا ہے
ہوا سے اڑتی ہیں زلفیں جو یار یار حسینؑ ؎ تو روح فاطمہؑ ہوتی ہی بیقرار حسینؑ
سکینہ کہتی ہو جب رو کے کیا ہوے بابا ؎ پکارتی ہوں کہ تجھسے جدا ہوے بابا
سکینہ جان تو بابا کو اب نپائیگی ؎ تڑپ تڑپ کے یہ ننھی سی جان جائیگی
غش آتا جس گھڑی جا بدکو میں سنبھالتی ہوں ؎ جو کانٹے پاؤں میں لگتے ہیں میں نکالتی ہوں

وہ پاؤں سوجے ہوے رات بھر جاگتے ہوں   وہ تلوے چومتی ہوں آنکھوں سے لگاتی ہوں

فَلَمَّا سَمِعَ الدَّیْرَانِیُّ الْبُکَاءَ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِیْ نَزَلْنَ مِنَ السَّمَاءِ انْدَهَشَ وَوَقَعَ مَغْشِیًّا عَلَیْهِ جب دیرانی نے یہ آہ وزاری سنی اون بیبیوں کے جو آسمان پر سے اوتریں تھیں ایسی دہشت کھائی کہ غش ہوکر گر پڑا بیہوش ہوگیا فَلَمَّا اَفَاقَ مِنْ تِلْكَ الْغَشْوَةِ فَاِذَا هُوَ لَمْ يَرَ التَّخْتَ وَلَا النِّسَاءَ وَالْاَنْوَارُ مِنَ الصُّنْدُوْقِ صَاعِدَةٌ اِلٰى عِنَانِ السَّمَاءِ جب غش سے افاقہ ہوا پھر نہ وہ تخت نظر آیا نہ وہ بیبیاں تھیں ولیکن نور کے شعلہ صندوق سے آسمان تک بلند تھے سارا دیر روشن و منور ہو رہا تھا ثُمَّ اِنَّ صَاحِبَ الدَّيْرِ الْقِسِّيْسِ دَخَلَ اِلَى الْبَيْتِ وَكَسَرَ الْقُفْلَ وَالصُّنْدُوْقَ وَاَخْرَجَ الرَّاْسَ وَغَسَّلَهٗ بِالْكَافُوْرِ وَالْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ پھر دیر والا پادری حجرے کے اندر دروازہ کھول کر داخل ہوا قفل کو توڑا صندوق کو کھولا سر مبارک کو نکالا مشک و کافور و زعفران سے دھویا معطر و خوشبو کرکے بخور کیا وَوَضَعَهٗ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ يَا رَاْسُ مِنْ رُؤُوْسِ بَنِيْ اٰدَمَ وَيَا عَظِيْمُ وَيَا كَرِيْمُ جَمِيْعِ الْعَالَمِ مَنْ اَنْتَ اور اوس سر مقدس کو اپنے قبلہ کیطرف رکھا یعنی بیت المقدس کیطرف منھ کر کے بیٹھا آگے اپنے سر مبارک کو رکھا اوسکی طرف حسرت سے نگاہ کرتا تھا اور زار زار روتا تھا پکارتا تھا اے سر بنی آدم کے سردار کے اے عظیم و کریم سارے عالم سے سچ بتاؤ تو کون ہے کس بندۂ مقبول کا سر ہے اَظُنُّكَ اَنْتَ مِنَ الَّذِيْنَ مَدَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ اَنْتَ الَّذِيْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَضْلَ التَّاْوِيْلِ مجھے یقین ہے کہ

تو اون بزرگواروں مین سے ہی جنکی مدح و ثنا اللہ تعالے نے توریت و انجیل مین بیان کی ہے تو ایسا جلیل الشان ہے اللہ تعالے نے عطا کیا ہے تجھے شرف و فضل معنوی و افتخار باطنی بیشک تو نبی کا یا وصی کا سر ہے اسواسطے کہ حوّا و سارا و ہاجرا و مریم تیری عزاداری مین مشغول ہین مین چاہتا ہون کہ نام و لقب و نسب سے آگاہ ہون کہ تو کون بزرگ ہی فَنَطَقَ الرَّاسُ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اَنَا الْمَظْلُوْمُ اَنَا الْمَقْتُوْلُ اَنَا الْمَہْمُوْمُ اَنَا الْمَغْمُوْمُ ناگاہ بامر اللہ تعالے وہ سر مقدّس گویا ہوا درد کی آواز سے پکارا اے بندۂ خدا مین مظلوم و ستم رسیدہ ہون مین مقتول گلو بریدہ ہون مین اندوہناک حسرت کشیدہ ہون مین غمگین و زحمت دیدہ ہون میرے جوان و صغیر طعمۂ شمشیر و تیر ہوے میرے ناموس و اطفال بیگناہ بے تقصیر قید و اسیر ہوے اَنَا الَّذِیْ بِسَیْفِ الْعَدَاوَۃِ قُتِلْتُ اَنَا الَّذِیْ بِحَرْبِ اَہْلِ الْبَغْیِ ظُلِمْتُ مین وہ قتیل ہون کہ سیف عداوت سے بیجرم و خطا مذبوح ہوا مین وہ مظلوم ہون کہ لڑائی مین باغیون کے حربون سے ناحق زخمی و مجروح ہوا اور سر میرا بدن سے جدا کیا

نظم

مجکو خط لکھ لکھ بلایا دور سے
بیوطن ہوکر مین آیا دور سے

ظالمون کے گھر مین جب مہمان ہوا
قتل کا مہمان کے سامان ہوا

تشنہ لب تھا مین کنارے نہر آب
پیاس مین گرمی سے تہا کیا اضطراب

تین دن پیاسا رہا مین بیگناہ
پہر چڑھے لڑنے کو دشمن روسیاہ

لاکھ اسوار و پیادہ جمع تھا
مین وہان سوزان مثال شمع تھا

سیکڑون تیغین کھنچین تھین آبدار
مجھپہ نیزے بھی علم تھے بیشمار

برچھیان چلتی رہین شمشیر بھی	مینہہ کی صورت تھی برستے تیر بھی

اے دبیرا ئی مین کیا بیان کرون

اے چن چن کر مرے سب دوستدار | بھائی بیٹے بھانجے عالی تبار

تھا چھٹنے کا تھا ایک بچہ صغیر | حلق پیاسے پر لگا اوسکے بھی تیر

ایک بھتیجا تھا مرا قاسم جوان | اوسکو مارے تیر نیزے برچھیان

جب گرایا مار کر بھالا اوسے | گھوڑون سے پامال کر ڈالا اوسے

ایک جوان بیٹا تھا میرا رشک ماہ | اوسکے سینہ پر لگا یا نیزہ آہ

ایک بھتیجا ننھا سا تھا میرے ساتھ | کاٹ ڈالے اوسکے ننھے ننھے ہاتھ

ایک مرا بھائی علم بردار تھا | تیر اوس غازی کے دل کے پار تھا

دونون بازو تھے قلم اوس شیر کے | زخم کیا کاری لگے شمشیر کے

مین اکیلا جب رہا میدان مین | گھر گیا تلوارون کے گھمسان مین

جب گرا مین زخمی ہوکر خستہ حال | آئے مجکو زخمی کرنے بدخصال

میرے سینہ پر چڑھا ایک نابکار | زانو سے چھاتی دبائی زخمدار

کھینچا خنجر آنکھین کرکے لال لال | ہاتھ مین پکڑے مری داڑھی کے بال

رکھدیا خنجر گلے پر آبدار | مین پکارا ٹک ٹھہر اے نابکار

تین دن گذرے ہین مین بے آب ہون | پیاس کے مارے بہت بیتاب ہون

پہلے تھوڑا سا مجھے پانی پلا | بعد ازان اس حلق سے خنجر چلا

سنکے بولا مدعی پانی کہان | پر میرے خنجر سے لو آب روان

ایکے یہ خنجر پھرایا حلق پر | قطع ظالم نے کیا مشکل سے سر

حلق سوکھے پر چلی خنجر کی دھار | پھر کیا نیزے کے اوپر سر سوار

خاک پر تن ہے سنان پر سر میرا طوق ہے پہنے ہوئے دلبر میرا

قَالَ صَاحِبُ الدَّیْرِ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ اَیُّھَا الرَّاْسُ زِدْنِیْ دیرانی نے یہ ماجرا سنکر سر و سینہ پیٹ لیا یہ کہا تجکو قسم ہے خدا کی اے سر مطہر خاموش نہو اپنے حال سے مفصل مجکو آگاہ کر تو کون ہی فَقَالَ الرَّاْسُ الشَّرِیْفُ اِنْ کُنْتَ تَسْاَلُ عَنْ حَالِیْ وَ نَسَبِیْ اَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰے اَنَا ابْنُ عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰے اَنَا ابْنُ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ اَنَا ابْنُ الْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰے اوسوقت سر مطہر بزبان فصیح متکلم ہوا کہ اگر تو میرے حال کا مستفسر ہے میرا حسب و نسب پوچھتا ہے تو آگاہ ہو میں فرزند ہوں محمد مصطفے خاتم الانبیا کا میں فرزند ہوں علی مرتضی کا میں فرزند ہوں فاطمۃ الزہرا کا فرزند ہوں خدیجہ الکبری کا میں فرزند ہوں عروۃ الوثقی حبیب کبریا کا دلبند ہوں اَنَا شَھِیْدُ کَرْبَلَاءَ اَنَا عَطْشَانُ کَرْبَلَاءَ اَنَا مَظْلُوْمُ کَرْبَلَاءَ میں کربلا کا شہید ہوں میں کربلا کا مقتول ہوں میں کربلا کا مظلوم ہوں میں کربلا کا پیاسا حلق بریدہ ہوں میں حسین عالی نسب ہوں اَنَا غَرِیْبُ کَرْبَلَاءَ اَنَا وَحِیْدُ کَرْبَلَاءَ اَنَا سَلِیْبُ کَرْبَلَاءَ اَنَا مَنْھُوْبُ کَرْبَلَاءَ اَنَا مَتْرُوْکُ کَرْبَلَاءَ میں کربلا کے بن کا مسافر ہوں میں کربلا کے بن میں یکہ و تنہا رہا بے یار و یاور و ناصر ہوں کربلا کے قتلگاہ میں میرے کپڑے اوتارے لاش میری عریان و برہنہ پڑی ہی کربلا میں گھر میرا لٹا خیمے جلائے گئے میری ہتک حرمت پردہ دری ہوئی اور اہلبیت میرے اسیر ہوئے

نظم

یہ میری بیٹیاں بہنیں اسیر جاتی ہیں
نقاب چھن گئی بالوں سے منہ چھپاتی ہیں

مجھے تو قتل کیا انکو آکے لوٹ لیا
برہنہ تیغیں دکھائیں ڈرا کے لوٹ لیا

اوتارین چادریں سر سے ان اسیروں کے
نقاب بھی نہ بچے ہاتھ سے شریروں کے

برہنہ اونٹوں پہ کرکے سوار لاتے ہیں
یہ ترک و روم کے بندے کیطرح آتے ہیں

رسول زادیاں انمیں ہیں زینب و کلثوم
کہ جنکو لاتے ہیں قیدی ہوئے یہ شوم

میری سکینہ جو دختر صغیر ہے پیاری
ہے اسکے کانوں سے دریائے خون ایک جاری

وہ دیکھکر میرے قاتل کو تھرتھراتی ہے
جب آکے دیتا ہے گھڑکی تو سہمی جاتی ہے

میرا یتیم پسر ہے جو عابد بیمار
ہے تازیانوں سے اعدا کی اوسکی پیٹھ فگار

میرا وہ نائب و وارث پیادہ چلتا ہے
وہ ساربان بنا شاہزادہ چلتا ہے

گلے میں پہنے ہوئے طوق امام رابع ہے
رضا پہ راضی ہے حکم خدا کی تابع ہے

پسر جو اسکا ہے باقر امام محترم ہے
اسیر ظلم ہے یہ فخر ماہ و انجم ہے

اسے کھلاتے ہیں کھانا نہ آب دیتے ہیں
جو پانی مانگے تو سوکھا جواب دیتے ہیں

وہ اپنے باپ کو بیمار دیکھ روتا ہے
وہ مجتبیٰ کا نواسا ہے میرا پوتا ہے

نہ پوچھ حال میرا اور میرے یتیموں کا
کریم خوار ہیں اور دور ہے لئیموں کا

اسیر شام میں ذلت اوٹھاتے جاتے ہیں
سکینہ بی بی کی تربت بنائی جاتی ہیں

یزید اونکو بلائیگا جب سر دربار
رسن سے باندھ کے لیجائینگے یہ بدکردار

فلما سمع صاحب الدير من الراس الشريف هذا الكلام جمع تلامذته ومريديه وحكى لهم هذه الحكاية تب راہب نے یہ کلام پردرد سر مبارک کی زبانی سنا خوب رویا اور سارے اپنے شاگرد و مرید جمع کئے پھر اونکو آگے یہ حکایت بیان کی وہ ستر آدمی تھے

زار زار رونے لگے نوحہ وزاری کرکے جان کھونے لگے واویلا و اصیبتاہ کہکر بیقرار ہونے لگے اپنے پگڑیان سر سے اتار کے خاک پر دے مارین گریبان اپنے پھاڑ ڈالے روتی پیٹتی ماتمدارون کی شکل بنائے حضرت امام زین العابدین کے پاس آئے حضرت کے پائے مبارک چومتے تھے زنجیر ... تھے قربان و تصدق ہوتے تھے یا مولا یا سید ہمکو مسلمان کرو دولت ایمان ... سب کفر سے اپنے بیزار ہوئے امام بیمار کے ہاتھ سے مسلمان ہوئے ایمان لائے کلمہ زبان پر جاری کیا پھر عرض کی اے فرزند رسول خدا حکم دو تو ہم متوجہ ہوں اس قوم کفار کی طرف اور انسے قتال کریں کہ ہمارے دل سینوں میں غم و غصہ کے ... ہوئے اور قصاص ... فقال لهم علي بن الحسين ... فإن ... الله ... ويأخذ لهم ... فردوا ... القتال امام زین العابدین نے اونسے کہا ایسا کام نکرو صبر کرو اللہ تعالی عنقریب انتقام خون ناحق کا لیگا امام برحق کا خون برباد نجائیگا ۔ شعر

انصاف طلب غم ہے کوئی داد دلا دیگا — حاکم جو کوئی ہوگا سو پوچھینگا دیگا

یہ سنکر دیروالی لڑائی سے بازرہے ماتمداری مین گریہ و زاری مین مشغول ہوئے اوسوقت اسیران اہلبیت سے آہ و فریاد غلغلہ بلند ہوا زینب خاتون یہ نوحہ جانسوز بزبان حال پڑھکر سینہ زنی کرنے لگین نوحہ

اس سر کے بہن ہوگئی قربان حسینا	کافر کیے اس سر نے مسلمان حسینا
افسوس کہ کوفی کے مسلمان ہوے کافر	پیاسا کیا رن مین تجھے بیجان حسینا

پڑھتے تھے ستمگار جماعت سے نماز بن
اور حفظ تھا بیدینوں کو قران حسینا

بیا تعین نجس و گنہ کرتے تھے جب فجر
تکبیر لعین کہتے تھے ہر آن حسینا

پڑھتے تھے لعین کلمہ پیمبر کا ہمیشہ
سمجھے نہ نبی کا تجھے ریحان حسینا

آنکھوں بت سے اعدین و کہتے تھے معجزہ ہم
پر قتل کا کرتے رہے سامان حسینا

دنیا کے لیے ظالموں نے دین گنوایا
اور قتل کیا دین کا سلطان حسینا

لوٹا بیت پھر خیموں کو بھی آگ لگا دی
گھر اپنے نبی کا کیا ویران حسینا

افسوس نبی زادیوں کی چادریں لوٹیں
انبوہ میں سر ہو گئے عریان حسینا

افسوس ہے ماتم میں ترے چاک ہوا ہے
خاتون قیامت کا گریبان حسینا

ماتم میں تیری مریم و حوا و خدیجہ
ہیں بال کھلے سر کے پریشان حسینا

سر پیٹتے ہیں آسیہ و حاجرہ و سارا
اور ناچتے پھرتے ہیں بیابان حسینا

حوران بہشتی ہیں ترے غم میں سیاہ پوش
اور کرتے ہیں ماتم میں ترا غلمان حسینا

کیا معجزہ اس دیر میں ان سبکو دکھایا
جو خورد و کلان لائے سب ایمان حسینا

صدقے تیرے اعجاز نمائی کے ہیں ہو
ایک رات تھا سر دیر میں مہمان حسینا

راوی کہتا ہے جب صبح روشن ہوئی ظالموں نے دیر میں سے سر نکالے نیزہ پر چڑھائے بیبیوں کو لائے اونٹوں پر سوار کیا وہان سے روانہ ہوئے شہر عقلان کے نزدیک پہونچے وہان جو ظلم و ستم الیحرم پر ہوئے بعد بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین لعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین

بر طب گیارھوان نخل ماتم کا - بیان فغان گریہ اور سرہای شہدا شہر عسقلان میں پہونچے اور زرزیر مومن ملبون لایا اور ظالموں نے اوسے مارا - خوشا حال تمہارا اے محبان آل طہ و یس

کہ تم حسین کے ماتمدار ہو خدا رحمت کرے تم پر اے مومنان امیر المومنین ع

کہ تم فرزند نبی کے غم مین سوگوار ہو واللہ ہر قطرہ اشک کا گوہر شاہوار

سے برابر بہتر ہے اشہد باللہ ان موتیون کا خریدار خداوند داوری

یہ دیدہ ہاے گوہر بار پیغمبر ص کو پسند ہین حقا کہ رونے والون درجے

نہایت بلند ہین عزادار امام مظلوم کے بڑے سعادتمند ہین جہنم کے

دروازے انکے منھ پر بند ہین نعیم مقیم جنت مین خرم و خورسند ہین

رُوِیَ عَنْ خَیْرِ الْبَشَرِ ص جَاءَ مِنَ الْخَبَرِ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ ذُکِرَ الْحُسَیْنُ عِنْدَہٗ

فَخَرَجَ مِنْ عَیْنَیْہِ مِنَ الدُّمُوْعِ بِقَدْرِ جَنَاحِ الذُّبَابَۃِ کَانَ ثَوَابُہٗ

عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَمْ یَرْضَ بِدُوْنِ الْجَنَّۃِ خیر البشر

جناب رسول خدا سے احادیث و اخبار مین یون وارد ہوا ہے کہ اوس

جناب نے فرمایا ہے کہ جسکے آگے حسین ع کا ماجرا ذکر ہووے اور اوسکی آنکھون

سے مکھی کے پر برابر آنسو جاری ہو تو اللہ تعالے اوسکو ثواب دیتا ہے اور

اسقدر اوس سے راضی و خوشنود ہوتا ہے کہ اس ثواب کی جزا مین

جنت الماوی اوسکو عطا کرتا ہے قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ

الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ تَنْزِلُ الْمَلَائِکَۃُ مِنَ السَّمَاءِ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ

مِنْہُمْ قَارُوْرَۃٌ مِنَ الْبَلُّوْرِ الْاَبْیَضِ جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

کہ ہر برس دسوین دن محرم کے آسمان سے فوج فوج فرشتے زمین پر

نازل ہوتے ہین ہر ایک کے ہاتھ مین بلوری سفید شیشہ ہوتا ہے

وَیَدُوْرُوْنَ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ وَمَجْلِسٍ یَبْکُوْنَ فِیْہِ عَلَی الْحُسَیْنِ فَیَجْمَعُوْنَ

دُمُوْعَہُمْ فِیْ تِلْکَ الْقَوَارِیْرِ جن گھرون مین کہ حسین ع کے ماتمدار روتے ہین

جہان جہان کہ مجلس ماتم حسین شہید کی برپا ہوتی ہے اون گھرون مین
اون مجلسون مین ملایک شیشہ ہاتھون مین لیئے ہوے جاتے ہین اور
آنسو رونے والون کے لے کر شیشون مین بہرتے ہین ہر سال انشک
ہائیان جمع کرتے ہین فاذا کان یوم القیمة [illegible]
من ماء الدموع فتطفئ حر النار جب قیامت قائم ہوگی اور جہنم
مشتعل ہوگا شعلہ بلند ہونگے اور دوزخ بیابانی پہینکنگے گنہگارون پر جلنے
آینگے ملایک جب یہ حال دیکھینگے شیشون کے منہ کھولکر ایک قطرہ آب
اشک ماتمدارون سے اون شعلون پر چھڑکینگے فتنطفی النار انا سبب
الباکی علی الحسین مسیرة ستین سنة پس حسین کے ماتمدارون
اور رونے والون سے وہ آتش ہزاران ساٹھ ہزار فرسخ کی راہ دور ہو
جائیگی روایت ہے سہل ساعدی سے کہ جب لشکر شام وکوفہ شہیدون
ہمراہ لیئے الحرم کو سر شہدا شہر عسقلان کے نزدیک پہونچے واَمیرُ ذلک
البلد ابو یعقوب العسقلانی وکان فی حرب الحسین ع اوس شہر کا حاکم
ابو یعقوب لعین تھا کہ وہ کربلا کی لڑائی مین تھا اون کے ساتھ شریک ہوکر
حسین سے لڑا تھا دشمن آل رسول خدا تھا جب اوس ملعون کو خبر پہونچی کہ
سرہاے شہدا مع اسیران آل رسول خدا قریب شہر کے پہونچے ہین حکم کیا لعین نے
کہ شہر کو آراستہ و مزین کرین گانے بجانے والون کو تاکید کیے کہ اظہار
سرور و جشن کرین دھوم مچاوین یہ حکم سنکر سب بیدین لعین کوٹھون پر
سراہ لباس عید پہن پہنکے شاد و خرم بیٹھے مجالس رقص و سرود کی آراستہ
کرکے ساز بجانے لگے شراب کا دور چلنے لگا جشن کی دھوم ہوئی قال الراوی

فلما دخلوا البلد وادخلوا الروس والنساء من باب البلد وكان
في ذلك البلد تاجر وكان اسمه زدبر الخزاعي وكان
واقفا بالسوق راوی کہتا ہے جب لشکر ظالمون کا نقارے اور دف و
دہل بجاتا ہوا شہر مین داخل ہوا اور نیزہ دار سرہاے شہدا نیزون پر
چڑھائے ہوے اور اہلبیت رسالت اونٹون پر برہنہ بٹھائے ہوے
شہر کے دروازے کو اندر آئے اتفاقا اوس شہر مین ایک سوداگر وارد
تھا نام اوسکا زریر خزاعی تھا مومن محب اہلبیت و دیندار تھا بازار
مین اوسوقت کھڑا تھا فلما رای الناس علی تلك الحالة وكان
يقول الرجل لصاحبه ايام مباركة عليك جب اوس مومن نے بازار مین
لوگون کا یہ حال دیکھا پھر سنا کہ ایک شخص اپنے دوست سے کہتا ہے
کہ ایام شریف مبارک ہو زریر سمجھا کہ آج شاید کوئی دن عید کا ہے کہ لوگ
آپسمین مبارکباد دیتے ہین شاد و خرم آراستہ و پیراستہ ہین پھر زریر نے
ایک سے پوچھا کہ اس خبر اور خوشی کا تمھارے کیا باعث ہے آج کیا دن ہے
کونسی عید ہے شہر کسلیئے آراستہ کیا ہے اور بازار کی زیب و زینت کا کیا سبب ہے
فقالوا انك كانك غريب قال زدبر نعم لوگون نے شہر کے کہا کہ شاید
تو مسافر ہے اس بلد مین تازہ وارد ہے زریر نے کہا ہان مین پردیسی ہون
اس شہر کا باشندہ نہین ہون فقيل له اعلم يا هذا انه كان في
العراق جماعة يخالفون ليزيد ولم يبايعوه فبعث اليهم عسكرا فقتلوهم
وهذه الروس روسهم وهذه السبي لهم لوگون نے کہا معلوم کر
اے بندہ خدا جان کہ عراق مین ایک جماعت سرکش تھے کہ بادشاہ شام

یزید علیہ اللعنۃ کے مخالف تھے وہ لوگ پادشاہ کی اطاعت و بیعت
نکرتے تھے اپنی قوت و شجاعت پر مغرور تھے سلطنت کا دم بہرتے تھے
یزید لعین نے آخرش اوپر ایک لشکر بھیجا لڑائی ہوئی وہ مخالف خوب
لڑے کہیت پڑے سب مارے گئے سر بدن سے اوتارے گئے یہ جو سر یزید کی
دہرے لاتے ہین اونھین سرکشون کے سر ہین عورتین جو برہنہ بالون سے
منہہ چہپائے ننگے سر اونٹون پر سوار ہین اون مخدوم کے حرم ہین اور
وہ بیکس اونٹون کے آگے طوق و زنجیر پہنے سر و پا برہنہ ضعیف ان
باغیون کے سردار کا بیٹا اسیر و بیمار گرفتار چلا جاتا ہے اونٹ کیا بہ
سوار ہونے نہین پاتا ہے فَقَالَ زَرِيرٌ يَا هٰذَا هٰؤُلَاءِ كَانُوا مُسْلِمِينَ
اَمْ كَفَرَةً فَقِيلَ لَهُ اِنَّهُمْ كَانُوا سَادَاتِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ
پہر زریر نے پوچہا کہ آیا یہ لوگ جو مارے گئے مسلمان تھے یا کافر بے ایمان
تھے لوگون نے کہا کافر نہ تھے بلکہ مسلمان تھے حافظ قرآن تھے مسلمانون
کے سید و سردار تھے اشراف و سادات عالی تبار تھے عابد و زاہد متقی
مومن قربان ہوتے تھے فَقَالَ مَا كَانَ سَبَبُ خُرُوجِهِمْ عَلٰى يَزِيدَ
پہر زریر نے متعجب ہو کر پوچہا کہ انہون نے یزید کی اطاعت و بیعت کیون
نہ کی تہی خروج کس واسطے کیا لڑے اور مارے گئے کیا سبب ہوا
جواب دینے والے نے کہا اے شیخ سبب یہ ہوا کہ ان سب مین جو بڑا
سید و سردار تہا وہ دعویٰ رکہتا تہا کہ مین پادشاہ کونین رسول خدا کا
فرزند ہون خاتم الانبیا کا خلف تمہارے پیغمبر کا نواسا ہون خلافت
ریاست کا سزاوار ہون حکومت و سلطنت کا حقدار ہون افضل و اعلے

ہوا ان ساری دنیا سے یزید کیا مال ہے وہ ناچیز بے کمال ہم معاویہ و ابوسفیان و بنی امیہ نسبت ولی رتبہ ہیں بنی ہاشم وارث منبر و خطبہ ہیں یہ سنکر زر یر متوحش ہوا گھبرا گیا دلیرا بر غم کا چھا گیا فقال مَن کَانَ اَبُوہُ وَمَن ھِیَ اُمُّہٗ وَمَا اِسْمُہٗ کہنے لگا اے یارو برائے خدا جلد بتلاؤ کہ وہ سردار سچ مچ فرزند احمد مختار تھا یا غلط جو اکرتا عیش ریاست کی تمنا کرتا تھا یا کہ حقدار تھا اور اوسکے باپ کا کیا نام تھا کیا لقب تھا اور اوسکی ماں کون تھی کیا حسب و نسب تھا اور اوس سردار کا کیا نام تھا

نظم

مجھے یہ ڈر ہے مدینہ کا بادشاہ نہو
میرا امام میرا پیر دین پناہ نہو

کہیں بلا یا نہو کوفیوں نے کرکے فریب
خدا نکردہ وہ سلطان کم سپاہ نہو

مدام اوسکو شہادت کا شوق تھا تھا
لہو سے اوسکی کہیں سرخ قتلگاہ نہو

الٰہی خوف سے دل میرا تھرا تا ہے
کہ اوج نیزہ پہ برج شرف کا ماہ نہو

کبھی دونوں سے میرا دل بیچ و تاب میں ہے
امام میرا ہوا قتل بے گناہ نہو

او سپر تھا کہ گرد آئی روز عاشورا
کہیں علامت قتل و لیے یہ اہ نہو

زمین پر نہ کہیں عرش تھرتھرا گیا
بیٹا فاطمہ بنت نبی کے آہ نہو

فَقِیْلَ یَا زُرَیْرُ کَانَ اِسْمُہٗ الْحُسَیْنُ وَاَخُوْہُ الْحَسَنُ وَاُمُّہٗ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَاَبُوْہُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ لوگون نے کہا اے زریر اس سردار کا نام حسین مظلوم تھا اسکے بھائی کا نام حسن تھا اور اسکے ماں کا نام فاطمہ تھا اور اسکے نانا کا نام محمد مصطفٰے تھا اور اسکے باپ کا نام علی مرتضیٰ تھا اور دادا کا نام ابیطالب تھا

فلما سمع زید بن ذلک الکلام اسودت الدنیا فی عینیہ وضاقت علیہ الارض بما رحبت

تو اسیطرح جسوقت زید نے یہ کلام سنے اوسکی آنکھوں مین زمانہ اندھیرا ہوگیا اور روز روشن تاریک ہوا اور زمین باوجود اس فراخی کے اوسپر تنگ ہوئی

نظم

ہوا اوسکے خون آنکھوں سے جاری ‏— زمین پر گر پڑا ایک آہ مارکے
عمامہ پھینک کر سر سے پکارا ‏— لعینون نے مرے سید کو مارا
ہوئے تاراج آل مصطفےٰ آہ ‏— ہوا بربادا اسلام واحسرتا
نبی کا گھر ہوا برباد افسوس ‏— علی کا کٹ گیا شمشاد افسوس
گیا تاراج باغ فاطمہ ع کو ‏— بجھا ڈالا چراغ فاطمہ ع کو
اگر مولا کے مین ہمراہ ہوتا ‏— فدا شبیر پہ واللہ ہوتا
میرے سید کا سر لاتے ہین ظالم ‏— بجاتے دف وہل آتے ہین ظالم
حرم کو قید کرلاتے ہین شامی ‏— کھلے منہ ننگے سر لاتے ہین شامی
ہزار افسوس ہے مین بیخبر تھا ‏— ستم یہ حضرت شبیر پر تھا
الٰہی دل ہی جلتا کیا کرون مین ‏— یہ ہے جی مین اکیلا اوسکے گھر جاؤن مین
ندیکھون تا سنان پر روی شبیر ‏— لہو مین تر تر ہوگیا دے شبیر
خدایا لعن کران قاتلون پر ‏— غضب نازل ہوان سنگین دلون پر

وجاء الی قریب من السبایا فلما وقعت عینیہ علی مولای زین العابدین بکی بکاء وانّ انۃ عظیمۃ

روتا ہوا قیدیون کے نزدیک آیا ناگاہ امام زین العابدین ع خستہ حال اسیر بستہ زنجیر پر نظر جا پڑی چلا چلا کر رویا نعرے مارے فریاد واویلا کیا فقال لہ

زین العابدین مَا لَکَ تبکی یا ھذا وجمیع البلد فی فرحہ وسرور
امام زین العابدین علیہ السلام نے پوچھا اے شخص تو کیون روتا ہے
حالانکہ شہر کے لوگ شاد وخرم و فرحناک و مسرور ہین فقال زریر
مولای اِنّی رجل غریب وقد وقعت ھذا الیوم فی ھذا البلد
وانی رجل تاجر زریر نے رو رو کر کہا اے مولا مین مسافر ہون اس بستی مین
تازہ وارد ہون بطریق تجارت یہان آیا ہون وقد سألت اھل
البلد عن فرحھم وسرورھم فاجابوا وقالوا انہ باغی علی
یزید فقتل عبید اللہ ابن زیاد وبعث براسہ الی الشام ونساءہ
مین نے جو شہر والون سے پوچھا کہ تمھارے جشن و سرور کا کیا باعث ہے
اونھون نے جواب دیا کہ ایک شخص باغی ہوا تھا یزید سے اوسکو ابن زیاد
نے عراق مین قتل کیا اوسکا سر اور اوسکے یارون کے سر کاٹکر اوسکے عیال
واطفال اسیر کر کے شام کیطرف روانہ کئے ہین آج ہمارے شہر مین وہ
اسیر اور سر نیزون پر سوار داخل ہوتے ہین اسواسطے ہم خرم و شاد ہین
فلما سألت عن اسمہ قالوا ھو الحسین ابن علی وجدہ محمد المصطفی
فقلت من کان احق بالخلافۃ فخذ جب مین نے نام پوچھا تو کہا کہ حسین
ابن علی ابن ابیطالب ہے جسکا نانا محمد مصطفی ہے مین نے سنکر رو دیا کہ اسکے
اور کون ہے خلافت اور امامت کا مستحق وہ امام اور خلیفہ برحق ہے
یہ سنکر سب شرمندہ ہوئے خاموش رہے مارے ندامت کے گویا مر گئے کچھ
جواب نہ دیا فقال زین العابدین اریٰ منک ایھا التاجر ریح المعرفۃ والمحبۃ
جزاک اللہ خیرا یا زریر امام زین العابدین نے یہ سنکر فرمایا کہ اے صدا کے

تیری تجارت سے نفع معرفت و محبت کا نظر آتا ہی یعنی تو مومن ہی تو تجھکو
نفع ایمان حاصل ہوا ہی وہ کیا ہے آل محمد کے رتبہ کو پہچانا اور اونسے محبت
و دوستی رکھنا خدا تیجاے تجکو معرفت و محبت پر جزاے نیک دیوے اے
زریر محب اہلبیت رسالت فقال یا سیدی و مولای مرنی بامرک لاخدمک
کما یخطر ببالک وما ترید عرفنی بہ لانی لک بشرط الخدمۃ
زریر نے پہر عرض کی ہے میرے سید اے میرے آقا امیدوار ہون کہ غلام کو
کوئی کام فرماؤ کوئی خدمت خادم کو بتاؤ جو کچھ آپکے دل کی خواہش ہو
اور درکار ہو اپنے بندے کو بے تکلف ارشاد کرو کہ مین خدمت گذاری مین
سعادت پاؤن اور بندگی بجالاؤن فقال الامام قل للذی ھو حامل
راس الحسین ان یتقدم علی النساء ویعبر بھن لیتم للنساء
حجابھن ویشغلون الناس بالنظر الی الناس عن النساء
امام نے فرمایا کچھ کام خدمت نہیں اور کچھ آرزو تمنا دل مین نہین کہ تجھسے
کہون ولیکن اتنا کام تو کر کہ یہ جو نیزہ دار خولی اصبحی ملعون سر مبارک امام کا
لیے ہوئے جاتا ہی اوس سے جاکر کہہ اور التماس کر کہ بیبیون کے اونٹون سے
ذرا آگے دور دور چلے تاکہ بیبیون کی طرف لوگ متوجہ ہو کر نگاہ نکرین بیبیان سر
مردون کے انبوہ سے کنارے رہین لوگ مشغول رہین دیکھنے مین سر مبارک کے
فمضی زریر من وقتہ واعطی حامل الراس مثقالا من الذہب و
الفضۃ وقال ارید ان تتقدم الی قدام ولا تکون بین النساء یہ فرمان سنتے
ہی زریر فی الفور دوڑا جسکے پاس سر مبارک تھا اوس نیزہ دار کو دیے اور
اشرفی دیئے خوش آمد کر کے کہا مین چاہتا ہون ذرا تو قدم بڑھا کر آگے سے چل

عورتون کے اونٹون کے پاس نیزہ قَالَ فَاعْتَزَلَ صَاحِبُ الرَّاسِ تَقَدَّمَ عَلَی النِّسَاءِ فَاسْتَرَحْنَ النِّسَاءُ مِنَ النَّظَرِ اِلَیْهِنَّ وَعَادَ یَنْفَرِجُوْنَ اِلَی الرُّؤُسِ راوی کہتا ہے وہ نیزہ دار بدکردار زر کی طمع سے جلد جلد قدم اوٹھاکر اونٹون سے بہت آگے بڑھ گیا اوسوقت عورتون کو راحت ہوئی خلائق کے دیکھنے سے فی الجملہ نجات ہوئی کہ تماشیون نے نیزہ دارون کے گرد ہجوم کیا سرون کے تماشے مین مشغول ہوے وَجَاءَ زُرَیْرٌ وَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ پھر زریر باوفا امام کی خدمت مین آیا اور عرض کی اسے سوا کچھ اور خدمت ہو تو ارشاد فرمایئے غلام حاضر ہے بسر و چشم بجا لاوے فَقَالَ اِنْ كَانَ فِیْ رِحَالِكَ ثِیَابٌ زَائِدٌ اِئْتِنِیْ بِهَا فَقَالَ زُرَیْرٌ نَعَمْ یَا مَوْلَایَ اوسوقت حضرت امام زین العابدین بہت روئے اور شرما کر کہا اے زریر اگر تیرے پاس کچھ کپڑے ہون زنانے اور مردانے تیرے مصرف سے زیادہ ہون تو غذایا انون کے واسطے درکار ہین لا آل پیمبر پر احسان کر کہ بلوائے عام مین بے ردا ہین زریر نے رو کر کہا حاضر ہین اے میرے سید اے میرے مولا فَمَضٰی زُرَیْرٌ وَجَاءَ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ النِّسَاءِ ثَوْبًا وَاَتٰی اِلٰی زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ بِعِمَامَةٍ وَجُبَّةٍ پس زریر سعادتمند دوڑا اور مکان مین گیا بہت سے لباس دوختہ لیکر آیا چنانچہ ہر ایک بی بی کو ایک ایک کرتا نذر دیا اور برہنہ بچون کو کپڑے پہنا کر پوشیدہ کیا امام کی خدمت مین روتا ہوا ایک عمامہ اور ایک جبہ پیشکش کیا

نظم

بیکار ہے عترت اطہار یا رسول اللہ	ہین ہم بلا مین گرفتار یا رسول اللہ
ذلیل و خوار ہوے لٹ گئے اسیر ہوے	تمہارے خویش و عزیز قتل ہوے رن مین ہم فقیر ہوے

ہمیشہ کرتے تھے ہست کو ہم عطا نہال
مدام دیتے تھے ہست کو خلعت و زر و مال

زبیر نے آج کیا احسان ہم اسیرون پر
لباس دوختہ قسمت کیا ہم فقیرون پر

خدا گناہ تیرے عفو اے زبیر کرے
جزاے خیر دے اور عافیت بخیر کرے

کہ تونے زینب کلثوم کو کیا مستور
چھپایا تونے تن زار عابد رنجور

مدام شکر کرینگے ہین جب تک زندہ
زبیر آل محمد ہے تجھسے شرمندہ

زبیر دیکھ تو ڈوبا لہو مین رخ حسین
زبیر تیغ سے پیاسا کٹا گلوے حسین

زبیر دیکھ تو عابد کے تلوے کا احوال
زبیر دھوپ سے جل جل کے اڑ گئی ہے کھال

وَهُوَ فِي هٰذَا الْحَالِ اِذْ قَامَ وَصِيَاحٌ فِي السُّوْقِ قَالَ زُبَيْرٌ فَتَامَّلْتُ ذٰلِكَ وَاِذَا بِشِمْرِ ابْنِ ذِي الْجَوْشَنِ زبیر عاقبت بخیر اس حال پر ملال پر رو رہا تھا ناگاہ شور عظیم بازار مین بلند ہوا زبیر کہتا ہے مین نے تامل سے جو نگاہ کی دیکھا کہ شمر ولد ابی الجوشن ملعون کے بیٹے کی سواری بڑی دھوم سے آتی ہے فَاَخَذَتْنِي الْحَمِيَّةُ بِغَيْرَةِ الْبِيْهِ وَلَعَنْتُهُ وَشَتَمْتُهُ اوسوقت مارے غصہ کے مین اپنے مین نہ رہا حمیت ایمان اور غیرت اسلام نے ایسا جوش مارا کہ بے اختیار ہوکر اوسکی طرف دوڑا اوس ملعون کو پکار کر لعنت کرنے لگا گالی دے دے کر برا کہنے لگا وَمَسَكْتُ بِلِجَامِ فَرَسِهِ وَقُلْتُ لَعَنَكَ اللّٰهُ يَا شِمْرُ رَاْسُ مَنْ ذَا الَّذِيْ وَضَعْتَ عَلَى الرُّمْحِ یہانتک مین از خود رفتہ ہوا کہ جاکر اوسکے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور پکارا خدا تعالے تجھپر لعنت کرے اے شمر ولد الزنا اے دشمن خدا تعالے اے دشمن آل محمد مصطفے اے قاتل فرزند فاطمۃ الزہرا اے بدترین اشقیا یہ کسکا سر مقدس ہے جسکو تونے نوک سنان پر چڑھایا ہے یہ چاند سا چہرہ لہو مین کیسا ڈوبا ہے

بیان
آہ یا ہوا اسیر و تار [illegible] زمین
[illegible] آسمان و زمین
[illegible] ہوا جانوران چرند
پرند سے بحر [illegible] اور یہ تشنہ [illegible]
[illegible]
[illegible] لاشون کو [illegible]
[illegible] اور
[illegible] شہدا سے
باقی الا [illegible]
[illegible] سر کی
[illegible] اور [illegible]
[illegible]

وَهٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ سَبَیْتَهُمْ اَوْلَادُ مَنْ یَکُوْنُوْنَ حَتّٰی رَکِبْتَهُمُ الْجِمَالَ بِغَیْرِ وِطَاءٍ
اور یہ بیبیاں اسیر بچے یتیم بستہ زنجیر تھے امام زین العابدین واجب التوقیر
جن سبکو تو بندے کربلا یا ہی یہ فرزند کسکے ہین انکا جد امجد کون ہے
کیا سبب ہی جو اس ذلت و خواری کے ساتھ اونٹوں پر سر برہنہ بے نقاب
سوار چلے آتے ہین قَطَعَ اللّٰهُ یَدَیْكَ وَرِجْلَیْكَ وَاَعْمٰی قَلْبَكَ وَعَیْنَیْكَ
خدا تعالے تیرے ہاتھ پانون قطع کرے اے شقی تو نے فرزند نبی کا سر کاٹ
کر نیزہ پر چڑھایا ہے اللہ تعالے تیرے دل کو اندھا کرے اور آنکھین تیری
دونوں کور ہو وین اے حرامزادے کہ تو نے فاطمہ کی بیٹیوں کو ننگے
اونٹوں پر بٹھایا ہی قَالَ فَصَاحَ الشِّمْرُ فِیْ عَسْکَرِهٖ اَنْ یَضْرِبُوْهُ راوی کہتا ہے
کہ یہ سنکر شمر لعین غضبناک ہوا اور اپنے لشکر کو پکارا کہ مارو اس رافضی کو
کہ یہ محب آل بنی ہاشم ہی اور ہمیرے قتل پر عازم ہے فَاَحَاطُوْا بِهٖ وَ
ضَرَبُوْهُ وَطَعَنُوْهُ وَاجْتَمَعُوْا عَلَیْهِ وَضَرَبُوْا اَهْلُ الْبَلَدِ بِالْاَحْجَارِ
حَتّٰی وَقَعَ مَغْشِیًّا عَلَیْهِ فَظَنُّوْا اَنَّهٗ مَاتَ رُوْحُهٗ وَاَنَّهٗ قَدْ مَاتَ
فَتَرَکُوْهُ وَمَضَوْا شمر لعین کی آواز سنکر چاروں طرف سے ظالم دوڑے
لشکر والے شہر والے سب ملعون جمع ہوگئے اوس مومن و محب کو گھیر لیا
کوفیوں نے تلوارین اور شامیوں نے نیزہ لگائے اور شہر والوں نے
پتھر اور لاٹھیاں لگائیں یہانتک مارا کہ مرد مومن زخم کھاتے کھاتے
غش کھاکر زمین پر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا قاتلوں نے جانا کہ اب
اسمین کچھ باقی نہین اور جان نکل گئی بس اوسکی لاش چھوڑ کر
رخصت ہوئے فَلَمَّا کَانَتْ نِصْفُ اللَّیْلِ قَامَ ذَیْدٌ وَ دَدَ دَحَهُ الْبَحْرِ

وَعَادَ مَرَّةً یَحْبُو وَمَرَّةً یَنْتَعِلُ عَلٰی ظَهْرِهٖ وَبَطْنِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْجِرَاحِ

حَتّٰی وَصَلَ اِلٰی الْمَسْجِدِ هُنَاكَ یُسَمّٰی سُلَیْمَانَ لِلْبَنِی

جب ادھی رات گذری زریر مجروح کو ہوش آیا اور تن مین جان آئی

روح نے عود کیا گویا وہ مردہ زندہ ہوگیا لیکن ایسا زخمی تھا کہ وہان سے

اوٹھ کر بھاگنے کی طاقت نتھی ناچار کبھی ننھے بچون کی طرح بیٹھے بیٹھے چلتا

تھا اور کبھی زمین پر لیٹ کر لوٹتا تہا اور چلتا تہا غرض ہزار مشقت

و دشواری شہر سے باہر ہوا ایک مسجد تھی وہان کہ اوسکو سلیمان بنی لوگ

کہتے ہین اوس مسجد کے نزدیک جا پہونچا وَاِذَا هُوَ بِاُنَاسٍ مِنَ الْجِنِّ

رُؤُوْسُهُمْ مَكْشُوْفَةٌ وَاَعْیُنُهُمْ بَاكِیَةٌ وَقُلُوْبُهُمْ مُحْرَقَةٌ ناگاہ وہان زریر کو ایک گروہ

مردم نظر آئے اور مجلس عزائے حسینؑ برپا ہی غور سے دیکھا تو انسان

نہین سب بنی جان ہین اور اونکے سر عریان ہین اور بال پریشان ہین

اور سبکے چاک گریبان ہین آنکھون سے اشک روان ہین دل آتش غم سے

سوزان جگر سوختہ ہین چہرے سوز غم سے شعلہ سے افروختہ ہین فقال

زُرَیْرٌ مَا لَكُمْ بَاكِیْنَ وَالنَّاسُ فِیْ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ فَرِحِیْنَ مَسْرُوْرِیْنَ زریر نے

پوچھا العجب ہی تم کیون رو رہے ہو اور بیقرار ہوتی ہو حال آنکہ اس شہر کے لوگ

آج شاد و خرم و جشن مین مشغول ہین دشمنان آل رسول ہین فقالوا لا اَیُّهَا

الْقَادِمُ عَلَیْنَا مِنْ قَوْمِ الْخَوَارِجِ اِنْ كُنْتَ مِنَّا فَاجْلِسْ وَشَارِكْنَا

بِالْمُصِیْبَةِ اونھون نے رو رو کر جواب دیا اے قوم خوارج کی طرف سے

آنے والے اگر تو ہم مین سے ہی خارجی اور ناصبی نہین ہے تو بیٹھ جا اور

ہمارے ساتھ شریک مصیبت ہو یہ مجلس عزائے شاہ مظلومان ہی یہ بزم ماتم

سلطان انس وجان ہے فَقُلْتُ حَاشَا لِلّٰہِ اِنْ اَکُوْنَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ زہیر کہتا ہے کہ مین نے اونسے کہا حاشا مین اہل شقاوت کی جماعت مین سے نہین ہون دوستدار اہلبیت ہون اور جان نثار آل محمد ہون وَالْاٰنَ قُتِلْتُ فِیْ مَحَبَّةِ الْحُسَیْنِ وَلٰکِنَّ الْحَافِظُ حَفِظَنِیْ وَاَرَاهُمْ بِدُوْنِهٖ الْجِرَاحَاتِ ابھی آج مین حسین مظلوم کی دوستی مین مارا گیا تھا لیکن حافظ حقیقی نے مجکو بچا لیا اور سر نو زندہ کیا یہ کہکر دیا اور اونکو اپنا بدن ٹکڑے ٹکڑے زخم نیزہ و تیغ و خنجر کے اور عصا اور گرز و حجر سبکو کھول کھول دکھائے فَاشْتَغَلُوْا بِالْبُکَاءِ وَاَقَامُوْا الْعَزَاءَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ یہ دیکھکر سب ماتمدار گریہ وزاری مین مشغول ہوے اہلبیت کا ماتم برپا کیا زہیر شریک تعزیہ ہوا اور بزبان حال یہ نوحہ پڑھ کر سر پیٹتے تھے خاک اوڑاتے تھے پچھاڑین کھاتے تھے

نظم

سید و مولا ہمارے واحسینا واحسینا | فاطمہ زہرا کے پیارے واحسینا واحسینا

ای خدا کے برگزیدہ ای نبی کے نور دیدہ | دین کے روشن ستارے واحسینا واحسینا

کوفیون نے تمکو حق سے بشتہ آمدہ پھیرا یا | ظالمون نے تیر مارے واحسینا واحسینا

کیا ستم ہے آشکارا ہے سر نیزہ پر تمہارا | لاشہ دریا کے کنارے واحسینا واحسینا

لٹ گئی بالی سکینہ پیٹتی ہے اپنا سینہ | چھینے اوسکے گوشوارے واحسینا واحسینا

ہے لہو کا خون سے جاری کھینچے ہے آہ و زاری | پیرے بندے کانون سے اوتارے واحسینا واحسینا

سر جو نیزہ پر چڑھایا عرش اعظم تھرتھرایا | سب ملائک ورکپکارے واحسینا واحسینا

ہائے اکبر ہائے اصغر کیسے تڑپے زخمی ہوکر | ایک جوان ایک شیرخوارے واحسینا واحسینا

کربلا مین ہائے زہرا تین دن تک دشت صحرا | سر کے بالون بھارے واحسینا واحسینا

دکھ مین ہین نائب تمہارے وزجہا وہ سینیا	پالون سو جیسے بٹریون سے خون ان سے ابلتو

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَائِہِمْ اَجْمَعِیْنَ

رطب بارھوان نخل ماتم کا - بیان فضائل شیعہ اور ایام محرم اور خواب سکینہ کا

جس سے ہوتا ہی غم دلون پہ مزید	نوحہ زہرا ہے بطرز جدید

آغاز داستان رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اے ماتمیان شاہ کم سپاہ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اے حاضران بزم نالہ و آہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تم سید الشہدا کی عزادار ہو بَارَکَ اللّٰہُ فاطمہ زہرا کے مددگار ہو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ مغفور و مرحوم ہو اِنَّا لِلّٰہِ تم امام مظلوم کے سوگ مین مغموم ہو درجے تمہارے رفیع ہین مَا شَاءَ اللّٰہُ حق دو معصوم تمہارے شفیع ہین عَظَّمَ اللّٰہُ اُجُوْرَنَا وَاُجُوْرَکُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ تم امام حسین کی مصیبت زدہ ہو اللہ تعالیٰ اس مصیبت کا اجر عظیم عطا کرے عفو سیات و خطا کرے وَجَعَلَنَا وَاِیَّاکُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِہٖ مَعَ وَلِیِّہِ الْاِمَامِ الْمَهْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ خدا تعالیٰ نصیب کرے کہ ہم تم ولی خدا امام دوسرا جناب امام مہدی آل محمد کی رکاب کے ہمراہ جہاد کرین حسین کے خون ناحق کے قصاص مین دشمنون کو مار کر اپنے دل غمدیدہ کو شاد کرین عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ اَبِیْ مَحْمُوْدٍ عَنِ الرِّضَا اَنَّہٗ قَالَ اب روایت ہے ابراہیم محمود سے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ الْمُحَرَّمَ کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّۃِ یُحَرِّمُوْنَ فِیْہِ الْقِتَالَ فَاسْتُحِلَّتْ فِیْہِ دِمَاؤُنَا یعنی محرم ایسا ماہ محرم تھا کہ کفار مشرکین بھی اوسکو مانتے تھے قتال اور جدال اس ماہ مین حرام جانتے تھے پر مسلمانون نے اہلبیت رسالت کا خون کرنا اس مہینے مین حلال جانا یعنی محرم کے مہینے مین عاشورے کی عید کو جمعہ کے

دن تھا کہ ... [illegible]

ہے اسے [illegible] کیا وھتکت فیہ حرمتنا وسبی فیہ ذرارینا

وَنِسَاءُنَا جیاوں نے ہتک حرمت کی ہمارے بچوں کو اس مہینے

میں اسیر کیا رسیوں سے باندھا زنجیریں پہنائیں واضرمت النار

فی مضاربنا وانتہب ما فیہا من ثقلنا ہمارے خیمے آگ سی جلائے ہمارا

گھر غارت کیا مال و اسباب زر و زیور سب لوٹ لیا حتی بیبیوں کے

سر سے چادریں اتار لیں نقاب چھین لی [illegible] زیور اکو لوٹا اور

تاراج کیا ایک ایک چادر کو تقسیم کیا ولم ترع لرسول اللہ حرمۃ

فی امرنا پیغمبر کی بھی حرمت و آبرو کی امانت نکی [illegible]

لوٹا چھین کیا کیا ظلم کئے [illegible] ان یوم الحسین

اقرح جفوننا واسبل دموعنا واذل عزیزنا بارض کرب وبلاء

واورثنا الکرب والبلاء الی یوم القیمۃ بدرستیکہ امام حسین ع

کی روز مصیبت نے ہماری آنکھوں کو مجروح کیا اور پلکوں سے دریائے

اشک جاری کئے ہمارے عزت داروں کو اوس روز ظالموں نے ذلیل

کیا زمین کربلا میں [illegible] پیغمبر زادیوں کو سوار کیا اور تا

قیامت کا کرب و بلا میں ہماری میراث ہوئے [illegible]

رنج و عنا میں تا قیام قیامت مبتلا رہیں گے [illegible]

مظلوم کربلا کا ماتم کرینگے فعلی مثل الحسین فلیبک الباکون فان

البکاء علیہ یحبط الذنوب العظام پس حسین سے مظلوم کے غم میں رونے

ہمیشہ ہماری بحب رونے والے رقیق القلب بدرستیکہ رونا امام حسین کے

غم مین گناہان عظیم کو برطرف و ذلیل کرتا ہے ثم قال کان ابی اذا
دخل شہر المحرم لم یر ضاحکا وکانت الکابۃ علیہ تغلب حتی تمضی
منہ عشرۃ ایام پھر حضرت نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار حضرت امام
موسی کاظم کا ہر برس یہ حال تھا کہ جہان محرم کا چاند نظر آتا پھر انکو
کوئی ہنستا نہ دیکھتا تھا اندوہ حزن کے آثار چہرہ مبارک سے عیان ہوتے
تھے دس دن تک ماتم داروں کی شکل دن رات صبح و شام برابر روتے تھے
واذا کان یوم العاشر کان ذلک الیوم یوم مصیبتہ وحزنہ وبکائہ
اور جب دسوان روز محرم کا ہوتا تھا پھر وہ دن تو گویا قیامت کا روز
تھا وہ دن تو گویا قیامت کا روز تھا وہ دن حضرت کی مصیبت اور
ماتم و اندوہ و غم و الم و افسوس اور حسرت کا روز تھا ویقول ھذا
الیوم الذی قتل فیہ الحسین علیہ السلام رو رو کر فرماتے تھے کہ یہ وہ دن ہے
جسمین ہے دادا حسین قتل ہوئے ہین سر نیزے پہ چڑھا ہلبیت اسیر ہوئے

نظم

آج وہ دن ہے کہ لب تشنہ ہوا قتل حسینؑ — آج بیچین ہوئے روح رسول الثقلین
آج مظلوم کی گردن پہ چھری چلتی تھی — روح زہرا کف افسوس کھڑی ملتی تھی
آج اکبر کے کلیجہ پہ لگائی برچھی — پشت کو توڑ کے باہر نکل آئی برچھی
آج قاسم سا جوان گھوڑون تلے تھا پامال — آج حلقوم پہ اصغر کے لگے تیر کے بھال
آج سجاد کو ظالم نے پنہائی زنجیر — آج بے پردہ ہوئی آل نبی ہو کے اسیر
آج کانون سے سکینہ کے لہو جاری تھا — طوق سجاد کی گردن مین بڑا بھاری تھا
آج شانون سے جدا ہوگئے عباس کے ہاتھ — آج تہاشہ کا علم لشکر کفار کے ساتھ
آج کلثوم کھڑی پیٹتی تھی مقتل مین — آج تھی ہائے حسینا کی صدا جنگل مین

آج نیزے پہ دھرا تھا سرِ خوان حسین	آج مٹی مین بھرا تھا رخ گلگون حسین
آج منھ خون سے زینب کا بھرا سارا تھا	چوب محمل پہ جو سر رو رو کے دے مارا تھا
آج بیدفن و کفن تھا تن فرزند نبی	آج خنجر سے کٹی گردن فرزند نبی
آج مٹی پہ تڑپتی تھی پڑی لاش حسین	آج کوفے مین ہوا قتل امام الحرمین
آج شبیر کے خیمے بھی جلے گھر بھی لٹا	آج بانو کی ردا چھن گئی زیور بھی لٹا

رُوِیَ اَنَّ سَکِینَۃَ بِنْتَ الْحُسَیْنِ عٰ قَالَتْ یَا یَزِیْدُ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ رُؤْیَا اِنْ سَمِعْتَہَا مِنِّیْ قَصَصْتُہَا اِلَیْکَ روایت ہی کہ سکینہ حسین مظلوم کے پیارے نے یزید سے رو رو کر کہا اے یزید مین نے کل کی رات ایک خواب دیکھا ہی اگر تو کان رکھکر سنے تو مین تیرے آگے بیان کرون فَقَالَ یَزِیْدُ ہَاتِیْ مَا رَاَیْتِ یزید لعین نے کہا بیان کر اے سکینہ کیا خواب دیکھا ہی قَالَتْ بَیْنَا اَنَا سَاہِرَۃٌ وَقَدْ کَلَلْتُ مِنَ الْبُکَاءِ بَعْدَ اَنْ صَلَّیْتُ وَدَعَوْتُ اللّٰہَ بِدَعَوَاتٍ اِذْ رَقَدَتْ عَیْنِیْ سکینہ نے کہا رات کو اول تو مین جاگتی تھی اور روتی تھی جب آہ و بکا کرتے کرتے تھک گئی اور ضعف غالب ہوا مین نے نماز پڑھی اور خدا تعالے کی درگاہ مین دعا مانگی چند دعائین مقبول اثردار ہین اون دعاؤن کی برکت سے نیند آئی مین سو گئی فَرَاَیْتُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ قَدْ فُتِحَتْ ناگاہ خواب مین دیکھا مین نے کہ گویا دروازے آسمان کے کھل گئے ہین وَاِذَا بِنُوْرٍ سَاطِعٍ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک نور آسمان سے زمین تک پھیلا ہوا ہی زمین و آسمان سب منور و روشن ہو رہے ہین وَاِذَا اَنَا بِوَصَائِفَ مِنْ وَصَائِفِ الْجَنَّۃِ پھر دفعتہ مین نے حور و غلمان

جنت کے دیکھے کہ آسمان پر سے زمین کی طرف آتے ہین وَاِذَا اَنَا
بِرَوْضَۃٍ خَضْرَاءَ وَفِیْ ذٰلِکَ الرَّوْضَۃِ قَصْرٌ یعنی یکایک کیا دیکھتی ہون
کہ ایک باغ سرسبز سیراب ہر انواع و اقسام کی ریاحین وگل و یاسمین
پھولے ہوئے ہین اور نہرین جاری ہین بلبلین سرگرم گریہ وزاری
ہین قمریان فریاد کرتی ہین اوس باغ مین ایک عمارت عالیشان
قصر رفیع آسمان سے باتین کرتا ہے نہایت خوش قطع وزیبا ہے
وَاِذَا اَنَا بِخَمْسَۃِ مَشَائِخَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ الْقَصْرِ وَعِنْدَھُمْ وَصِیْفٌ
یہی دیکھا مین نے کہ پانچ پیرمرد نورانی صاحب عزت ووقار اوس محل
کی طرف چلے جاتے ہین یہ ارادہ ہے کہ اندر داخل ہون اونکے پیچھے
پیچھے ایک خادم چلا جاتا ہے فَقُلْتُ یَا وَصِیْفُ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ ذکر
اوس سے پوچھا کہ مجکو بتا کہ یہ عمارت عالیشان کس امیر کی ہے
فَقَالَ ھٰذَا لِاَبِیْکِ الْحُسَیْنِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابًا لَہٗ بِصَبْرِہٖ اور جواب دیا
کہ یہ محل تیرے باپ امام حسین کا ہے اللہ تعالےٰ نے صبر کے اجر مین عطا
فرمایا ہے یعنی یہ عمارت قصر صبر ہے [illegible] باغ ثمرات [illegible]
وَمَنْ ھٰذَا الْمَشَائِخُ پھر مین نے پوچھا کہ یہ پانچ بزرگ [illegible]
کون ہین انکا نام کیا ہے فَقَالَ اَمَّا الْاَوَّلُ فَاٰدَمُ وَاَمَّا الثَّانِیْ فَنُوْحٌ وَاَمَّا
الثَّالِثُ فَاِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَاَمَّا الرَّابِعُ فَمُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ
اوسنے بتایا کہ وہ جو آگے آگے سبکے جاتے ہین وہ ابو البشر آدم صفی اللہ
ہین اور دوسرے نجی اللہ اور تیسرے ابراہیم خلیل اللہ ہین چوتھے موسیٰ
کلیم اللہ ہین یہ کہکر وہ خادم چپ رہگیا فَقُلْتُ وَمَنْ ھٰذَا الْخَامِسُ

[illegible]

الذی اراہ ما بضا علے الجبینۃ یا کر خوفنا من بکتہم مین نے پوچھا کہ یہ پانچون
صاحب کون ہین جن کو مین سوگوار دیکھتی ہون کہ اپنے ریش مبارک
ہاتھ سے پکڑے ہوے روتے ہین ان سب مین وہی بہت غمگین و حزین
نظر آتے ہین فقال یا سکینۃ الم تعرفیہ فقلت لا اوس خادم نے کہا
اے سکینہ کیا تو انکو نہین پہچانتی ہے مین نے کہا نہین جانتی ہون
فقال ھذا جدک رسول اللہ صلعم اوسنے روکر کہا اے سکینہ تمہارے
جد امجد رسول اللہ خاتم المرسلین ہین فقلت لہ این یریدون فقال
الی ابیک الحسین ع مین نے پوچھا کہ یہ سب صاحب کدھر جاتے ہین
کہا تیرے باپ حسینؑ کی زیارت کو جاتے ہین ملاقات کے طالب ہین
فقلت واللہ لالحقن جدی واخبرہ بما جری علینا مین نے
کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی مین دوڑکر اپنے جد امجد کے پاس جاتی ہون جو جو
اہلبیت پر امت نے ظلم و ستم کیا ہے مین سب سناتی ہون فسبقنی ولم الحقہ
یہ کہکر مین بہت دوڑی لیکن حضرت آگے چلے گئے اور مین نزدیک نہ پہونچ سکی
میری نظر سے حضرت غائب ہوگئے فبینما انا متفکرۃ وانا بجدی
علی ابن ابیطالب وبیدہ سیفہ وھو واقف اوسوقت مین متفکر و حیران
ہوکر کھڑی رہی ناگاہ اپنے دادا جان امیر المومنینؑ کو مین نے دیکھا
کہ اپنے ہاتھ مین ذوالفقار لئے ہوے کھڑے ہین فنادیتہ یا جداہ
قتل واللہ ابنک من بعدک مین نے رو رو کر پکارا اور بیتاب ہوکر
نعرہ مارا کہ اے میرے دادا جان شاہ مردان قسم ہے خدا تعالیٰ کی
میرے بابا پیاسے ذبح ہوے تمہارے فرزند امام حسینؑ مظلوم ہوکر غربت مین

شہید ہوئے نیزہ پر سر سوار ہوا ہے لاشا مجروح کا کفن غبار ہوا ہی زخمی
تن پر گھوڑے دوڑائے ہین کہنہ جامہ بھی ظالم اوتار لائے ہین مین
مقتل مین بابا کی لاش سے لپٹ لپٹ کر روتی تھی اور کٹی گردن کے
قربان ہوتی تھی میرے بابا جان مجھے سجدہ سے پیار کرتے تھے اور میرے
منھ پر کٹے ہوے گردن دھرتے تھے بوسہ دیتے تھے اور آغوش مین
لیتے تھے زبردستی مجھے ظالم کھینچ کر چھڑا لائے قیدی بنایا دربدر پھرایا
کھانا نہین کھلایا پانی نہین پلایا بابا کا سر خون مین ڈوبا لاکر دکھاتی
رہے ہمیشہ ہم یتیمون کو اور اسیرون کو ستاتے رہے میرے بھائی کو
ساربان بنایا ہے لوہے کا طوق گلے مین پہنایا ہے اہلبیت رسالت
کے سر پر نہ چادر ہی نہ نقاب ہی سر برہنہ گریبان پھٹے ہین کلیجے غم کے
چھریون سے کٹے ہین اے دادا جان ہم یتیم و اسیر ہین غمناک و
دلگیر ہین اور ذلیل حقیر ہین مصیبت مین گرفتار ہین پردیس مین
خوار زار ہین للہ ہماری حمایت کرو خدا کے واسطے ہمکو قید سے چھڑاؤ
ظلم و ستم سے قیدیون کو بچاؤ ہمارے واسطے چادرین لاؤ بہت
بہت تباہ پامال ہوے بہت شکستہ حال ہوے بہت ظلم و ستم
ہمنے سہے بہت تباہ و پریشان رہے فبکی وضمنی الی صدرہ قال
یا بنیۃ صبراً صبراً وباللہ المستعان آہ جب دادا جان نے میری
فریاد وزاری سنی بیقرار ہوکر روئے واحسیناہ واحسیناہ واقرۃ عیناہ
کہکر نعرہ مارا مجکو اپنی چھاتی سے لپٹایا اور منھ چوما سر پر ہاتھ پھیرا
پھر حضرت نے فرمایا اے قرۃ العین اے دختر یتیم حسین صبر صبر کر

بیکسون کا مددگار ہے اور قادر مختار ہے مظلومون پر مہربان ہے صبر
عجب مزا ہے روز عدل و داد یوم الجزا ہے ثُمَّ اَنَّهٗ مَضٰى وَلَمْ اَعْلَمْ اَيْنَ
تَوَجَّهَ فَبَقِيْتُ مُتَعَجِّبَةً كَيْفَ لَا اَعْلَمُ بِهٖ بعد ازان میری نظر سے
دادا جان غائب ہوئے کچھ نہ معلوم ہوا کہ کدہر گئے مین اکیلی غمناک
سرگردان وحیران کہڑی رہگئی فَبَيْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ وَاِذَا اَنَا بِبَابٍ قَدْ
فُتِحَ مِنَ السَّمَآءِ وَاِذَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ يَصْعَدُوْنَ وَيَنْزِلُوْنَ عَلٰى رَاْسِ اَبِیْ مین
حیرت مین نقش دیوار ہو رہی تہی کہ ناگاہ کیا دیکھتی ہون کہ ایک دروازہ
آسمان کا مفتوح ہوا اوس سے ملایک آتے جاتے ہین میرے باپ کا
سر کٹا ہوا دہرا ہے اوس سر کی زیارت فرشتے کرتے ہین آنکھون سے
لگاتے ہین بچہاڑین کہا کہا کر خاک پر گرتے ہین سر مبارک کے گرد
پہرتے ہین شیون وشین کی دہوم ہے فرشتون کا انبوہ وہجوم ہے واحسینا
واحسینا پکارتے ہین واشہیدا واغریبا کہکر نعرے مارتے ہین قال
فَلَمَّا سَمِعَ يَزِيْدُ لَطَمَ عَلٰى وَجْهِهٖ وَبَكٰى وَقَالَ مَا لِیْ وَلِقَتْلِ الْحُسَيْنِ
راوی کہتا ہے جب یزید لعین نے یہ خواب سنا اپنے منہ پر طمانچے
مارنے لگا ... پکارنے لگا واے کیا غرض تہی مجھے قتل حسینؑ
سے تہا ... کیون فرزند رسولؐ کا خون اپنی گردن پر ناحق ڈالوا لیا
اِنَّهَا قَالَتْ يَعْنِيْ سُكَيْنَةُ نَزَلَ عَلَيَّ ... اَللَّوْنِ قَمَرِیُّ الْوَجْهِ
كَانَ هَمَّ الدُّنْيَا قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ فَاَيْنَ لِحْيَتُهٗ بَاكِي الْعَيْنِ حَزِيْنُ الْقَلْبِ
اور دوسری روایت مین اسطرح مذکور ہے کہ سکینہ جب مین اپنے
دادا جان امیر المومنین علیہ السلام سے جدا ہوکر حیران رہگئی اوسوقت

کہتا تھا سر اوٹھا کے یہ رو رو کے بار بار
[illegible]

کیا دیکھتی ہون ایک دروازہ آسمان کا کھل گیا فرشتے اوس زمین سے آتے جاتے ہین اور کچھ زمین پر اوترتے ہین کچھ زمین سے آسمان پر چڑہتے ہین پھر مین نے غور سے جو نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک پیر مرد مقدس با چہرہ نورانی بیٹھا ہی رنگ تو اوسکا گوہر آبدار سا چمکتا ہے چہرہ اوسکا چودھوین چاند سا چمکتا ہے لیکن ایسا غمناک ہی کہ گویا ساری دنیا کا غم و الم اوسپر ٹوٹ پڑا ہے مارے اندوہ کے سر اوسکا زانو پر خم ہی ریش مبارک ہاتھ سے پکڑے زار زار روتا ہی آنکھون سے آنسوؤن کے دریا جاری ہین اور دل اوسکا نہایت حزین شعلہ آہون کے سینے سے بلند ہوتے ہین فرشتے اوسکی خدمت مین آتے ہین سلام کر کے قربان ہوتے ہین اور چلے جاتے ہین پھر اور ملایک نازل ہوتے ہین پرسا دیتے ہین اور روتے ہین فَقُلْتُ لِلْوَصِيفَةِ مَنْ هٰذَا یعنی اوس خادم سے پوچھا کہ یہ ماتم زدہ صاحب تعزیت کون بزرگ ہی قَالَ جَدُّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اوسنے کہا کہ اے سکینہ تمھارے جد امجد محمد مصطفےٰ ہین فَدَنَوْتُ مِنْهُ جب مین نے یہ سنا روتی ہوئی دوڑی حضرت کے نزدیک گئی ادب سے سر جھکا کر مجرا کیا وَقُلْتُ يَا جَدَّاهُ قُتِلَتْ وَاللّٰهِ رِجَالُنَا پھر ہاتھ باندھ کر مین نے عرض کی اے جد عالیمقدار بخدا سوگند ہماری سب مرد کربلا مین تلوارون سے مارے گئے سوائے بھائی زین العابدین کے سب کے بدن سے سر اوتارے گئے نوک نیزہ پر سوار ہوے

نظم

لگی برچھی برے بھائی کے کاری	لہو تھا دیر تک چھاتی سے جاری
تمھاری شکل تھا اکبر سو صد آہ	ہی خاک و خون مین آغشتہ وہ واللہ

چچا عباس کے کاٹے ہین شانے
کنارے نہر کے ٹکڑے پڑے ہین
جو چھوٹا بھائی تھا حیدر کی تصویر
گیا دنیا سے پانی کو ترستا
چچا زادہ جو ایک بھائی تھا میرا
گرا گھوڑے سے جب شبیر کا وہ لال
پھوپھی زادے کو نیزے رن مین مارے
گیا قتل اونکو پانی پہ سلایا
مسلم کے مارے گئے بھوکے پیاسے
گیا تھا سید مظلوم کے ساتھ
میرے بابا کی گردن کاٹ ڈالی
قضا پر شمر نے خنجر چلایا
گئے پیاسے جہان سے میرے بابا
لہو مین ریش نورانی ڈوبائی

گئے تھے میری خاطر آب لانے
خدا کی راہ مین پیاسے لڑے ہین
لگا گردن پہ اوس معصوم کے تیر
سدھارا اشل گل جنت کو ہنستا
اوسے اعدا نے ہوکر جمع گھیرا
کیا دوڑا کے گھوڑے اوسکو پامال
گرے گھوڑون سے وہ عرش کے تارے
بہت زینب کو اعدا نے رولایا
پڑے ہین رن مین حیدر کے نواسے
کٹے تیغون سے عبداللہ کے ہاتھ
ہوا سجدہ مین بے سر شہ عالی
نہ پانی بوند بھر اوسکو پلایا
طرف سے نہر کے منھ پھیرے بابا
ہے یا رسول اللہ دوہائی

وَسُفِكَتْ دِمَاؤُنَا وَهُتِكَتْ وَاللهِ حُرَمُنَا يَا جَدَّاهُ يَا رَسُولَ اللهِ

فریاد ہے ظالمون نے دریا لہو کے بہائے سب شہدا اپنے خون مین نہائے آپ اگر کربلا مین جاکر ملاحظہ فرماوین تو لہو کی تھالے بھرے ہوی نظر آوین جابجا خون کے تھالے ہین کٹی گردنون سے جاری لہو کے نالے ہین۔ یا جداہ یا رسول اللہ فریاد ہے ہماری ہتک حرمت ہوئی کربلا مین آپکی امت در بدر ذلت ہوئی اوس دشت کربلا مین ہم اہلبیت کی خیمہ سرا جے

فنعیت وفی الهموم والغم [illegible]
[illegible]

جلائے ہمارے سراپردہ تلوارون سے کاٹ کر گرائے قناتون مین آگ
لگائی عزت و آبرو ہماری خاک مین ملائی ہمارے کجاوے آگ مین
جلتے تھے اور ہم ہاتھ ملتے تھے ننھے ننھے بچے تڑپتے تھے ہم میدان مین
کھڑے زار زار روتے تھے وَحَمَلْنَا عَلَى الْاَقْتَابِ بِغَيْرِ وِطَاءٍ وَنُسَاقُ اِلٰى يَزِيْدَ
یا رسول اللہ ہمکو ایسا لوٹا کہ ایک تار باقی نہ چھوڑا بے نقاب و بے چادر ہوئے
عُریان ہمارے سر ہوئے پھر شمر تلوار کھینچے ہوئے آیا اونٹون پر ہمکو
عجب ذلت و خواری سے بٹھایا نہ محمل باندھے نہ کجاوا اوپر بار کیا ننگے
پالانون پر ہمکو سوار کیا ایک اونٹ پر دو دو قیدی سوار تھے میرے بھائی
عابد بیمار شتر وار تھے مہار کھینچے چلے جاتے تھے پالان ناتوانی سے تھراتے
تھے کوفی مین ابن زیاد کے پاس ہمکو کھینچتے ہوئے لائے اوس ظالم نے
کوفی سے اسیر کرکے یزید لعین کے پاس دمشق مین بھجوائے جنگل و
بیابانون مین ماری مارے پھرے اونٹون پر سے پتھرون پر گرے بہت
بہت سخت مصیبتین شام کی راہ مین اوٹھائین فَاَخَذَنِيْ اِلَيْهِ وَضَمَّنِيْ
اِلٰى صَدْرِهٖ جناب رسالت مآب میرا عرض حال متوجہ ہوکر سنتے رہے اندوہ
کے عالم مین بار بار آہ کے نعرے مارتے رہے پھر مجکو بلایا آغوش مین لیکر چھاتی
سے لگایا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى ثُمَّ قَالَ لَهُمْ مَا
تَرَوْنَ اِلٰى مَا صَنَعَتْ اُمَّتِيْ بِوَلَدِيْ پھر حضرت متوجہ ہوئے حضرت آدم
و نوح و ابراہیم و موسی اور عیسی کے طرف اور رو رو کر کہا اے انبیاء اللہ
تمنے سنا ہمکو کہ میرے فرزند نورعین کے ساتھ امت بے انصاف نے کیا کیا
قَالَ وَصِيْفٌ يَا سَكِيْنَةُ اِخْفِضِيْ صَوْتَكِ فَقَدْ بَكَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ

فحرض ذلك على السيف
الذي ما بات فيه الحسين
فاذا بعد قتل الحسين
تلك الساعة التي قتل فيها الحسين
كان مقتل الحسين
[illegible]

او سوقت خادم نے میرے پاس آکر کہا اے سکینہ بس خاموش رہ تو نے
پیغمبر خدا کو رولایا ایسے بیان کیئے کہ حضرت کو تاب نہ رہی روتے روتے
غش کیا ثُمَّ اَخَذَ الوَصِیفُ بِیَدِیْ وَاَدْخَلَنِی اِلٰی قَصْرٍ فِیْہِ خَمْسُ نِسْوَۃٍ
پھر وہ خادم میرا ہاتھ پکڑے لیچلا ایک قصر عالی کے اندر مجھے داخل کیا مین نے
دیکھا اوس قصر مین پانچ بیبیان بیٹھی ہین اور سیکڑون حورین ہاتھ باندھے
کھڑی ہین قَدْ عَظَّمَ اللّٰہُ خِلْقَتَہُنَّ وَزَادَ فِیْ نُوْرِہِنَّ اون بیبیون کے
قد بالا بڑے بڑے تھے اور شانے عالی تھین چہرے چاند سے روشن
تھے نور سے اونکے سارا محل روشن ومنور تھا وَبَیْنَہُنَّ اِمْرَاَۃٌ عَظِیْمَۃُ
الخِلْقَۃِ نَاشِرَۃٌ شَعْرَھَا اون سبکے بیچ مین ایک بی بی عظیم الشان
جلیل القدر سوگوار وبیقرار بیٹھے تھے کہ اوسکے سنبل سے بال پریشان سر
کھلا ہوا تھا وَعَلَیْہَا ثِیَابٌ سُوْدٌ وَبِیَدِہَا قَمِیْصٌ مُضَمَّخٌ بِالدَّمِ
ماتمی پوشاک اوسکے گلے مین تھی گریبان چاک تھا دونون ہاتھون پر پرانا
کرتا پھٹا ہوا خون مین آلودہ تھا فریاد والغیاث کر رہی تھین وَاِذَا
قَامَتْ قُمْنَ مَعَہَا وَاِذَا جَلَسَتْ جَلَسْنَ کبھی وہ بی بی بیتاب ہو کر کھڑی ہو ہو
جاتی تھی جب وہ سوگوار بیٹھ جاتی تہی تو سب بیٹھ کر خاک اوڑاتی تہین
پرسا دیکر ماتم کرتی تھین فَقُلْتُ لِلْوَصِیْفِ مَا ھٰؤُلَاءِ النِّسْوَۃُ اللَّوَاتِیْ
قَدْ عَظَّمَ اللّٰہُ خِلْقَتَہُنَّ وَزَادَ فِیْ نُوْرِہِنَّ مین نے خادم سے پوچھا کہ یہ بی بی
کون ہین اور وہ کسکے ماتم دار ہین کسکے لیئے سوگوار ہین حق سبحانہ تعالے
نے قد بالا انکے بڑے بڑے خلق کئے ہین اور چہرہ چاند سے روشن ہین
فَقَالَ یَا سُکَیْنَۃُ ھٰذِہٖ حَوَّاءُ اُمُّ الْبَشَرِ وَھٰذِہٖ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَھٰذِہٖ

خدیجۃ وھذہٖ ھاجرۃ وھذہٖ سارۃ خادم نے اونگلی سے اشارا کر کے
کہا اے سکینہ دیکھ وہ حضرت حوا ہے آدمیون کی مان ہین اور وہ حضرت
مریم وہ خدیجہ کبری ہین وہ حاجرہ حضرت اسمعیل کے والدہ ہین وہ حضرت
سارا ہے ابراہیم خلیل کی بی بی اسحاق کی مان یعقوب کی دادی ہین
وھذہِ الّتی بیدہا تقبض المخضبۃ بالدّم واذا قامت تقمن معھا واذا
جلست یجلسن معھا فھی جدتکِ فاطمۃ الزھرا ام‌ع
اور وہ جو بی بی سوگوار ہے پانچون کی سردار ہے جسکے ہاتھ مین پیراہن لہو
بھرا ہوا ہے گریبان چاک ہے جب کھڑی ہو جاتی ہے تو سب بیبیان تعظیم
کرتی ہین وہ تمھاری دادی خیر النسا فاطمہ زہرا ہین حسینؑ کا جامہ کہنہ
خون مین ڈوبا ہاتھون پر دھرے ہوے روتی ہین فدنوت منھا فـ
قلت لھا یا جدّاہ قتل واللہ ابی وایتمت علی صغر سنّی مین سنکر بیتاب
ہو گئی دوڑ کر دادی کے نزدیک رو رو کر چلائی دادی جان قسم ہے
خدا تیعالے کی میرے بابا حسین کو بیکناہ ظالمون نے مار ڈالا مین چار
برس کے سن مین یتیم ہوئی اور اپنے بابا سے چھوٹی فضمتنی الی صدرھا و
بکت بکاءً شدیدًا جناب سیدہ نے میری فریاد سنی بیتاب ہو گئین اور
پکارین آ مین تیرے قربان آ مین تیری واری آ میری سکینہ حسینؑ کی پیاری
مین دوڑ کر قدمون پر گر پڑی دادی نے میرا سر چھاتی سے لگایا اور
روتے روتے غش کر گئین جب غش سے افاقہ ہوا مجھے گود مین لیکر کھڑی
ہو گئین اوسوقت دادی جان کا یہ حال تھا کہ مو پریشان خاک مین چہرہ
نورانی بھرا تھا ہاتھون پر لہو بھرا کرتا بابا کا تھا بزبان حال یہ نوحہ

بیان خواب ام فضل عم عباس
روی الاوزاعی عن شداد عن ام الفضل بنت الحارث انہا دخلت علی رسول اللہ فقالت یا رسول اللہ رایت اللیلۃ حلما منکرا شدیدا

پڑھکر ماتم کرتی تھین نوحہ

مسافر کربلا کے حسینا واحسینا	نواسے مصطفے کے حسینا واحسینا
میرے گودی کے پالے حسینا واحسینا	مصیبت سہنے والے حسینا واحسینا
میرے مذبوح پیاسے حسینا واحسینا	محمد کے نواسے حسینا واحسینا
چلا خنجر قفا پر حسینا واحسینا	رہا راضی رضا پر حسینا واحسینا
تجھی انہماکے کہا حسینا واحسینا	تجھے رست نے مارا حسینا واحسینا
سنجا نا سیر پیارا حسینا واحسینا	ترا نیزے پہ سر ہے حسینا واحسینا
ترا لاشہ کدہر ہے حسینا واحسینا	لگا پہلو میں بھالا حسینا واحسینا
تجھے کیون مار ڈالا حسینا واحسینا	سکینہ لٹ گئی ہی حسینا واحسینا
پدر سے چھٹ گئی ہے ہی حسینا واحسینا	علی کے نور دیدہ حسینا واحسینا
امام سر بریدہ حسینا واحسینا	گلے سے خون ہی جاری حسینا واحسینا
کٹی گردن کی واری حسینا واحسینا	نہ سر پر ہے عمامہ حسینا واحسینا
نہ تن پر کہنہ جامہ حسینا واحسینا	کٹا یا حلق سوکہا حسینا واحسینا

وَبَکَیْنَ النِّسَاءُ کُلُّهُنَّ فَقُلْنَ یَا فَاطِمَۃُ یُجْزِیکُمُ اللّٰهُ بِبُنَیِّکِ فَبَیْنَ یَدَیْ یَوْمِ الْقَضَاءِ سکینہ کہتی ہین میری دادی نوحہ پڑھکر ماتم کرتی تہین اور سب بیبیان سر وسینہ پیٹ پیٹ کر لعری مارتی تہین سیون وشین کرکے واحسینا واحسین پکارتی تہین رو رو کر بیبیان اونکو دلاسا دیتی تہین کہ اے فاطمہ زہرا صبر کرو کہ روز جزا نزدیک ہی اللہ تعالے عادل ہے اور انصاف کرنے والا ہی تمہاری داد دیگا اس خون ناحق کا ظالمون سے قصاص لیگا ثُمَّ اَنَّ یَزِیْدَ لَعَ تَرَکَهَا فَلَمْ یَعْتَبِرْ بِقَوْلِهَا سپہر یزید پلید نے سکینہ کا خواب سنکر منھہ پھیر لیا جھوٹ جانا

فقال لسکینۃ الفضل … اللہ ما [illegible] … فقال یا بنت رسول اللہ [illegible] … فقال الفضل [illegible] … فاطمۃ [illegible]

اور اعتبار نکیا صلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین

رطب تیرہوان نخل ماتم کا بیان

معجزہ خبر ہے حسین سے ایکبار	مردہ نے زندہ ہوکے کی گفتار

یہ ہے بلخی مومن کا بیان - ہر سال حج وزیارت کو جاتا تھا اور تحفہ جناب سید الساجدین کی خدمت مین لیجاتا تھا اور زوجہ اوسکی راہ مین مرگئی تھی حضرت نے اوسے زندہ کیا السلام علیکم یا اہل العزاء اے محبان اہلبیت اطہار آگاہ ہو کہ مردون کو زندہ کرنا معجزہ حضرت عیسیٰ کا ظاہر ہے کہ ہمارے ائمہ نے بھی بارہا مردے جلائے ہین قوت قدسیہ امامت سے معجزات عیسی ابن مریم کے محبون کو دکھلائے ہین دُوی یحیی ابن ام الطویل قال کنت عند مولای الحسین اذ دخل علیہ شاب وھو یبکی روایت کی ہے یحیی پسر ام طویل نے کہ مین اپنے مولا حضرت امام حسینؑ کی خدمت حاضر تھا ناگاہ ایک نوجوان روتا ہوا حضرت کے پاس آیا فقال الحسین ما یبکیک یا شاب حضرت نے پوچھا کہ تو کیون روتا ہی تیری رقت کا کیا سبب ہے اے جوان قال یا ابن رسول اللہ ان امی قد ماتت فی ھذہ الساعۃ وقد ترکت مالا عظیما ولم توص الی بشیء ولم اعلم این دفنتہ وقد حرمتہ جوان نے عرض کی یا ابن رسول اللہ ابھی میری ماں فوت ہوئی ہے اور بہت سا مال چھوڑکر موئی ہے لیکن مجھسے کچھ وصیت نہین کی اور نہ کچھ دیا نہ بتایا معلوم نہین کہ مال کہان گاڑا ہی اور کہان چھپایا ہی بدبستکہ اس مال حلال کو مجھپر حرام کیا ہی مین اوس سے محروم ہوا اور مجھے مغموم ناکام کیا فقال الحسین ما قالت لک عند موتہا حضرت امام حسین

نے یہ ماجرا سُنکر پوچھا کہ تیری ماں نے مرنے کے نزدیک تجھسے کیا کہا تھا یاد ہی
کہ فراموش کیا قَالَ قَالَتْ لِیْ اِذَا اَرَدْتَ تَفْعَلُ اَمْرًا مِنَ الْاُمُوْرِ وَلَا تَعْمَلْ
شَيْئًا اِلَّا بِمَا يُشِيْرُ عَلَيْكَ الْحُسَيْنُ ابْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ يَا مَوْلَايَ
جوان نے عرض کی کہ مجھے یاد ہے اے مولا مین بھولا نہین میری والدہ نے مجھسے یہ
کلمہ کہا تھا کہ جس کام کا تو ارادہ کرے اوس کام کو ہرگز نکرنا مگر مشورے سے
حسین علیہ السلام فرزند فاطمہ دختر پیغمبر خدا کے پس مین آپ سے صلاح پوچھنے آیا ہون
کہ اس مقدمہ مین کیا تدبیر عمل مین لاؤن آیا سارا گھر کھودواؤن اور کیا
کرون کیونکر اپنا حق پاؤن فَقَالَ الْحُسَيْنُ اَتُحِبُّ اَنْ يُحْيِيَ اللّٰهُ اُمَّكَ وَتُخْبِرَكَ
بِمَا تُرِيْدُ فَقَالَ الشَّابُّ يَا حَبَّذَا جناب امام حسین نے فرمایا اے شخص آیا
تو چاہتا ہی کہ تیری ماں کو اللہ تعالے زندہ کرے اور وہ آپ تجھکو خبر دیوے تیرے
مطلب کی جوان نے کہا سبحان اللہ اس سے کیا بہتر ہے ایسا ہو تو نہایت خوب
ہے فَقَامَ الْحُسَيْنُ مَعَ الشَّابِّ وَالنَّاسِ مَعَهَا حَتّٰى اَتٰى اِلٰى مَنْزِلِ اُمِّهٖ
پس جناب امام حسین اوٹھے اور جوان کے ساتھ روانہ ہوئے اور بہت سے لوگ بھی
ہمراہ ہولیے معجزہ دیکھنے کے اشتیاق مین حتی حضرت اوسکے گھر مین تشریف لا کر میت
نزدیک آئے فَوَقَفَ وَدَعَا اللّٰهَ بِدَعَوَاتٍ لَمْ نَفْقَهْهَا سرہانے میت کے آکر کھڑے ہو
متوجہ ہو کر طرف جناب احدیت کی دعائین پڑھین کہ ہم لوگ اونکو سمجھے بھی
نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا کلام تھا ثُمَّ قَالَ لَهَا قُوْمِيْ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَوْصِيْ بِهَا
اِلَى ابْنِكِ بِمَا تُرِيْدُهُ بعد دعا کے حضرت پکارے کہ اوٹھ زندہ ہو اے کنیز
خدا تعالے حکم اللہ سبحانہ سے اور وصیت کر اپنے فرزند کو جو کچھ کہ منظور ہو اوس سے گفتگو
کر فَقَامَتْ وَهِيَ تَشَهَّدُ وَتَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ناگاہ سیت مین بان آئی روح نے عود کیا اوٹھ اٹھے ہوسے کلمۂ شہادت پڑھی پکارے السلام علیک ای فرزند رسول خدا اے میرے امام ای میرے مولا اِعلَم اَنَّ عِندِی مَالاً جَزِیلاً فِی مَوضِعِ کَذَا وَکَذَا فَاستَخرِجہُ وَخُذ ثُلثَاہُ لَکَ اَنفِقہُ بِمَا شِئتَ یا سید میرے آقا آپکو معلوم ہووے کہ میرے پاس بہت سا مال ہی فلانے جگہہ فلانے مکان مین زمین مین مدفن ہی اوس مال کو آپ نکالین دو ثلث تو جناب لیوین جس مصرف مین چاہین خرچ کرین مختار و مالک ہین وثُلُثُہ الاٰخر ادفعہ لابنی ھٰذا اِنکُنت نعلم اَنہُ مُحِبٌّ لَکُم وَمُوَالٍ لَکُم اور تیسرا حصہ یعنی جو ثلث باقی رہا ہی اس فرزند کو آپ اپنے ہاتھ سے عطا فرماوین بشرطیکہ جو یہ محب ہووے آپکا اور دوستدار ہووے اہلبیت رسالتمآب کا وَاِن کَانَ مُخَالِفًا فَامنَعہُ عَنہُ لِاَنَّ مَالِی مُحَرَّمٌ عَلیٰ مَن یُبغِضُکُم اَھلَ البَیتِ اور اگر یہ بیٹا مخالفون سے تمہارے ہووے تو ہرگز اسکو درم نہ دینا کہ میرا مال حرام ہی دشمنان اہلبیت رسالت پر ثُمَّ اِنَّہَا مَاتَت فَامَرَ الحُسَینُ بِتَغسِیلِہَا وَتَکفِینِہَا وَصَلّٰی عَلَیہَا وَدَفَنَہَا یہ سخن کہکر گر پڑے اور مر گئے خدا تعالیٰ اوسپر رحمت کرے اوس مومنہ پر امام نے اوسکو غسل دلوایا کفن پہنوایا آپ نماز جنازہ پڑھی اوس مومنہ دیندار و دوستدار آل اطہار کو دفن کیا نظم

اے اہل عزا گریہ و زاری کی یہ جا ہے — اوس سبط پیمبر پہ عجب ظلم ہوا ہے
بے جرم اوسے قتل کیا اہل ستم نے — امت کی بڑی جور سہے شاہ امم نے
امت کے جفا کارون نے پیاسا اوسے مارا — لب تشنہ جہان سے سوے فردوس سدھارا
پانی خلف ساقی کوثر نے نہ پایا — وہ خشک گلا دھوپ مین خنجر سے کٹایا
عریان رہا لاشۂ سبط شہ لولاک — کوفے کے لعین لوٹ کے سب لیگئے پوشاک
چھوڑا نہ بدن پر شہ مظلوم کے جامہ — رہنے نہ دیا فرق مبارک پہ عمامہ

نیزے پہ رکھا شاہ کا سر جور و جفا سے / تھے گیسوؤں کے بال پراگندہ ہوا سے

نرگس کی طرح دیدۂ شبیر کھلے تھے / اور اشک کے قطرہ رخ انور پہ پڑے تھے

دندان مبارک نظر آتے تھے گہر سے / یاقوت سے لب خشک تھے گرمی کے اثر سے

افسوس نہیں زہرا نے رخ شاہ نہ دیکھا / آغشتۂ خون نیزے پہ وہ ماہ نہ دیکھا

زینب نے مگر کی رخ انور کی زیارت / کلثوم نے کی نیزے پہ اوس کی زیارت

تاشام رہیں ساتھ سر شاہ کی بہنے / سجاد بھی ہمراہ گئے طوق کو پہنے

جب نیزے سے دوسرے [اوتارا گیا] دن وہ طشت طلا مین / ایک شور قیامت کا ہوا ارض و سما مین

جب شام کے حاکم کو دکھایا سر پر نور / خرسند ہوا طشت مین سر دیکھ کے مقہور

تب شمر پکارا کہ مجھے خلعت و زر دو / گھوڑے میرے اسوقت زر و سیم سے بھر دو

مین نے پسر احمد مختار کو مارا / دنیا کے لیئے دین کے سردار کو مارا

مین قاتل سردار جوانان جنان ہون / مین قاتل فرزند شہ کون و مکان ہون

یہ سنکے لگی پیٹنے سر زینب و کلثوم / مجلس مین ہوئی شیون و ماتم کی عجب دھوم

ایک شور اوٹھا نالہ و زاری کا زمین سے / شیون کی صدا آنے لگی عرش برین سے

روایت دوسری رُوِیَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَکَابِرِ بَلْخٍ کَانَ یَحُجُّ بَیْتَ اللّٰہِ الْحَرَامِ وَیَزُوْرُ قَبْرَ النَّبِیِّ وَاَکْثَرَ الْعُمُرِ روایت کی ہی کہ ایک مرد مومن تھا بلخ رہنے والا اہلبیت رسالت مآب کا محب تھا چنانچہ اکثر حج بیت اللہ الحرام بجا لاتا تھا بعد حج کے پیغمبر کی قبر مبارک کی زیارت کو جاتا تھا وَکَانَ یَاْتِیْ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَیَزُوْرُہٗ وَیَحْمِلُ اِلَیْہِ الْھَدَایَا وَالتُّحَفَ وَیَاْخُذُ مِنْہُ مَصَالِحَ دِیْنِہٖ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی بَلَدِہٖ وہ زمانہ جناب امام زین العابدینؑ کی امامت کا تھا چنانچہ وہ مومن حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا جمال باکمال کی زیارت سے مشرف

ہوکر وہ مصیبتون پر حضرت کی روتا تھا بیشتر سوغاتین اور تحفہ اپنے وطن کے حضرت کے
حضور مین پیشکش ہدیہ لاتا تھا بعد ازان اپنے وطن کیطرف مراجعت کرتا تھا
فَقَالَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ اَرَاكَ تَحْمِلُ تُحَفًا كَثِيْرَةً وَلَا اَرَاهُ يُجَازِيْكَ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ
ایک بار مرد مومن کی جورو نے طعنہ دیکر کہا کہ ہمیشہ دیکھتی ہون جب تو حج کو جاتا ہی
اپنا مال برباد کرتا ہی بہت سی سوغاتین تحفہ خرید کر لیجاتا ہی لیکن کبھی نہین دیکھا
کہ کسی نے کچھ تجکو ان تحائف کے عوض دیا ہو فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ نُهْدِيْ اِلَيْهِ
هَدَايَا هُوَ مَلِكُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَجَمِيْعُ مَا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ تَحْتَ مُلْكِهِ
لِاَنَّهُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهِ وَحُجَّتُهُ عَلٰى عِبَادِهِ وَهُوَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَهُوَ اِمَامُنَا وَمَوْلَانَا وَمُقْتَدَانَا مرد مومن نے جواب دیا کہ جس شخص
کے واسطے مین سوغاتین لیجاتا ہون وہ بادشاہ دین و دنیا ہی جو مال و دولت
کی خلائق کے پاس ہے سب اوسکا مال ہے وہ مالک ہی سبکا روی زمین پر خلیفہ ہے
رب العالمین کا بندگان الٰہی پر حجت اللہ ہی وہ فرزند رسول اللہ ہی مولا
میرا سید الشہدا کا فرزند ہے امیر المومنین کا دلبند ہے وہ میرا امام و رہنما ہی مین
اوسکا غلام و مرید ہون بے ریا مین اوسپر جان و مال سے فدا ہون وہ امام
بادشاہ ارض و سما ہی نور چشم فاطمہ زہرا ہی فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ اَمْسَكَتْ
عَنْ مَلَامَتِهِ جب اوس نیک زن نے سُنا شرمندہ ہوئی طعنہ زنی سے باز رہی
ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ تَهَيَّاَ لِلْحَجِّ مَرَّةً اُخْرٰى فِي السَّنَةِ الْقَابِلَةِ بعد ازان پھر اوس
مومن نے حج کا ارادہ کیا اور سامان سفر کا درست کرکے سال آئندہ مین روانہ ہوا
مکہ مین پہونچا حج ادا کیا پھر مدینہ مین مشرف ہوا زیارت بجا لایا وَقَصَدَ دَارَ عَلِيِّ
ابْنِ الْحُسَيْنِ پھر حضرت امام زین العابدین کے گھر کا قصد کیا دروازے پر آنکر دربانو نے

[illegible]

رخصت چاہی امام کو خبر ہوئی کہ فلان مومن حضور مین حاضر ہوا چاہتا ہی حکم ہوا
کہ آنے دو پہر داخل ہوا دور سے مجرا کیا نزدیک آکر دست مبارک چومی قدمبوس
ہوکر ایک گوشہ مین بیٹھا ووجد بین یدیہ طعاما فقربہ الیہ وامرہ
بالاکل معہ فاکل الرجل حسب کفایتہ حضرت کی کھانا کھانے کا وقت تھا
دسترخوان بچھا مومن نے دیکھا کہ حضرت کے آگے کھانا چنا گیا اوسوقت امام نے
ارشاد کیا مومن کو نزدیک بلاکر دسترخوان پر بٹھایا اور فرمایا میرے ساتھ کھانا
کھا اوس خوش طالع نے مطابق حکم مولا کے اپنے امام کے ساتھ کھانا سیر ہوکر
نوشجان کیا ثم استدعی بطشت وابریق فیہ ماء فقام الرجل واخذ الابریق
وصب الماء علی ید الامام جب حضرت نے کھانے سے فراغ پایا ایک طشت
خالی اور آفتابہ پر از آب سامنے دھرا تھا خادمون سے طلب کیا مرد مومن جلد اوٹھا
طشت اور آفتابہ اوٹھالایا حضرت کے سامنے طشت لاکر رکھا آفتابہ سے پانی دست
مبارک پر ڈالنے لگا فقال الامام یا شیخ انت ضیفا فکیف تصب الماء
علی ایدی الامام امام نے ہنس کر فرمایا اے شیخ تو میرا مہمان ہی توکیون میرا ہاتھ
دھلاتا ہی چاہیے کہ مین تیرا ہاتھ دھلاؤن فقال انی احب ذلک فقال الامام
حیث انک احببت ذلک فواللہ اراک ما تحب وترضی وتقر عینک
مرد مومن نے عرض کی یا مولا مین آپکی خدمتگذاری اپنی سعادت اور بختیاری جانتا
ہون دوست رکھتا ہون اوسکو کہ امام کے ہاتھ دہلاؤن اور خادم کہاؤن امام نے فرمایا
اچھا تو دھلا اگر تو میرے ہاتھ دھلانے کو دوست کہتا ہی تو قسم ہے خدا تعالی کی کہ مین تجھے
وہ چیز دکھاتا ہون کہ جسکو تو دوست رکھے اور دیکھتے ہی خوش ہوجاوے تیری آنکھین روشن
ہوجاوین اور دل شاد ہوو فصب الرجل الماء علی یدیہ حتی امتلأت

ثلث الطشت فقال الامام للرجل ما هذا قال ماء یہ ارشاد کرکے امام ہاتھ
دھونے لگے اور وہ مرد مومن ہاتھ دھلانے لگا جب ثلث طشت پانی سے بھرا
امام نے مومن سے پوچھا اس طشت کے اندر کیا ہے اوسنے عرض کی پانی ہے یا مولا فقال الامام
بل هو یاقوت احمر فنظر الرجل الیه فاذا هو صار یاقوتا احمر باذن الله
تعالیٰ حضرت نے سنکر فرمایا پانی نہیں بلکہ یاقوت سرخ ہے مومن نے پھر غور کر کے
تو دیکھا بجائے آب یاقوت رمانی نایاب طشت کے اندر چمک رہے ہیں ثم ان الامام
قال یا رجل صب الماء علی یدی مرة اخری حتی امتلأت ثلث الطشت
پھر امام نے فرمایا اے مرد پانی میرے ہاتھوں پر ڈال اوسنے دوبارہ پانی ڈالا جب دو
ثلث پانی سے بھرا فقال له ما هذا قال ماء فقال الامام هذه زمرد اخضر
فنظر الرجل الیه فاذا هو زمرد اخضر پھر امام نے فرمایا طشت کے اندر دیکھو
کیا ہے اوسنے کہا یا امام پانی ہے حضرت نے فرمایا بلکہ زمرد ہے مومن نے پھر جو دیکھا
فی الحقیقت زمرد سبز نظر آتا ہے ثم قال الامام صب الماء یا رجل فصب
الماء علی ید الامام حتی امتلأ پھر امام نے فرمایا میرے ہاتھ پر پانی ڈالو ہیں
ہاتھ دھلانے لگا یہانتک کہ طشت لبریز ہوگیا فقال الامام للرجل ما هذا
فقال ماء قال هو در ابیض فنظر الرجل الیه فاذا هو در ابیض
باذن الله تعالیٰ پھر امام نے فرمایا طشت میں کیا نظر آتا ہے عرض کی یا
پانی سے لبریز ہے حضرت نے فرمایا کہ دیکھ موتی سفید آبدار ہیں اوسنے جو نگاہ کی
تو واقعی گوہر شاہوار مروارید آبدار سے طشت لبریز ہے فصار الطشت
ملأت ثلثة الوان در و یاقوت و زمرد فتعجب الرجل غایة العجب
وانکب علی ید الامام یقبلها پس حکم خدا تعالیٰ کے طشت لبریز ہوا

تین رنگ کے جواہر سے موسن نے دیکھکر تعجب کیا حیران رہگیا دست معجزنما کو چومنے لگا آنکھون سے لگاکر بزبان حال یہ مقال رو رو کر کہے

نظم

آہ جن ہاتھون پہ ایسے معجزے ہون یا امام
کیا غضب ہے ریسمان سے انکو باندھین اہل شام

ہتکڑی پہناوین ان ہاتھون میں ظالم نابکار
ان ہاتھون سے کھینچواوین وہ اونٹون کی قطار

دے ان ہاتھون کو شکنجے مین بیا پدر لعین
دے انہی ہاتھون پہ تازیانے اہل کین

ایسے مولا کو پہناوے طوق آہن بدنہاد
ایسے سید کو پیادہ لیکے جاوین نامراد

ایسے آقا کو پہناوین بیڑیان شامی شریر
ایسے سرور کو کرین وہ بے ادب کوفی اسیر

آہ ہوا وس شجۂ نازک مین زنجیرون کے رسن
آہ جلتی ہو سموم اور رہو برہنہ بدن

کیا قیامت ہے کہ بیمار زین العابدین
شام تک پیدل چلے لاچار زین العابدین

مین فدا تیرے ہوا مولا علی ابن الحسین
تمپہ کیا کیا ظلم گذرے یا علی ابن الحسین

مین تمہارے صدقے اے بیمار دشت کربلا
دل جگر کے کرتی ہے ٹکڑے سرگذشت کربلا

مین فدا ہون آپکے اس صبر اس اعجاز کے
صدقے اس انجام کے قربان اس آغاز کے

معجزہ تمنے دکھایا مجکو شاہ بحر و بر
کردیا پانی کو یاقوت و زمرد اور گہر

ثم بلا شک ہو امام ابن امام ابن امام
عزت رکن و مقام و زمزم و بیت الحرام

جنت الماوی ہے تمہارے وقف جنات النعیم
ہے تمہارے دشمنون کے واسطے دوزخ جحیم

فَقَالَ الاِمَامُ يَا شَيخُ لَم يَكُن عِندَنَا شَیءٌ نُكَافِئُكَ عَلٰی هَدَايَاكَ اِلَينَا فَخُذ هٰذِهِ الجَوَاهِرَ فَاِنَّهَا عِوَضُ هَدِيَّتِكَ اِلَينَا

اوسوقت امام نے فرمایا ای شیخ ہمارے پاس کچھ حاضر نتھا کہ تیری سوغاتون کا بدلا تجھے دیتے ہم اہلبیت درویش کہاتے ہین فقر سے مین لذت اوٹھاتے ہین ولیکن طشت کے جواہر یہ سب تونے تیرے ہدایا کا عوض ہے۔ وَاعْنَدِ لَكِنَا عِندَنَا وَجدُكَ

لانہا عتبت علینا اور جب اپنے وطن مین بخیر و عافیت پہونچے تو تو ہماری
طرف سے اپنی زوجہ کو بہت سے عذر خواہی کرنا کہ وہ ہمپر غصہ ہے اور اعتقاد نہین

یہ کہنا ہم ہین درویشون کے فرزند — ہمیشہ فقر و فاقے سے ہین خرسند
ہمارے جد امجد مصطفےٰ تھے — سدا کہتے رہے الفقر فخری
ہمارے پاس مال و زر نہین ہے — ہمین مرغوب کر و فر نہین ہے
تیرا اے مومنہ شکوہ بجا ہے — جو کچھ تو نے کہا ہے سچ کہا ہے
تیرے آزردہ ہونے کی جگہ ہے — تیرے رسم و تعارف پر نگہ ہے
ہوے شرمندہ ہم تجھسے نہایت — پسند آئی ہمین تیری شکایت
ہمیشہ ہر برس لیتے ہین سوغات — نکی ایکبار بھی اوسکی مکافات
خلاف رسم دنیا ہے یہ لاریب — گلہ تیرا بجا ہے کچھ نہین عیب
مگر ارسال کی رفع خجالت — تو اپنے دل سے کر رفع ملالت
کیے ہین تیرے خاطر ہمنے ارسال — در دریا تو تھوڑے سے بہرحال
یہ پتھر ہین تو پتھر ان کا حصہ — انہین معرفت ہین لا اے منقبہ
مدینہ کا نذر و کرنا تبرک — کہ درویشون کا دل ہوتا ہی نازک
نہین سوغات کا بدلا یہ زنہار — کہ ہدیہ ہے حقیر اے نکوکار
عوض انکا مگر جنت مین دینگے — تجھے خلد برین مین خوش کرینگے

فاطرق الرجل راسہ خجلا و قال یا سیدی من انبأک بکلام زوجتی
جب مومن بلخی نے یہ کلام امام کی زبان مبارک سے سنا شرمندہ ہو کر سر جھکایا
بعد تھوڑی دیر کے پوچھنے لگا اے میرے سید و سردار آپکو کسنے خبر دی میری
زوجہ کی شکایت کی امام مسکرانے لگے مومن بالیقین پکارا فلا شک انک من

اَهْلِ بَیْتِ النُّبُوَّةِ یعنی بیشک تم یا امام اہلبیت نبوت ہو علم لدنی کے وارث ہو صاحب قدرت و قوت ہو جو راز پوشیدہ ہی تم پر وہ عیان ہی کشف و کرامات اور معجزہ تمہارا ہی ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ وَدَّعَ الْاِمَامَ وَ اَخَذَ الْجَوَاهِرَ وَ سَارَ بِهَا اِلٰى زَوْجَتِهٖ وَ حَدَّثَهَا بِالْقِصَّةِ بعد اسکے وہ شخص امام سے رخصت ہوا جواہر لیکر اپنے گھر کیطرف سدہارا جب گھر مین پہونچا وہ جواہر اپنی زوجہ کو دیا اور سارا قصہ بیان کیا فَقَالَتْ وَ مَنْ اَعْلَمَكَ بِمَا قُلْتَ وہ مومنہ تعجب کرکے کہنے لگی اور یہ بات تمہین کس نے بتائی جو میرا قول کسنے امام کے آگے جاکر کہا فَقَالَ الصَّادِقُ لَكَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ بَیْتِ النُّبُوَّةِ وَ الْعِلْمِ وَ الْاٰیَاتِ الْبَاهِرَاتِ مومن نے کہا یہ بیشک وہ جنکو تم نے کہا تھا کہ میرا امام ہی اہلبیت نبوت سے ہی علم لدنی کا وارث ہی معجزات و کرامات کا مالک ہی اور جس امام رئوف پر سب باتہای مخفی ظاہر و آشکار ہین فَسَجَدَتْ لِلّٰهِ شُكْرًا مومنہ نے کہ شکر خدا بجا لائی کہ میرا امام میرے کلام سے آزردہ نہین ہوا بلکہ میرا گلہ سنکر مجھے عزیز رکھا یہ کہکر زمین پر روتی ہوئے گرے شکر کے سجدے ادا کیئے وَ اَقْسَمَتْ عَلٰى بَعْلِهَا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّحْمِلَهَا مَعَهٗ اِلٰى زِیَارَةِ الْاِمَامِ وَ اَنْظُرَ اِلٰى طَلْعَتِهٖ جب سجدہ شکر سے فارغ ہوی پھر اپنے شوہر کو قسم دیکر کہنے لگی اے شخص تجکو باللہ العظیم اب کی باری جو سفر کرے مجکو بھی اپنے ہمراہ مدینہ مین لیچل کہ مین امام کی زیارت کرون اور انکی جمال باکمال دیکھکر شاد ہون صدقے جاؤن قدم چومون فَلَمَّا تَجَهَّزَ لِلْحَجِّ فِی السَّنَةِ الْقَابِلَةِ اَخَذَهَا مَعَهٗ مومن نے سال آیندہ جب سفر حج کا تہیہ کیا اپنی زوجہ کو بھی ساتھ اپنے لیچلا فَمَرِضَتِ الْاِمْرَأَةُ فِی الطَّرِیْقِ وَ مَاتَتْ قَرِیْبًا مِّنْ مَدِیْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ راہ مین مومنہ مشتاق زیارت بہت بیمار ہوئی جس وقت قافلہ مدینہ کے متصل پہونچا باہر شہر کے خیمہ برپا کیئے وہ بیمار ناگاہ وہ مستاد امام مرگئی اور

عریق رحمت ہوئی فجاء الرجل الی الامام یبکی حزینا واخبرہ بموت زوجتہ وانہا کانت قاصدۃ الی زیارتہ وزیارۃ جدک رسول اللہ

مرد مومن روتا ہوا حزین وغمگین امام کی خدمت مین آیا رو رو کر عرض کیا کہ میری زوجہ آج مدینہ کے قریب پہونچکر فوت ہوئی یا مولا بڑے اشتیاق سے آتی تھی آپکی زیارت کی آرزومند تھی اور آپکے جد امجد رسولخدا کی قبر منور کی زیارت کی تمنا رکھتی تھی لیکن ناکام مرگئی نامراد دنیا سے گذرگئی یہ خبر سنکر امام بہت محزون ہوئے [illegible] غم مین آنکھوں سے اشک صدف چشم سے نکلے فقام الامام علیہ السلام وصلی رکعتین ودعی اللہ سبحانہ وتعالی بدعوات لم تحجب عن رب السموات

اسوقت ایسے بیقرار ہوے اور اوٹھکر دو رکعت نماز ادا کیئے پھر اللہ سبحانہ سے حالت قنوت مین دعائین مانگنے لگے کہ حجاب برداشتہ ہوکے رب السموات کی درگاہ مین مرتبہ اجابت وقبول تک جا پہونچین مستجاب ہوئین ثم التفت الی رجل وقال لہ قم وارجع الی زوجتک فان اللہ عز وجل قد احیاھا بقدرتہ وحکمتہ وھو یحیی العظام وھی رمیم

بعد ازان دعا اور بکا کے امام مرد مومن کیطرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ اپنی زوجہ کے پاس جا کہ اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے اوسکو زندہ کیا اور اللہ تعالے قادر ہے زندہ کرنیوالا ہے پرانی ہڈیونکا جو خاک ہوگئی ہین یہ تو ابھی تازہ موئی ہے فقام الرجل مسرعا وھو فرحان جذلا وجاء مصدق او مکذب

یہ حکم سنکر مرد مومن حالت اضطرار مین اوٹھکر دوڑا شاد بھی ہوجاتا تھا ڈرتا بھی جاتا تھا تا قافلہ مین آکر پہونچا کبھی دل مین کہتا تھا امام کا قول غلط نہین صحیح ہے منہ جی اوٹھی ہوگی کبھی خیال مین آتا تھا مردے بھی کہین زندہ ہوتے ہین فدخل الی خیمۃ فرای زوجتہ

زوجته جالسة في الخيمة على حال الصحة فزاد سروره واغتفل
مضطرب الحال اپنے خیمہ کے اندر داخل ہوا ناگاہ دیکھا تو مونسہ خیمہ کے
اندر تندرست و سلامت خوش و خرم بیٹھی ہے نہ دکھ ہے نہ بیماری نہ درد ہے
نہ بیقراری ہے مرد مومن دیکھتے ہی شاد ہوا اور اعتقاد استوار و زیادہ ہوا ق
قال لها كيف احياك الله تعالى خوش ہوکر پوچھنے لگا اے مونسہ تو کیونکر زندہ
ہوئی تو تو میرے سامنے مرگئی تھی ہاتھ پاؤں سرد ہو چکے تھے کس طرح اللہ تعالے
نے دوبارہ تجھے زندہ کیا فقالت والله لقد جاءني ملك الموت وقبض
روحي وهم ان يصعد بها مونسہ نے کہا واللہ میں مرگئی تھی عزرائیل نے میری
قبض روح کی تھی چاہتا تھا کہ روح سمت عالم بالا کے صعود کرے اوپر جاوے
واذا برجل صفته كذا وكذا وجعلت تعدد اوصافه الشريفة ق
كملها وتقول لها صدقني هذه صفة سيدي ومولاي علي بن الحسين
ناگاہ ایک مرد مقدس پیدا ہوا اسکی صورت ایسی تھی ریش مبارک ایسی تھی
آنکھیں ایسی تھیں غرض امام زین العابدین کے سب نشان تیز بیان کرنے لگی اور
شوہر اوسکا تصدیق کرتا جاتا تھا کہ سچ کہتی ہے ایسی ہی شکل ہے میرے مولا کی
قالت فلما راه ملك الموت مقبلا انكب على قدميه يقبلهما مونسہ نے
کہا جو ہیں عزرائیل نے اوس جوان کو آتے دیکھا دوڑ کر قدموں پر گر پڑا آنکھیں
پاؤں پر ملنے لگا اور قدم شریف باخلاص و ارادت چومنے لگا ويقول السلام
عليك يا حجة الله في ارضه السلام عليك يا زين العابدين پھر دست
دست بستہ ہوکر سر جھکایا اور زبان پر لایا السلام علیک اے روے زمین پر
خدا کی حجت السلام علیک اے عابدوں کے زیب و زینت فرد علیہ السلام

وَقَالَ لَهٗ یَا مَلَکَ الْمَوْتِ اَعِدْ رُوْحَ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ اِلٰی جَسَدِهَا پیر اسپر

جوان نے کہا علیک السلام ای عزرائیل اس مومنہ کی روح کو بدن کیطرف پھیر

اس زائرہ کو زندہ کر بدرستیکہ یہ مومنہ ہم اہلبیت کی مشتاق زیارت ہوکر دور سے

آئی ہے وَاِنِّیْ قَدْ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یُبْقِیَهَا ثَلٰثِیْنَ سَنَةً اُخْرٰی وَیُحْیِیَهَا حَیٰوةً

طَیِّبَةً لِقُدُوْمِهَا اِلَیْنَا زَائِرَةً لَنَا فَاِنَّ لِلزَّائِرِ عَلَیْنَا حَقٌّ وَاجِبٌ اور

مین نے پروردگار سے سوال کیا ہے کہ اس مومنہ زائرہ کو تیس برس اور حیات کی اسکے

عمر زیادہ ہو جاوے حیات طیب بخشے زندگانی نیا اوسے ہمارک عطا کرے اسلیے

کہ ہم اہلبیت کیطرف آئی ہے ہماری زائرہ کہاتی ہے بدرستیکہ زائرہ کا حق ہم کو ادا

کرنا واجب ہے زائر پر احسان کرنا ضرور ہے زائر سے بے اعتنائی کرنا اخلاق سیدہ

دور ہے زائر کی تعظیم و تکریم ہمیں منظور ہے زائر ہمارا مرحوم ہے ۔ نظم

زائر ہماری راہ مین ایذا اوٹھاتے ہین
کس کس مصیبتون سے مدینہ تک آتے ہین

درد فراق سہتے ہین اہل و عیال کا
زائر ہمارے سرقہ نہین کرتے مال کا

آتے ہین دور دور سے زوار سوگوار
کرتے ہین جان و مال کو ہم پر دل نثار

زائر ہماری سہتے ہین کچھ بھوک پیاس کا
نہ جان و تن کا ہوش نہ خیال لباس کا

ذرات ہین غبار مین چہرے بھرے ہوے
مرنے سے پہلے نفس ہین اونکے مرے ہوے

روتے ہوے ہماری زیارت کو آتے ہین
زائر ہمارے دوست ہماری کہاتے ہین

جو ہم سے ہوں فدا اونہین ہم کیونکہ بھولجاتے
وہ جا بہین کہ ہم نہ اونہین جانین پیچھے چہپاتے

زائر بہت عزیز ہین ہم اہلبیت کو
زائر نہین عزیزون سے کم اہلبیت کو

واللہ ہم کو زائرون سے انس ہے بدل
روحین ہماری رہتی ہین اونکے متصل

واللہ جو ہماری زیارت کو آتے ہین
ہم بعد مرگ اونکی زیارت کو جاتے ہین

[illegible] فقال الملک [illegible] وما نقضیٰ [illegible] صبر ابغا [illegible]

واسطے جو تمہاری محبت میں صادق ہیں	اونکی تمام عمر کے عصیان معاف ہیں
زائر تمہارے آتش دوزخ سے دور ہیں	کشتہ تمہارے عشق کی آنکھوں کے نور ہیں

فقال له ملک الموت سمعًا وطاعةً لک یا ولیّ اللہ یہ سنکر عزرائیل پکارا میں مطیع و فرمانبردار ہوں اے دوست خدا فرزند محمد مصطفےٰ کے وارث شیر خدا کے اور شاہ شہید کربلا کے ثم اعاد روحی الی جسدی وانا انظر ملک الموت قد قبّل یدہ الشریفة وخرج بعد ازاں میرے بدن میں روح کو پہیرا اور مجکو زندہ کیا میں دیکھ رہی تھی کہ عزرائیل نے دوبارہ اوس ولی خدا کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگائے اور میری آنکھوں سے غائب ہو گیا جب شوہر مومن نے یہ معجزہ دیکھا ماجرا سارا سنا نزدیک تھا کہ مارے خوشی کے شادی مرگ ہو جائے خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتا تھا اور محمد وآل محمد پر درود بھیجتا تھا فاخذنی الزوج بیدی حتّی وافی الی مجلس الامام وھو بین اصحابہ بعد ازاں مومن نے ہاتھ میرا پکڑ لیا اور حضرت امام زین العابدین کی خدمت میں لایا اوسوقت امام عالیمقام مجلس احباب میں بیٹھے تھے اور موالی سب جمع تھے فھویت وانکببت علی رکبتیہ یقبلھا زن مومنہ نے جب جمال مبارک امام کا دیکھا بیتاب بیقرار ہوکر دوڑی اور زانوے حضرت کی اگر پڑی دونوں پانوں آنکھوں سے لگاتی تھی بوسے لیکے قربان ہوتی تھی وھی تقول ھذا واللہ سیدی و مولای ھو الذی احیانی اللہ ببرکتہ و دعائہ بار بار پکار کر کہتی تھی واللہ یہ مولا میرا قسم ہے خدا کی یہ وہی ہیں جنکی دعا سے خدا تعالےٰ نے مجھ میت کو خلعت حیات سے دوبارہ زندہ کیا بلاشک یہ حجت خدا فرزند سید الشہدا ہیں امام میرا ہی

نظم

ہے یہی عیسی نفس مسموم زین العابدین	ہے یہی سید میرا مخدوم زین العابدین
ہے یہی جان بخش میرا ہے یہی معجزہ نما	ہے بلاشک خاصہ قیوم زین العابدین
اے میرے مولا ہوے تھے کربلا میں تم اسیر	میں تمہارے صدقے اے مظلوم زین العابدین

اب تلک تم سبط پیغمبر کے ہاتھ تمدار ہو | رات دن رتے ہو ہوای مغموم زین العابدین
تپ کی شدت میں نہ تھی تیری دوا و غذا | آپ سے بھی تم رہے محروم زین العابدین
ایک قتل سبط آتھا خیمہ میں آیا جو شمر | چاہتا تھا کاٹ لے حلقوم زین العابدین
آئے گردن سے کبھی لپٹی بیا رسے | تب پکارا تو زینب کلثوم زین العابدین
کہتی تھی با درد ہائی ہے رسول اللہ کی | قتل ہوتا ہے بیمار مسموم زین العابدین
شمر تھا خنجر نکالے تب سی تم بچے | تھی قیامت آ ہم میں معدوم زین العابدین
کہتی تھی زینب تو کیوں معصوم کو کرتا ہے قتل | ای لعین ہی بیگنہ معصوم زین العابدین
دیکھ تو کیسا نحیف و ناتوان و زار ہے | فرش پر ہے صورت موہوم زین العابدین
مردنی چھائی ہے منھ پر بس سمجھ زندہ ہے | رحم کر ظالم کہ ہے مرحوم زین العابدین

راوی کہتا ہے کہ بیس ہ وسنہ مع اپنے شوہر یادام الحیوۃ مدینہ طیبہ میں رہیں اور اس نام انکا مجاور ہو کے پھر وطن کا ارادہ نکیا آخر مدینہ میں فوت ہو کے جنت البقیع میں اونکی قبر بنی

مطلب چودھوان بیان ثواب گریہ و مساوات و احوال ہر و ذات سکینہ

مذکور ہو حسین سے ہوتا ہے درد و غم کا وفور ہ سر شہید دیکھکر پر خون ہ مرگی غم میں با کے محزون ہ مدفن اونکا دمشق و شام ہوا ہ تحمل ماتم کا اختتام ہوا ہ نوحہ گر نالہ بیت ہوتی ہیں ہ قید خانے میں اونا بروقی ہیں ہ آغاز داستان ای غلامان آل اطہار ای محبان حیدر کرار ای تعزیہ داران سید الشہدا علیہ السلام یقین ہے کہ اگر تم حسین ابن علی کے عصر میں ہوتے بلا شک کربلا کی صف جنگ میں فرزند پیغمبر کی ناصر ہوتے تلواریں سینوں پہ کہاتے پیاسے گلے میدان میں کٹاتے حسین کے سامنے سرخرو ہو کر جنت کو جاتے خلعت شہادت کے پاتے لیکن وہ وقت تو ہاتھ نہ آیا اب لازم ہے کہ اونکی مصیبت یاد کر کے رویا کرو فریاد و زاری کر کے دبردو اوس جناب کے سب اصحاب و خویش تشنہ لب شہید ہوے

[illegible]

علی اکبر نوجوان برچھی کھا کر صدر زین سے گرے اور امام زین العابدین بیمار قید میں گرفتار
ہوے ناتوان ایک بستر دارد ہو ہر خار خنجر آبدار تھا ہر آبلہ یا زخم نمودار تھا ہر لخت دشمن تیر
تھا ہر کلمہ تحقیر زخم شمشیر تھا بہر حال جب تمہارے دلکو شہید کربلا کی مددگاری کا شوق
ہوے درود پڑھو صلوات اللہ علی الحسین و اہلبیتہ و اصحابہ کہکر فریاد و گریہ و
زاری کرو جسوقت شہدا کے قاتلان سے جنگ و جدل کا خیال آوے تبرا کرو ولعنۃ اللہ
علی قتلۃ الحسین و اصحابہ نعرہ مارکر خون جگر چشم سے جاری کرو اہلبیت کے غم میں
گریہ و بکا کرتے رہو چنانچہ یہ مضمون بہت مشہور ہے کہ امام زین العابدین ایک رات
عبادت میں لعبادت معبود شام سے صبح تک بیدار رہتے تھے طاعت الٰہی میں کمر باندھے ستادہ تھے
اور ایک مرد اوس جگہہ شام سے صبح تک سوتا رہا ایکمرتبہ اوسکی آنکھ کھلی پانی پیکر
حسین کے یاد میں تھوڑے دیر روتا رہا اوس حالت رقت میں صلوات اللہ علی
الحسین و اہلبیتہ و اصحابہ و لعنۃ اللہ علی قتلۃ الحسین و اعداۂ زبان پر جاری
ہوا بعد ازان خواب پر اوس جوان پر طاری ہوا صبح کو اوس مرد نے امام سے خجالت زدہ
ہوکر حضرت سے کہا کہ یا امام آپ تمام شب عبادت الٰہی میں بیدار رہے اور ہم مردے کیطرح بیکار پڑے تھے
حضرت روئے اور فرمایا کہ آیا تو عبادت اس رات کی میری عبادت سے بدلتا ہے وہ مرد اور بھی
شرمندہ ہونیلگا متعجب ہوکر رونے لگا عرض کی یا امام میں نے کب عبادت کی رات بھر
خواب راحت کی حضرت نے فرمایا ای جوان تونے پانی پیا ہے یاد ات جو بھی اور حسین کی تشنہ دہانی
یاد کی پھر لعنت کی قاتلان پر سزاوار ہے تیرا اوپر ایسا ابر اندوہ کا چھایا آنکھ سے اشک کا مینہ
برسایا یہ عبادت ایسی تری افضل ہے میرے رکوع و سجود سے ساری رات کی خضوع و خشوع قیام و قعود
سے اذکار و دعا و درود سے رباعی ای اہل عزا نالہ و فریاد کرو + اس مجلس تعزیت کو
آباد کرو + پانی نہیں منع جب لگے پیاس پیو + پر تشنگی حسین بھی یاد کرو + دوہی آنکہ

لما قدم آل رسول الله على يزيد ابن معاوية في الشام افرد لهم دارا

كانوا مشغولين باقامة العزاء جب قید اہل آل رسول اللہ یزید بن معاویہ

حاکم شام کے پاس دمشق مین پہونچے تو ایک گھر بلا شرکت غیر اونکے رہنے کو دیا وہ اوس

گھر مین حسین شہید کا ماتمدار ہوکر بیٹھے شب و روز گریہ و زاری ہی کام تھا صبح و شام شور

و حسین حسین تھا امام تھا لمولانا الحسين عليه السلام بنت عمرها ثلاث سنوات سکینہ

مولانا حسین شہید کی ایک ننھی بیٹی تھی کہ اوسکا تین برس کا سن یا اس سن مین تھی کہ وہ

تھا حسین يوم استشهد الحسين ما تراه فعظم ذلك عليها واشتد حزنها

اوس یتیم نے اوس دن اپنے بابا حسین کو نہ دیکھا یہ تھے نہ سمجھی تھی کہ میرے بابا مارے گئے ہیں

جانتے تھی کہیں سدھارے ہین آوینگے لیکن اتنے دنونکا فراق اوس پر شاق ہوا بابا کی جدائی

سے چشمونکی طرح لہبرا ہوکے بہرے تھی كلما طلبت اباها يقولون غدا ياتي و

معه ما اشتهيت تب بیقرار ہوکر پوچھتے لوگون سے میرے بابا جان کیا ہوئے کدھر سدھارے

کہ اس دن کیون نہیں آتے ہیں اکر کیون نہیں پیار کرتے اپنے گلے سے لگا لوگ بہلاتے تھے بی بی

تیرے بابا جان کل اوینگے جو تو چاہتی ہے تیرے واسطے اپنے ساتھ لاوینگے تجھے میوہ کھلاوینگے

ٹھنڈا پانی پلاوینگے گود مین لیکر بٹھاوینگے غرض اوس دن کو بہلاتے تھے روتی تھے

الى ان نامت ليلة من الليالي رأت اباها في دمشق بنومها تیک کر اوس

ملا ... ایک رات خواب مین دیکھا کہ بابا اوسکا دمشق مین اوسکے پاس آیا اوسکو اپنی چھاتی سے

لگا ... پیار کرتے ہیں فلما انتبهت صاحت وبكت ناگاہ وہ بابا سے

... آنکھ کھلتی چاروں طرف دیکھا تو گھر ...

... بابا بابا کہکر ... کچھ جواب نہ پایا ... کہا ...

... الغوث الغوث ... بابا ...

تہی فصحّوھا وقالوا ماھذا البکاء والعویل اہلبیت نے جانا کہ خواب مین ڈر گئی ہے
گود مین لیا پیار کیا تہپکا تہپک سلاتی تہی وہ معصومہ فراق زدہ اور بہی بیقراری
کرنے لگی چیخین مار مار کر زاری کرنے لگی تب اوس سے پوچھنے لگی اے بیٹی اے صبا خیز اور
تہی نالہ و فریاد کیون کرتی ہو کیا ہوا کیون ڈرتی ہو فقالت ائتونی بوالدی وقرۃ
عینی و مہجۃ فؤادی اوس بیتاب نے کہا مین اپنے بابا جان کو چاہتی ہون کہ میرے
پدر کو لاؤ مجھے اونکی چہاتی سے لگاؤ وہ روے پر نور دیکہاؤ میری آنکھین بابا کے جمال سے
روشن کرو میری آنکھون کا نور اس گہر مین سے ڈھونڈھ کر پیدا کرو سرور میری دل کا ہویدا
کرو مین نے اپنے بابا جان کو ابہی اس گہر مین دیکہا ہے اب چارون طرف دیکہتی ہون
نہین پاتی ہون خدا کے واسطے چراغ جلاؤ اگر بابا جان روٹھے ہون منتین کرو واسطے میرے
بابا کو مجہسے ملاؤ فلما سمعوھا اذا ذادت حزنا و بکاءً اہلبیت نبوی ہزار ہزار تدبیر سے
اوس نادان کو بہلاتے تہے جب نہوتی تہی وہ مضطر ہرگز ہرگز نہ سوتی تہی اور جان کہوتی
تہی بلک بلک کر باپ کے لیے روتی تہی فعظم ذلک علی اھل البیت فضجّوا
بالبکاء والعویل وجددوا الاحزان ولطموا الخدود وحثوا التراب علی
رؤسھم ونشروا الشعور واقاموا الصیاح ای عزادارو اوس نادان تین برس کی لڑکی نے
باپ کی تلاش مین ایسی بیقراری کی کہ اہلبیت کا دل امنڈ آیا کلیجون نے جوش کہایا صبر کی
تاب نہ رہی آنکھون سے اشک کی ندی بہی فریاد و واویلا کرنے لگی نالہ و آہ آسمان کے پار
گذرنے لگے ماتم حسین مظلوم کا تازہ ہوا قیامت کا آوازہ ہوا سکینہ لپٹی تہی رخسارون پر
طمانچے مارتی تہی بال پریشان کئے تہی مٹی چہرون پر ملتی تہی چاک گریبان کئے تہی محشر
کا سا ہنگامہ تہا ماتم کا کہرام تہا نوحہ و فریاد کا شور تہا جب واحسیناہ کہکر چلاتی تہی زمین کانپتی تہی
آسمان تہرتہراتا تہا ... مین ... تہی اور یہ نوحہ سوز غم سے پڑھکر روتی تہی

یا سید مظلوم سکینہ کی خبر لو | بیتاب ہے معصوم سکینہ کی خبر لو
یا شاہ کسی طرح بہلتی نہیں نادان | دیدار سے محروم سکینہ کی خبر لو
اس درد سے روتی ہے کہ ہم سب کو رولا | ماتم کی اوٹھی دھوم سکینہ کی خبر لو
مرتی ہے تڑپتی ہے تمہارے لیے شاہا | اس دکھ زدی معصوم سکینہ کی خبر لو
اعجاز سے مشتاق کو دیدار دکھاؤ | اے خاصۂ قیوم سکینہ کی خبر لو
ہرگز نہیں جینے کی یہ دم توڑ رہی ہے | ہے روح بحلقوم سکینہ کی خبر لو
تدبیر نہ آتی نہیں کچھ روتی ہے زینب | ناچار ہے کلثوم سکینہ کی خبر لو
ہم لوگ عزادار ہیں خادم ہیں تمہارے | اے سرور مخدوم سکینہ کی خبر لو
کیا خواب میں دیکھا ہے جو روتی ہے یہ معصوم | آگر کرو معلوم سکینہ کی خبر لو
ہاتھوں سے جگر پکڑے ہوئے لوٹ رہی ہے | گویا کہ ہے مسموم سکینہ کی خبر لو
ہاتھوں سے جگر پکڑے ہوئے لوٹ رہی ہے | گویا کہ ہے مسموم سکینہ کی خبر لو
للہ کرو رحم کہ ہے نزع کا عالم | اے سید مرحوم سکینہ کی خبر لو

فَسَمِعَ یَزِیْدُ ضَجَّتَہُمْ وَبُکَائَہُمْ فَقَالَ مَا الْخَبَرُ اے اہل ماتم اہلبیت کی شیون کی آواز سنکر ایک عالم بیقرار ہوا ناگاہ یزید لعین خواب سے بیدار ہوا ظالم کو فریاد و زاری کا غل بہت ناگوار ہوا اپنی خادموں سے پوچھا کہ کیا خبر ہے کیا شور ہے یہ سینہ زنی کہاں ہوتی ہے خبر تو لو مگر ذریت محمد روتی ہے فَقَالُوْا اِنَّ بِنْتَ الْحُسَیْنِ فَاطِمَۃُ الصُّغْرٰی رَأَتْ اَبَاھَا بِنَوْمِھَا فَانْتَبَھَتْ وَھِیَ تَطْلُبُہٗ وَتَصِیْحُ خبرداروں نے کہا اے امیر حسینؑ کی ایک بیٹی ہے بہت صغیر فاطمہ صغرا نام لقب سکینہ نام ہے اوسنے خواب میں اپنی بابا کا جمال دیکھا ہے حسینؑ کو لہو میں لال دیکھا ہے تڑپتی ہے چلاتی ہے دیتے ہسکر رہی ہے کہ میرے بابا کو مجھسے ملا دو

چھپے جمال ... کا دیکھنا دو لکیلئے گھر مین باپ کو ڈھونڈھتی ہی دیواروں سے
سر کو ٹکراتی [illegible] اوسکی بیقراری دیکھ دیکھ اہلبیت شیون و شین کرتے ہین
[illegible] و [illegible] کرتے ہین فَلَمَّا سَمِعَ يَزِيدُ ذٰلِكَ قَالَ اِقْعُوا رَأْسَ اَبِيهَا
وَحُطُّوهُ بَيْنَ يَدَيْهَا لِتَنْظُرَ اِلَيْهِ وَتَتَسَلّٰى به راوی کہتا ہی کہ جب یزید روسیاہ نے
یہ ماجرا سنا کہا جلد سر اوسکے باپ کا لیجاؤ شمع جلاؤ حسینؑ کا سر اوسے دکھاؤ
بیٹی اوس غمناک کو ملاؤ اور شاد کرو اپنے باپ کا روی نورانی دیکھی حسینؑ کے
درخشندہ پیشانی دیکھی یتیم کے دل کی تسلی ہو فَجَاءُوا بِالرَّأْسِ الشَّرِيفِ اِلَيْهَا
اِلَيْهَا مُغَطًّى بِمِنْدِيلٍ فَقَالَتْ مَا هٰذَا الرَّأْسُ خادم یزید نابکار کی مشعلین جلائے
ہوئے اہلبیت کی ماتم خانہ مین آئے اور سر جناب سید مظلوم کا اپنے ساتھ
لائے امام زادی سکینہ [illegible] حسین کہکر پکارا اور ایک سونے کا طشت بافتہ کے
رومال سے ڈھانکا [illegible] سر سے اوتار کے وہ طشت شہزادی کے سامنے
رکھدیا رومال اوپر سے کھینچ لیا معصوم ڈر گئی اور کانپنے لگی اور پوچھا ہے
یہ سر لہو بھرا ہوا کس غریب کا ہی میرے پاس کیوں لائے ہو خدا کے واسطے
رومال ڈالدو جلدی میرے آگے سے اوٹھاؤ میرا دل کڑھتا ہی کلیجہ ٹکڑے
ہوا ہی فَقَالُوا لَهَا هٰذَا رَأْسُ اَبِيكِ لوگون نے کہا اے معصوم نادان غور سے
دیکھا پہچان یہ تیرے بابا جان کا سر ہے حسین کا چہرا لہو سے تر ہی جسکے
فراق مین تو دلگیر ہے یہ وہی تصویر ہے یہ سنکر سکینہ طشت کے پاس آئی جب
جھککر نگاہ کی ہاے میرے بابا کہکر ایک آہ کی منھ پر طمانچے مارنے لگی بابا جان
کہکر پکارنے لگی فَوَقَعَتْ مِنَ الطَّشْتِ حَاضِنَةً لَهُ پھر وہ لہو مین ڈوبا ہوا
سر طشت میں سے اوٹھایا اپنی گود مین لیکر کلیجہ سے لگایا ایسا روئی کہ سنگدلوں کو

رولایا سب اہلبیت خاک سر پر اوڑانے لگی زینب نے طمانچے منھ پر مارے
حضرت کلثوم نے بال سر کے نوچ ڈالے وھی تقول یا ابتاہ من ذا الذی ایتمنی علی
صغر سنی اور وہ ناداں باپ کی شیدا سر گود مین لیکر نوحہ مارنے لگی یہ درد
کے بیان کرکے پکارنے لگی ہاے باباجان وہ کونسا بیرحم تھا جسنے مجھے تین
برس کے سنمین یتیم کیا تمکو مار ڈالا مجکو پردیس مین تباہی مین ڈالا میری صغر سن
پر اوسکو ترس نہ آیا ہاے اوسنے میری بیکسی پر رحم نکھایا مجکو ڈیرہ کردیا ہے
ہاے میرے بابا پیاسے کا منھ چاند سا خاک اور راہو مین بھردیا یا ابتاہ من یقفی
بعدک نرتجی ہاے میرے حسین تمھارے بعد کس سے امید رکھون لطف
کرم سے اب کون غور کریگا مجھ یتیم کشتۂ ستم کی اب کون مجکو پیار کریگا اپنی چھاتی
پر کون سلاویگا اب کسکو مین باباجان کہونگی اب کون میرے واسطے میوہ
لاویگا کون نازبرداری کریگا اب کون غمخواری کریگا یا ابتاہ من للیتیمۃ
حتی تکبر ہاے ہاے باباجان اب کون مجھ یتیم کو پال کر پرورش کریگا اب
کون میرا دامن میوون سے بھریگا اب کون مجھے بندے پہناویگا جو کوئی
جا سکیگا یتیم جان کر سخت بول لیگا لوگون کی جھڑکیان کھاؤنگی در بدر وہ ٹھوکر
کھاؤنگی یا ابتاہ من للنساء الحاسرات اے باباجان نبی کے باغ کے گل ریحان
مین تمھارے قربان اب سر برہنہ بیبیون کا کون نگہبان ہے اب ان چاک
گریبانونکا کون غمخوار ہے اب ان بے سر و سامانونکا کون مددگار رہا یا امام
تمہارا کنبہ تمام ہوا گھر تمہارا ویران ہوا منھ پرنہ نقاب رہی نہ سر پر ردا
رہی بدن عریان ہین منھ کھلے ہوے ہین یا ابتاہ من للارامل المسبیات
اے باباجان غریبون کے مہربان اب لوٹے ہوئی رانڈون کا کون مہربان ہے

اب اسیرون کے شفیق حسرت و ناکام ہی اب بیکسون کو عمر بھر ایذا و بی آرامی
ہے یَا اَبَتَاهُ مِنَ الْعُیُوْنِ الْبَاکِیَاتِ ہاے ای بابا شہید اب اہل حرم کی چشم گریان کے
کسکو پروا ہی ہاے ای بابا قتیل اب اہلبیت رسالت کو کسکا آسرا ہے اب کون
گریہ و زاری پیر رحم کھانے والا ہی اب کون نوحہ گرونکا منھ دھلانے والا ہی
اب غمزدون کی بات کون پوچھیگا یَا اَبَتَاهُ مَنْ لَنَا بَعْدَکَ وَاغُرْبَتَاهُ اے
بابا جان مین تمہارے قربان تمہارے بعد ہم بیکسونکا کون رفیق ہے وا اے
ہم غربت مین تباہ ہوے پردیس مین ہلاک ہوی اے پدر بزرگوار مین تمہارے
خون بھری منھ پر نثار روا اے ہم بیوطن بر باد ہوی وا اے گریبان ماتم چاک
ہوی یَا اَبَتَاهُ مِنَ الصَّائِعَاتِ الْغَرِیْبَاتِ اے بابا جان کون ہی عاجزون بیسا فرونکا
پشت و پناہ اب کون ہی ہم بیکسونکا خیر خواہ یَا اَبَتَاهُ مِنَ الْمُتَحَیِّرَاتِ الْمُتَشَتِّتَاتِ
ای بابا جان تمتو ذبح ہوے اب کون ہے کہ ہم برہنہ سرونکا مصیبت زدونکا دادرس ہوگا خیران
واطمہ پریشان چاک گریبان ہین یَا اَبَتَاهُ مَنْ لَنَا بَعْدَکَ وَضُعْفًاہ ای یا حسین تمہارے
بعد ہمارا کوئی نہین ہم پر ... اور زار ہی ہی ہم بیوطن بے شہر و دیار ہوے
غربت مین گرفتار ہوی یَا اَبَتَاهُ لَیْتَنِیْ کُنْتُ اَعْمٰی الْعَیْنِ اے بابا جان کاش ہم سلامت
رہتی مین تمسے جدا ہوجاتی تمہارا سر کٹتا میری گردن بدن سے جدا ہوجاتی کاش اے
یا حسین تم نہ مارے جاتے مین مرجاتی کاش تم جیتے رہتے میری صورت لہو مین بھر جاتی
یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ قَبْلَ هٰذَا الْیَوْمِ عَمْیَاءَ ای بابا جان کاش مین آجکی دن سے پیشتر کور ہوجاتی
کہ تمھاری صورت لہو مین نہ دیکھتی ہی یہ ریش مبارک آپکی خون سے خضاب ہو
کاش قبر کے اندر ہوتی ریش مبارک آپکے خون مین غلطان نہ دیکھتی ثُمَّ اِنَّهَا بَکَتْ وَ
قَالَتْ یہ بیان کر کے روتی تھی اور باپکے سر سے یون ہم کلام ہوتی تھی یہ نوحہ پڑھتی تھی نوحہ

تم میری ملاقات کو آئے میرے بابا	مین صدقے تمھارے
تم قتل ہوے خون مین نہائے میرے بابا	مین صدقے تمھارے
مین جانتی تھی آوگے تم گھر مین سلامت	مین صدقے تمھارے
تم آئے گلا اپنا کٹائے میرے بابا	مین صدقے تمھارے
پہچانا نہ مین نے تمھین تغیر تھی صورت	تھا خون گلو سے
داڑھی مین خضاب آپنے لگائی میرے بابا	مین صدقے تمھارے
رکھتے تھی کئی مرتبہ یہ سر نظر آیا	پہچانا نہ مین نے
نیزہ پہ مگر تھی چڑھائی میرے بابا	مین صدقے تمھارے
مین سمجھی تھی تم میرے لیے لاؤگے پانی	تو آئے تو ایسے
اب مدتے ہوئے تجکو دکھائے میرے بابا	مین صدقے تمھارے
تم قتل ہوے بیکس و مظلوم کہاں سے	کیا ظلم اوٹھائے
اے جامہ مظلوم کی جائی میرے بابا	مین صدقے تمھارے
مین روتی رہی درد جدائی کی قلق سے	اور تم مجھے ہی ہی
کیوں آپ سے روتی تھی بھلائے میرے بابا	مین صدقے تمھارے

ثم انزلت و ضمت فمها علی فیہ الشریف و بکت بکاءً شدیداً حتی غشی علیہا بعد ازاں دختر صغیر بیتاب دلگیر نے پیار سے اپنا منھ باپ کے دہن شریف سے لگا دیا اور ہونٹوں باپ کے لب ہائے خشک سے ملا یا پھر بے اختیار ہچکیاں مار مار کر اس بیتابی سے روئی کہ وہین غش آگیا فلما حرکوھا فاذا ہیا فارقت روحھا من الدنیا جب اہلبیت نے یتیم کو خموش پایا اور بیہوشی حد سے زیادہ اگر پکارا بازو پکڑ کر ہلایا ناگاہ دیکھا تو منھ زرد تھا بدن

آنکھیں بند تھیں منہ گردن کا ڈھلا تھا روح نے جنت کی طرف پرواز کیا تھا یا فاطمہ یا فاطمہ کہکر چلاتی تھے اور بلبلاتی تھے کچھ ہاتھ نہ آیا باپ کا سر گود میں لیکر ایسی آہ ماری کہ دنیا سے فردوس کو سدھاری فَلَمَّا رَاَتْہَا اَهْلُ الْبَیْتِ وَمَا جَرٰی عَلَیْہَا عَلَتُوا بِالصُّرَاخِ وَالْبُکَاءِ وَجَدَّدُوا الْاَحْزَانَ وَالْعَزَاءَ جس وقت اہلبیت نے وہ چھوٹی سی میت دیکھی اور اسکی حالت تغیر نگاہ کی فریاد و فغان کا غلغلہ بے اندازہ بلند کیا از سر نو ماتم و غم تازہ کیا خاک سروں پر ڈالنے لگے یہ نوحہ پڑھکر آسمان و زمین کو ہلانے لگے نوحہ

بی بی ہوئی اک آن میں بیجان سکینہ — سر گود میں لیکر ہوئی ناداں سکینہ
تو سرور مظلوم کے سر پر ہوئی قربان — ہم سب ہیں تیرے لاش پہ قربان سکینہ
تو سید مظلوم کی تھی سوگ میں گریان — ہم سب ہیں تیرے سوگ میں گریاں سکینہ
تو سید مظلوم کے تھی درد سے نالان — ہم سب ہیں تیرے درد میں نالاں سکینہ
ماتم میں تیرے اے شہ مظلوم کی شیدا — ہم سب کے ہوئے بال پریشان سکینہ
تو مر گئی سر شاہ کا داماں میں لیکر — ہم سب کے ہوئے چاک گریبان سکینہ
صدقے تیرے کمھلائے ہوئے بیدل منہ کے — اے فاطمہ کے باغ کے ریحان سکینہ
تو جلد چھٹی قید سے زندان کی تجھکو — جنت کا مبارک ہو گلستان سکینہ
یاں تجھے تیرے نہلانے کی تدبیر میں ہم سب — یاں ہونے لگا دفن کا سامان سکینہ
ہو جاتے ہیں سجاد کفن بیت رہے ہیں — نہلانے کو حاضر ہے پھوپھی جان سکینہ
ہم سب تیرا تابوت اٹھانے کو کھڑے ہیں — تا قبر تیرے ساتھ ہیں ناداں سکینہ
جب قبر میں سوؤگی تو یہ کہکے پھر آئینگے — لے اب تیرا اللہ نگہبان سکینہ
آباد کی زندان بھی تیرے دم سے بلا کو — زندان کو بھی تو کر گئی ویران سکینہ

اب قید مین ماتم تیرا دن رات کرینگے ۔ ہی تعزیہ خانہ ہمین زندان سکینہ
زندان مین تو ہم روتی تھے دروازے پہ آ کے ۔ روتے ہین تیرے واسطے دربان سکینہ
کہتے ہین اندھیرے مین جو گھبرا کے تھی نادان ۔ دروازے تلک آتے تھی ہر آن سکینہ
کہتی تھے بنت کہ ذرا کھول دو در کو ۔ اے لوگو اندھیرے سے ہی حیران سکینہ
ہم اوسکو جھڑ کتے تھے یہ کہتی تھی گھبرا کر ۔ یہ در نہ کھلیگا کسی عنوان سکینہ
افسوس صد افسوس یہ ہمکو نہ خبر تھی ۔ اس گھر مین کئی روز ہے مہمان سکینہ
افسوس صد افسوس تیرے دلشکنی کی ۔ ہم تجھکو جھڑکتے رہے ہر آن سکینہ

وَكُلُّ مَنْ حَضَرَ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ لَمْ يَرَ فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ اِلَّا بَاكِيٌ وَبَاكِيَةٌ

راوی کہتا ہی کہ جو جو مخالف دمشق کے باشندہ تھے جنازہ پر اوس یتیم کے حاضر تھے کیا عورت کیا مرد سب زار زار روتے تھے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَعْدَائِهِمْ اَجْمَعِيْنَ دعائیہ خاتمہ

عزاداروں یہ ہنگام بکا ہے ۔ وہ لے ہر درد و غم کی انتہا ہے
ہوے جس روز ظاہر مہدی دین ۔ موالی خوش مخالف ہونگے غمگین
نہو جب تک ظہور اوس نور حق کا ۔ زمانہ ہے غم و درد و قلق کا
کرو حق سے دعا کر کے طہارت ۔ کہ یا رب ہمکو حاصل ہو زیارت
سفر کا دے ہمین سامان یا رب ۔ دکھا دے قتل کا میدان یا رب
شہ کربلا کا در دکھا دے ۔ طلائی قبہ سر ور دکھا دے
ضریح پاک کے قربان ہووین ۔ حسینا و احسینا کہکے رووین
کبھی ہوں قتل گہہ مین گرم ماتم ۔ کبھی ہوں خیمہ گہہ مین بیٹھتے ہم
کبھی عباس کے روضہ پہ جاوین ۔ کبھی مرقد پہ چڑھکے گل چڑھاوین

فاتحہ
دوسرا بعد مجلس
کرتی ہے دعا فصیح بیتاب
ہے وقت دعا تو ہر اجابت
یا رب ہو ظہور صاحب العصر
یا رب ہو ظہور صاحب العصر
فاتحہ
یا رب ہو امام پاک ظاہر
باشوکت و شان و عدل ظاہر
مہدی کا ہو دور دورہ یا رب
معدوم ہو ظلم و جور یا رب
راحت سے بسر کریں سب اپنی
اور دور ہو غربت ہماری
حاضرین جو مجلس عزا میں
مشغول ہیں نالہ و بکا میں
حاجات

کھین پیکر حسینہ کا پانی
سبیل آپ بھروا کے حرم مین
ہیو پیاسو تبرک گر طلب ہے
فصیح ناتوان کو بار الھا
ہے اس امید مین سولہ برس سے
مشرف کر اسے بھی نیم جان ہے

تیرے قربان اے احمد کا جانی
پکارین غرق ہو کر بحر غم مین
کہ یہ نذر حسین تشنہ لب ہے
دو بارہ آرزو ہے بادشاہا
نہ باز آویگا ہر گز اس ہوس سے
حسین ابن علی کا مدح خوان ہے

فاتحہ دعائیہ بعد مجالس

یارب بحق مصطفےٰ یارب بجاہ مرتضےٰ ۔ یارب بزہرا و حسن یارب بشاہ کربلا
یا الہا جو ہین عالم مین عزادار حسین ۔ مدح خوان مرثیہ گو ذاکر و زوار حسین
دوستداران محبان امام مظلوم ۔ تیرے رحمت سے ہون دونو جہان مین محروم
ہون محبوس نہ محتاج نہ بیمار و علیل ۔ اونکا ہر حال مین ہو بار خدایا تو کفیل
جو لاولد ہین خداوندا اونکو دے فرزند ۔ طویل عمر ہون مومن ہون اور سعادتمند
جو جو بہت مشتاق ہین سبکو زیارت ہو نصیب ۔ ہون مستطیع اور حج کرین عمرہ بھی ہو
آمرزش اموات ہو زندون کو دے طول حیات ۔ زاید ہو عزت آبرو ہو عہد و پیمان کو ثبات
محتاج مت رکھ دے غنا بیمار کو دے شفا ۔ ہووین دیون ادا محبوس ہو جاوین رہا
پڑھکر درود فاتحہ آمین کہو معمول ہے ۔ در ہی اجابت کا کھلا سبکی دعا مقبول ہے

نوحہ جناب زینب برای حضرت عباس

زینب یہ بیان کرتی تھی با دیدہ خونبار ۔ اے بھائی علمدار
تم مر گئے سر دینے کو شبیر ہے تیار ۔ اے بھائی علمدار
ہے مجکو یقین گھر ہوا ویران علی کا ۔ مر جائیگا شبیر

بن آپکے جینے کا نہیں سید ابرار — اے بھائی علمدار
تم مرگئے پانی کے لیے برلب دریا — روتی ہے سکینہ
سر پیٹتی ہے آپکی وہ خستہ دل زار — اے بھائی علمدار
ہے مردنی چہرے پہ ترستی ہے وہ تشنہ — پانی ابھی ہے آب
فرقت میں تمہاری وہ نہیں جینے کی زنہار — اے بھائی علمدار
کہتی ہے بلادے کوئی دریا سے چچا کو — تیرت پیاسی رہونگی
واللہ سکینہ کو نہیں پانی کی درکار — اے بھائی علمدار
شبیر گئے لاشۂ عباس پہ جس دم — دل پھٹ گیا غم سے
کہتی تھی کہ ہم ہوگئے اب بیکس و لاچار — اے بھائی علمدار
اسوقت کمر ٹوٹ گئی سبط نبی کی — بیکس ہوا شبیر
تم مرگئے بھائی کا نہیں کوئی مددگار — اے بھائی علمدار
اکبر کے سوا کون ہے اب پاس ہمارے — جو سر کو لٹا دے
سو مرنے پہ تیار ہے اکبر جگر افگار — اے بھائی علمدار

[illegible]

التماس

محبان حیدر کرار و دوستان اہلبیت اطہار سے توقع ہے کہ کتب مطبوعہ مطبع ہذا کے خریداری فرماویں تاکہ مدد و اعانت مطبع کی ہو خاصکر اس مطبع میں کتب شیعہ مذہب امامیہ طبع ہوا کرتے ہیں اور بفضلہ ہر قسم کا ذخیرہ کتب کا یہاں موجود ہے اگر بنام راقم تحریر ارسال فرمائیں مال بلفافہ روانہ ہوگا۔

راقم
مرزا محمد علی مالک مطبع جعفری ساکن محلہ حسینیہ لکھنؤ

